

ایک بیش قیمت عربی کتاب کا سلیس اور رواں اردو ترجمہ

کبیرہ گستاہ
اور

اُن کا انجام

امام شمس الدین محمد بن احمد دہلی

امام دہلی کی کتاب "مختصر الکبائر" کا پہلی بار سلیس، خوبصورت اور رواں اردو ترجمہ

ادارۃ الامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

ایک بیش قیمت عربی کتاب کا سلیس اور رواں اردو ترجمہ

کبیرہ گستاہ
اور

ان کا انجام
اردو ترجمہ

جناب محمد ثناء اللہ صاحب
امام شمس الدین محمد بن احمد دہلی

امام دہلی کی کتاب "مختصر الکبائر" کا پہلی بار سلیس، خوبصورت اور رواں اردو ترجمہ



۲۹۶۵۸
۵۸۲
۱۳۵۸۱۲
۲۵

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔



ہندوستان میں جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ کسی فرد یا ادارے کو بلا اجازت اشاعت کی اجازت نہیں۔

نام کتاب

کبیرہ گنہ گناہ
اور

ان کا انجام

نام مصنف

امام شمس الدین محمد بن احمد الدہلی

اشاعت اول

ذوالحجہ ۱۴۳۵ھ = اکتوبر ۲۰۱۴ء

ادارہ ایسی پیشرز، بک سیلرز، کمپیوٹرز امیتا

۱۳- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۳۷۳۲۲۲۲۲ فیکس ۳۷۳۲۲۲۲۲۸۵-۲۲-۹۲+

۱۹۰- انارکلی، لاہور- پاکستان..... فون ۳۷۳۲۲۲۲۲۹۹۱-۳۷۳۲۲۲۲۲۵۵

موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی- پاکستان..... فون ۳۷۳۲۲۲۲۰۱

ملنے کے پتے

ادارہ المعارف، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۳

مکتبہ دارالعلوم، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۳

ادارہ القرآن والعلوم الاسلامیہ، چوک لسبیلہ، کراچی

دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر ۱

بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر ۱

بیت العلوم، ناٹھ روڈ، لاہور

۲۹۶۵۸

فہرست مضامین

- 7 ----- حرفِ چند *
 9 ----- اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا *
 11 ----- (ناحق) قتل کرنا *
 17 ----- جادو کرنا *
 22 ----- نماز چھوڑ دینا *
 26 ----- زکوٰۃ ادا نہ کرنا *
 30 ----- والدین کی نافرمانی کرنا *
 35 ----- سود کھانا *
 37 ----- ناحق یتیم کا مال کھانا *
 38 ----- نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنا *
 40 ----- بلا عذر ماہ رمضان کا روزہ چھوڑ دینا *
 43 ----- میدان جنگ سے فرار *
 44 ----- زنا *
 48 ----- اپنی رعایا کو دھوکہ دینے والا ظالم حکمران *
 58 ----- شراب پینا اگرچہ اس سے نشہ نہ آئے *
 61 ----- غرور و تکبر کرنا *
 66 ----- جھوٹی گواہی دینا *
 69 ----- لواطت کرنا *

صوفیہ کتب خانہ

RS = 3500/-

- 71 ----- * پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا
- 73 ----- * مال غنیمت، بیت المال اور زکوٰۃ میں خیانت کرنا
- 76 ----- * باطل طریقے سے لوگوں کا مال ہتھیالینا
- 80 ----- * چوری کرنا
- 82 ----- * ڈاکہ ڈالنا
- 83 ----- * جھوٹی قسم کھانا
- 85 ----- * اکثر باتوں میں جھوٹ بولنا
- 89 ----- * خودکشی کرنا
- 92 ----- * برا فیصلہ کرنا
- 95 ----- * دیوثی اختیار کر لینا
- 96 ----- * مرد وزن کا ایک دوسرے کی مشابہت کرنا
- 98 ----- * حلالہ کرنے والا اور حلالہ کرانے والا
- 99 ----- * مردار خون اور خنزیر کا گوشت کھانا
- 100 ----- * پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا اور یہ نصاریٰ کا شعار ہے
- 101 ----- * زبردستی ٹیکس وصول کرنے والا
- 102 ----- * ریا کاری
- 106 ----- * خیانت کرنا
- 108 ----- * دنیاوی مفاد کے لیے دین کا علم حاصل کرنا اور کتمان علم
- 112 ----- * احسان جتلانا
- 113 ----- * تقدیر کو جھٹلانا
- 119 ----- * لوگوں کی پوشیدہ باتوں پر کان دھرنا
- 120 ----- * بہت زیادہ لعن طعن کرنا

- 123----- اپنے امیر سے غداری کرنے والا *
 127----- کاہن اور نجومی کی تصدیق کرنا *
 130----- عورت کا نافرمان ہونا *
 133----- رشتہ داری توڑنا *
 136----- کپڑوں اور دیواروں وغیرہ پر تصویر بھی بنانا *
 139----- چغتل خوری کرنا *
 141----- نوحہ کرنا اور منہ پر طمانچے مارنا *
 142----- نسبوں میں طعن کرنا *
 143----- سرکشی کرنا *
 147----- تلوار کے ساتھ خروج کرنا اور کبار کی وجہ سے کافر قرار دینا *
 149----- مسلمانوں کی اذیت اور گالی دینا *
 156----- اولیاء اللہ کو اذیت دینا اور ان سے دشمنی رکھنا *
 158----- تکبر کی غرض سے شلواریٹھنوں سے نیچے لٹکانا *
 163----- مردوں کا ریشم اور سونا پہننا *
 165----- غلام کا بھاگ جانا *
 166----- غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرنا *
 167----- زمین کے نشانات تبدیل کر دینا *
 168----- کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دینا *
 171----- انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دینا *
 172----- جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی یا برا طریقہ رائج کیا *
 173----- بالوں میں مصنوعی بال لگوانے والی خوبصورتی کے لیے دانت کشادہ کرانے والی اور حسن کے لیے گدوانے والی عورتیں

- 175----- اپنے بھائی کی طرف ہتھیار کا اشارہ کرنا *
 176----- حقیقی باپ کے سوا کسی اور کی طرف نسبت کرنا *
 178----- بدشگونی *
 179----- سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا *
 180----- لڑائی جھگڑا کرنا اور قاضیوں کے وکلاء *
 183----- اپنے غلام کو خصی کر دینا یا اس کا مثلہ کرنا یا اسے ناحق سزا دینا *
 185----- ناپ تول میں کمی کرنا *
 186----- اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہو جانا *
 187----- اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جانا *
 188----- نعمت کی ناشکری کرنا *
 189----- زائد پانی روک لینا *
 191----- جانور کے چہرے کو داغنا *
 192----- جوا کھیلنا *
 193----- حدود حرم میں معصیت کا ارتکاب *
 195----- اکیلے نماز پڑھنے کے لیے جمعہ چھوڑ دینا *
 196----- مسلمانوں کی جاسوسی کرنا اور ان کے راز افشاں کرنا *
 197----- وہ تمام گناہ جن کے متعلق کبیرہ ہونے کا احتمال ہے *



﴿حرفِ چند﴾

انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت خدا ہے۔ جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو چنا۔ دنیا میں انسان کئی مراحل سے گزرتا ہے جو کہ پیدائش، بچپن، جوانی اور بڑھاپے کی صورت میں پیش آتے ہیں۔ ان میں انسان نیکیاں بھی کرتا ہے تو گناہ بھی۔ نیکی کا معاملہ تو ایسا ہے کہ جس بھی مرحلہ میں کی جائے باعث افتخار اور بلندی درجات کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن گناہ انسان کبھی اُن جانے میں تو کبھی جان بوجھ کر کرتا ہے، جو گناہ بچپن اور کم سنی میں کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کر دیتے ہیں کیونکہ ابھی اس کی عقل پختہ نہیں، اسے بُرے اور بھلے کی خبر نہیں.....!! لیکن جو گناہ جوانی اور بڑھاپے میں کیا جائے وہ انسان کے لیے باعث ندامت اور اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کا موجب بن جاتا ہے۔

کتاب ہذا ”مختصر کتاب الکبائر“ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا سلیبس اور با محاورہ ترجمہ ہے جو کہ قارئین کی خدمت میں ”کبیرہ گناہ اور ان کا انجام“ کے نام سے پیش کی جا رہی ہے۔ اس کتاب میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کبیرہ گناہوں کی نشان دہی کی جو کہ جہنم کو واجب کر دیتے ہیں۔ یہ ایسے گناہ ہیں جن کو ہم کرتے وقت بالکل ہلکا اور چھوٹا تصور کرتے ہیں، لیکن ہمیں جان لینا چاہیے کہ یہی گناہ ایک انسان کے جہنم میں جانے کا باعث بن سکتے ہیں اللہ ہم کو ان سے محفوظ رکھے۔

زیر نظر کتاب امام ذہبی کی کتاب ”مختصر کتاب الکبائر“ کا ترجمہ ہے جو کہ اس سے قبل بھی لاہور سے شائع ہو چکا ہے، جس میں کافی طوالت ہے اور حاشیہ جات لگائے گئے ہیں جبکہ ہمارے پیش نظر نسخہ کا معاملہ اس سے یکسر مختلف ہے۔ اس کتاب کا اسلوب یہ ہے کہ



قرآن کی آیات پھر احادیث کو موضوع کے مطابق اور پھر اس کے ساتھ ساتھ علماء کے اقوال کو امام صاحب نے جمع کیا ہے اور ہم نے کتاب کی تخریج کا مزید اہتمام کر کے عوام کو صحیح اور مستند تحفہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ ہر عام و خاص قاری کے لیے یکساں مفید ہو۔

اللہ عزوجل اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے لیے نافع بنائے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق دے۔ (آمین)



باب 1

﴿ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ﴾

شرک یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی شریک بنا دیں اور اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت کریں خواہ وہ پتھر ہو یا انسان سورج ہو یا چاند نبی ہو یا شیخ جن ہو یا ستارہ فرشتہ ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور۔

﴿..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ﴾

(النساء: ۴۸)

”بے شک اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے علاوہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔“

﴿..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ﴾

(المائدہ: ۷۲)

”بے شک جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا آگ ہے۔“

﴿..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴾ (لقمان: ۱۳)

”بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔“

اس ضمن میں (اور بھی) بہت سی آیات آئی ہیں تو جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا پھر اسی حالت میں موت آگئی تو وہ قطعی طور پر جہنمیوں میں سے ہے، ایسے ہی جو اللہ تعالیٰ کے

ساتھ ایمان لایا اور ایمان کی حالت میں فوت ہوا وہ جنتیوں میں سے ہے اگرچہ اسے عذاب سے ہی کیوں نہ دو چار ہونا پڑے۔

.....: ﴿۱۶﴾ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اَلَا اُنْبِئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكِبَائِرِ)) ثَلَاثًا . قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ
 قَالَ: ((اَلِاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَكَانَ مُتَكِنًا
 فَجَلَسَ ، فَقَالَ: اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ)) اَلَا وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ . فَمَا
 زَالَ يَكْرِرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ . (متفق علیہ)

”کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟
 آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات کہی۔ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ
 کے رسول! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی
 نافرمانی کرنا“ آپ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے پھر (سیدھے ہو کر) بیٹھ گئے اور
 فرمایا: خبردار! اور جھوٹی بات (کہنا) آپ اس بات کو بار بار دہراتے رہے حتی
 کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جائیں۔“

.....: ﴿۱۷﴾ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاَقْتُلُوْهُ .)) (بخاری: ۶۹۲۲)

”جس نے اپنا دین بدل دیا تم اسے قتل کر دو۔“

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو، آپ نے ان
 میں شرک کا بھی ذکر کیا۔



﴿ناحق﴾ قتل کرنا ﴿﴾

◆.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعْنَةُ وَاعَدَلَهُ عَذَابًا عَظِيمًا﴾ (النساء: ۹۳)

”جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے، اور اس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

◆.....اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي

حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا

يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا إِلَّا مَنْ تَابَ

وَأَمَّنْ وَعَبَلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾ (الفرقان: ۶۸-۷۰)

”اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود بنا کر نہیں پکارتے ہیں اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو سوائے حق کے قتل نہیں کرتے اور نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے گا وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا، اسے روز قیامت دو گنا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت و رسوائی کے ساتھ ہمیشہ اس میں رہے گا مگر یہ کہ جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا۔“

◆.....اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ

النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ﴿٥﴾

(المائدہ: ۳۲)

”جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی ایک انسان کی زندگی بچائی گویا اس نے تمام لوگوں کو بچا لیا۔“

..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَإِذَا الْمَوْءِدَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۖ﴾ (التکویر: ۸-۹)

”اور جب زندہ درگور کی ہوئی بچی سے سوال کیا جائے گا کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی۔“

..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ .))

”سات ہلاک کر دینے والی اشیا سے بچو..... پس آپ ﷺ نے (ان میں یہ بھی) ذکر کیا اس جان کو قتل کر دینا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔“

..... اور آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ: إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ ثُمَّ أَيْ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةً أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيْ قَالَ ((أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ .)) (بخاری: ۴۴۷۷، مسلم: ۸۶)

”یہ کہ تم اللہ کے لیے کوئی شریک بنا دو حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے، اس نے کہا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کہ تم اپنے بچے کو اس ڈر سے قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا۔ کہا گیا پھر کون سا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرو۔“

❖..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ))

قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بِالْمَقْتُولِ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ

كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ.)) (بخاری: ۳۱، مسلم: ۲۸۸۸)

”جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر بھڑ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں

دوزخی ہیں۔“ کہا گیا اے اللہ کے رسول! قاتل تو خیر (ضرور دوزخی ہونا چاہیے)

مقتول کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ بھی اپنے ساتھی کو مار ڈالنے کی حرص

رکھتا تھا۔“

❖..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ الْمَرْءُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يَتَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ.))

(بخاری: ۶۸۶۲)

”آدمی اس وقت تک اپنے دین کے بارے میں برابر کشادہ رہتا ہے جب تک

ناحق خون نہ کرے۔“

❖..... اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.))

(بخاری: ۱۲۱، مسلم: ۶۵)

”میرے بعد کفر کی حالت میں مت لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں

مارنے لگو۔“

❖..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَقَتْلُ مُؤْمِنٍ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا.)) (نسائی: ۳۹۹۱)

”اللہ کے نزدیک ایک مومن کا قتل دنیا کے زائل ہو جانے سے زیادہ بڑا ہے۔“

..... دوسرے مقام آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ الْمَرْءُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا .))

(بخاری : ۶۸۶۲)

”آدمی ہمیشہ اپنے دین سے وسعت و کشادگی میں رہتا ہے جب تک کہ کسی حرام خون کو نہ پہنچ جائے۔“

◆..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَوْلُ مَا يُقْضَىٰ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدَّمَاءِ .))

(بخاری : ۶۵۳۳، مسلم : ۱۶۷۸)

”لوگوں کے درمیان سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خونوں کے متعلق ہوگا۔“

◆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ

الْوَالِدَيْنِ)) (بخاری : ۶۶۷۵)

”کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور کسی نفس کا (ناحق) قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے۔“

◆..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ أَبَىٰ عَلَىٰ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا .)) (مسند أحمد ۴/۱۱۰)

”بے شک اللہ تعالیٰ نے (اسے جنت میں داخل کرنے سے) انکار کر دیا جس نے کسی مومن کو قتل کر دیا۔“ اور آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ کہی۔“

◆..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَىٰ ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ

دَمِهَا، لِأَنَّهُ أَوْلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ .)) (بخاری : ۳۳۳۵، مسلم : ۱۶۷۷)

”جب بھی کوئی انسان ظلم سے قتل کیا جاتا ہے تو آدم علیہ السلام کے سب سے پہلے بیٹے

(قائیل) کے نامہ اعمال میں بھی اس قتل کا گناہ لکھا جاتا ہے کیونکہ قتل ناحق کی بنا سب سے پہلے اسی نے قائم کی تھی۔“

.....: ﴿۱۶﴾ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنْ رِيحَهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا.)) (بخاری: ۳۱۶۶، نسائی: ۴۷۵۰)

”جس نے کسی ذمی کو (ناحق) قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔“

.....: ﴿۱۷﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَكَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً لَهَا ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، فَقَدْ أَخْفَرَ ذِمَّةَ اللَّهِ، وَلَا يَرِحُ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا.)) (ترمذی: ۱۴۰۳)

”خبردار! جس نے کسی ایسے ذمی کو قتل کیا جس کے لیے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے پس بے شک اس نے اللہ کے ذمے کو توڑ دیا اور وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس خزاں (یعنی سال) کے فاصلے سے محسوس کی جاسکے گی۔“

.....: ﴿۱۸﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللَّهَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: أَيْسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ.)) (ابن ماجہ: ۲۶۲۰)

”جس نے کسی مومن کے قتل پر آدھے کلمے کے ساتھ بھی تعاون کیا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: ”اللہ کی رحمت سے ناامید ہونے والا۔“

.....: ﴿۱۹﴾ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((كُلُّ ذَنْبٍ عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ، إِلَّا الرَّجُلُ يَمُوتُ كَافِرًا، أَوْ الرَّجُلُ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا.)) (نسائی: ۳۹۸۴)

”ہر گناہ کے متعلق امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے مگر ایسا آدمی جو کافر مرتا ہے یا ایسا آدمی جو کسی مومن کو قصداً قتل کرنا ہے۔“

اور اس سے بڑا (جرم) یہ ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو پکڑے جسے قتل کرنے سے کوئی عاجز ہو (لیکن اس کے پکڑنے کی وجہ سے) وہ اسے قتل کر دے یا وہ مومنین کی جماعت کے خلاف گواہی دے اور اس کی ملعون گواہی کی وجہ سے ان کی گردنیں مار دی جائیں۔



﴿ جادو کرنا ﴾

جادو گر لازماً کفر کرتا ہے۔

①..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَكِنَّ الشَّيْطَانَ كَفَرُوا وَيَعْلَمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (البقرہ: ۱۰۲)

”اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔“

اور انسان کو جادو سکھانے میں شیطان ملعون کی صرف یہی غرض ہے کہ وہ اس کے

ذریعے شرک کر بیٹھے۔

②..... اور اللہ تعالیٰ نے ہاروت اور ماروت کے متعلق فرمایا:

﴿وَمَا يُعَلِّمِينَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ

فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهَا مَا يَفْرِقُونَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ﴾ (البقرہ: ۱۰۲)

”وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک (جادو) نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ

نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس

سے خاوند بیوی میں جدائی ڈال دیں..... اور وہ یقیناً جانتے ہیں کہ اس کے لینے

والے کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔“

آپ بہت زیادہ گمراہ لوگوں کو دیکھیں گے کہ وہ جادو میں داخل ہیں اور اسے صرف حرام

سمجھتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ وہ تو کفر ہے۔ پس وہ جادو کے حروف کے جھنڈوں کی تعلیم اور

اس کے عمل میں داخل ہو جاتے ہیں، حالانکہ یہ خالص جادو ہے اور مرد کو اس کی بیوی سے روکنے کی تعلیم شروع کر دیتے ہیں حالانکہ یہ بھی جادو ہے۔

اور بیوی کے لیے شوہر کی محبت اور اس کے بغض یا اس کے بغیر یا اس کے مشابہ کاموں کی ایسے مجہول کلموں کے ساتھ جن میں سے اکثر شرک اور گمراہی ہیں (تعلیم شروع کر دیتے ہیں)۔

یاد رہے! جادو گر کی سزا قتل ہے، کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا ہے یا کفر کے مشابہ کام کیا ہے۔

❖.....: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”سات ہلاک کرنے والی اشیاء سے بچو..... اور آپ ﷺ نے ان اشیاء میں جادو کا بھی ذکر کیا۔“

لہذا بندے کو چاہیے کہ اپنے رب سے ڈرے اور کسی ایسے کام میں داخل نہ ہو جس کے ذریعے وہ دنیا اور آخرت کا نقصان کر بیٹھے۔

❖.....: اور نبی کریم ﷺ سے روایت کی جاتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ)) وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ

جُنْدُبٍ . (ترمذی: ۱۴۶۰)

”جادو گر کی سزا تلوار سے گردن اڑا دینا ہے“ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ حضرت

جندب رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے۔

❖.....: اور بجالہ بن عبدہ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک سال پہلے ہمارے

پاس ان کا خط آیا کہ ہر جادو گر مرد اور جادو گر عورت کو قتل کر دو۔“

۶..... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: مُدْمِنٌ خَمْرٍ، وَقَاطِعٌ رَحِيمٍ،

وَمُصَدِّقٌ بِالسَّحْرِ.)) (مسند احمد: ۳۹۹/۴)

”تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے: ہمیشہ شراب پینے والا، رشتہ داری

توڑنے والا اور جادوگر کی تصدیق کرنے والا۔“

۷..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

”بلاشبہ جھاڑ پھونک (یعنی دم) تعویذ گنڈے اور باہمی عشق و محبت پیدا کرنے

کے لیے تیار کی جانے والی اشیاء، یہ سب شرک ہیں۔“

اور ”تولہ“ جادو کی ایک قسم ہے اور عورت کو اس کے خاوند کی محبوب بنانا ہے۔

اور ”تمیمہ“ ایسا ہار ہے جو نظر بد سے بچاتا ہے۔

جان لو کہ اکثر و بیشتر کبیرہ گناہوں کی حرمت سے اس امت کی بہت زیادہ مخلوق بے خبر

ہے مگر یہ کہ بہت کم کبیرہ گناہوں کے متعلق انہیں علم ہے۔ اور جس گناہ میں ڈانٹ ڈپٹ تو

ہے لیکن کوئی وعید نہیں تو اس قسم میں کچھ تفصیل ہے۔ سو عالم کو چاہیے کہ وہ جاہل پر (کسی گناہ

کا حکم لگانے میں) جلد بازی سے کام مت لے بلکہ اس کے ساتھ نرمی سے پیش آئے اور جو

اللہ تعالیٰ نے اسے سکھا رکھا ہے اس سے اسے بھی تعلیم دے یا مخصوص جبکہ وہ جاہلیت سے نیا

نیا اسلام میں داخل ہوا ہو، وہ دور بلاد کفر میں پیدا ہوا، قید کر لیا گیا پھر اسے زمین اسلام کی

طرف کھینچ لایا گیا وہ ترکی یا جارجمی (ریاست جارجمیہ کی طرف نسبت ہے) مشرک ہے، عربی

نہیں سمجھتا پھر اسے کسی ترکی امیر نے خرید لیا اب اس کے پاس نہ تو علم ہے اور نہ ہی (دین)

کا فہم بمشکل کلمہ شہادتین ادا کرتا ہے، پھر اگر عربی سمجھنے کی کوشش کرے تو کئی دنوں اور راتوں

میں صرف کلمہ شہادتین کا معنی ہی سمجھ پاتا ہے۔ تو یہ بھی اس کے لیے نہایت عمدہ اور بہتر ہے، پھر کبھی وہ نماز پڑھتا ہے اور کبھی نہیں پڑھتا، اور اگر تو اس کے استاد میں کوئی دین کی رمت موجود ہو یا اس کا استاد (خیالات و تفکرات میں) اس کے مشابہ ہو تو طوالت کے باوجود فاتحہ بھی اسے یاد ہو جاتی ہے بصورت دیگر اس کے لیے کہاں ممکن ہے کہ وہ اسلامی احکامات کبیرہ گناہوں اور ان سے اجتناب اور واجبات اور ان پر عمل کو (صحیح معنوں میں) سمجھ سکے۔ ہاں اگر اسے بھی ہلاک کر دینے والے کبیرہ گناہوں کی سے واقف کرا دیا جائے اور اسے ان گناہوں سے بچا لیا جائے اور فرائض کے ارکان کو جان کر انہیں اپنا دین بنالے تو یہ خوش بخت ہے لیکن ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔

لہذا بندے کو چاہیے کہ (کفر و شرک سے) عافیت کی وجہ سے اللہ کی حمد و ثنا کرے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس نے اپنے اوپر واجب کاموں کے متعلق سوال نہ کر کے کوتاہی کی ہے تو کہا جائے گا کہ یہ بوجھ اس کے بس نہیں (کیونکہ) اسے شعور ہی نہیں تھا کہ اپنے اوپر واجب کاموں کا کسی سے سوال کرے۔

”جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے نور نہیں بنایا اس کے لیے کوئی نور نہیں۔“

اور کوئی بھی گناہ کار نہیں ہوتا مگر علم کے بعد اور اپنے اوپر حجت قائم ہو جانے کے بعد۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے شفقت کرنے والے ہیں۔

◈..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ (بنی اسرائیل: ۱۵)

”اور ہم عذاب نہیں دیتے حتیٰ کہ ہم رسول نہ بھیج دیں۔“

اور بزرگ صحابہ حبشہ کے علاقے میں موجود تھے جبکہ نبی کریم ﷺ پر واجب اور حرمت (کے احکامات) نازل ہو رہے تھے لیکن ان کو (کسی بھی کام کی) حرمت کی اطلاع کئی مہینوں میں پہنچتی تھی۔ اب وہ ان مہینوں میں جہالت کی وجہ سے معذور ہوتے تھے حتیٰ کہ انہیں نص پہنچ جاتی۔ لہذا اس طرح ہر ایسے شخص کو جسے (کسی شرعی حکم کا) علم نہیں نص سن لینے تک جہالت کی وجہ سے معذور ہی سمجھا جائے گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)



﴿ نماز چھوڑ دینا ﴾

﴿..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ غِيَاةً إِلَّا مَنْ تَابَ...﴾ (مریم: ۵۹ تا ۶۰)

”پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے سوان کا نقصان ان کے آگے آئے گا۔“

﴿..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾

(الماعون: ۴ تا ۵)

”ان نمازیوں کے لیے افسوس ہے۔ اور جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ جو ریا کاری کرتے ہیں۔“

﴿..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرِهِ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ﴾

(المدثر: ۴۲ تا ۴۳)

” (جنتی جہنمیوں سے سوال کریں گے) تمہیں کس چیز نے جہنم میں داخل کر دیا۔ وہ کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔“

﴿..... اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے درمیان اور ان (کافروں) کے درمیان جو عہد

ہے وہ نماز ہے، جس نے اسے چھوڑ دیا بے شک اس نے کفر کیا۔“

﴿..... اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی نماز صرف فوت ہوگئی اس کے عمل برباد ہو گئے۔“

۱۲۵۸۱۲

❁..... نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ”بندے اور شرک کے درمیان (فرق) نماز کا چھوڑ دینا ہے۔“

❁..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ تَعَالَى .))

(مسند احمد: ۶/۴۲۱)

”جس نے قصداً نماز چھوڑ دی اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ بری ہو گیا۔“

❁..... اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”خبردار! ایسے شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس نے

نماز ضائع کر دی۔“

❁..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نماز کے سوا کو

ئی عمل بھی چھوڑ دینا کفر نہیں سمجھتے تھے۔“

❁..... امام ابن حزم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((لَا ذَنْبَ بَعْدَ الشَّرْكِ أَكْثَرُ مِنْ تَرْكِ الصَّلَاةِ حَتَّى يَخْرُجَ

وَقْتُهَا، وَقَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ .))

”شرک کے بعد اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں کہ نماز کو چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ اس کا

وقت نکل جائے اور ناحق کسی مؤمن کو قتل کر دیا جائے۔“

❁..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ ، فَإِنْ

صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ

وَخَسِرَ .)) (ترمذی: ۴۱۳)

”روز قیامت بندے سے اس کے عمل میں سے جس کا سب سے پہلے حساب لیا

جائے گا وہ اس کی نماز ہے۔ پس اگر یہ درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہو

جائے گا اور اگر یہ خراب ہوئی تو وہ خائب و خاسر ہوگا۔“

❁..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى.))

(بخاری: ۲۵، مسلم: ۲۲)

”مجھے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ جب وہ ایسا کر لیں تو مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال بچالیں گے مگر اسلام کا حق ان پر ہوگا اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔“

.....: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! اللہ سے ڈر جائیے آپ ﷺ نے فرمایا: افسوس تجھ پر کیا میں اس روئے زمین پر اللہ سے ڈرنے کا سب سے زیادہ مستحق نہیں ہوں؟ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي.)) (بخاری: ۴۳۵۱، مسلم: ۱۰۶۴)

”نہیں شاید یہ نماز پڑھتا ہو۔“

.....: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَى الصَّلَاةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأَبِي جَهْلٍ، وَأَبِي بَنْ خَلْفٍ.)) (رواہ أحمد: ۱۶۹/۲)

”جس شخص نے نماز کی حفاظت نہ کی تو وہ اس کے لیے (روز قیامت) نور برہان اور نجات نہیں ہوگی اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان، ابو جہل اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“

۱۵:..... اور نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ .)) (بخاری: ۱۲۸، مسلم: ۲۳)

”جو بندہ بھی یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے

شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اسے آگ پر حرام کر

دیا ہے۔“

نماز کو اس کے وقت سے تاخیر کر کے پڑھنے والا کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے اور اسے مکمل

طور پر چھوڑ دینے والا، میری مراد ہے ایک نماز، زانی اور چور کی مانند ہے، کیونکہ ہر نماز کو چھوڑ

دینا یا اسے فوت کر دینا کبیرہ گناہ ہے۔ پس اگر وہ کئی مرتبہ ایسا کرے تو وہ اہل کبائر میں سے

ہے مگر یہ کہ وہ توبہ کرے۔ اور اگر وہ دائمی طور پر نماز چھوڑے ہوئے تھا تو وہ خسارہ پانے

والوں، بد بختوں اور مجرموں میں سے ہے۔



﴿ زکوٰۃ ادا نہ کرنا ﴾

۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَوَيْلٌ لِلْمُشْرِكِينَ ۝ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝﴾ (حم السجدہ: ۶-۷)

”اور ان مشرکوں کے لیے ہلاکت ہے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور وہ آخرت کا بھی انکار کرنے والے ہیں۔“

۲..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنْزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۝﴾ (التوبہ: ۳۴-۳۵)

”اور جو لوگ سونا اور چاندی خزانہ بنا کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے آپ انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دیجیے۔ جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لیے خزانہ بنا کر رکھا تھا پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔“

۳..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقْرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا بُطِحَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرَقِرٍ، تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، وَتَطْوُهُ

بِأَخْفَافِهَا، كُلَّمَا نَفَدَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا،
 حَتَّى يُقْضَىٰ بَيْنَ النَّاسِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ
 سَنَةٍ، ثُمَّ يُرَىٰ سَبِيلُهُ، إِمَّا إِلَىٰ جَنَّةٍ وَإِمَّا إِلَىٰ نَارٍ، وَمَا مِنْ
 صَاحِبٍ كَنْزٍ لَا يُودِي زَكَاتَهُ إِلَّا مَثَلٌ لَهُ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا
 (أقرع.....) (مسلم: ۹۸۸)

”جو اونٹ، گائے اور بکری والا اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا روز قیامت ان
 جانوروں کے لیے ایک چٹیل ہموار زمین بچھا دی جائے گی۔ وہ جانور اسے اپنے
 سینگوں سے ماریں گے اور اپنے پیروں سے روندیں گے۔ جب بھی ان میں
 سے آخری اس آدمی پر سے گزر جائے گا ان میں سے پہلا دوبارہ لوٹ آئے
 گا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان اس دن فیصلہ کر دیا گا کہ جس کی مقدار پچاس
 ہزار سال کے برابر ہے۔ پھر اسے اس کا راستہ دکھا دیا جائے گا یا تو جنت کی
 طرف اور یا آگ کی طرف۔ اور جو بھی خزانے والا اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا
 اس کے خزانے کو روز قیامت اس کے لیے ایک گنجه سانپ کی شکل دے دی
 جائے گی۔“

..... اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں سے قتال کیا اور کہا:
 ((وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَىٰ مَنَعِهَا.)) (مسلم: ۹۸۷)
 ”اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ وہ عناق بھی مجھے دینے سے انکار کریں گے کہ جسے یہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس کے روکنے پر بھی ان سے قتال
 کروں گا۔“

عناق بکری کے اس بچے کو کہتے ہیں جس کی عمر ابھی ایک سال بھی نہ ہو۔

۵.....: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌۭ﴾

(آل عمران: ۱۸۰)

”جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی اپنے لیے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لیے نہایت بدتر ہے عنقریب قیامت والے دن یہ ان کو ان کی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے۔ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ آگاہ ہے۔“

۶.....: اور نبی کریم ﷺ نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے شخص کے متعلق فرمایا:

((مَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ أَبِيهِ، عَزْمَةٌ مِنْ عَزْمَاتِ رَبِّنَا))

(بخاری: ۱۴۰۰، مسلم: ۲۰)

”جس نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہم اسے (زبردستی) لے لیں گے اور (بطور تادان) اس کے اونٹوں میں سے مزید نصف بھی لے لیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے پختہ احکامات میں سے ایک پختہ حکم ہے۔“

۷.....: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ: أَمِيرٌ مُسَلِّطٌ وَذُو ثَرَوَةٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّ

اللَّهِ تَعَالَى فِي مَالِهِ، وَفَقِيرٌ فَخُورٌ.)) (مستدرک الحاکم: ۳۸۷/۱)

”آگ میں داخل ہونے والے تینوں میں سے پہلا ایسا امیر ہے جسے تسلط دیا

گیا ہے اور ایسا مالدار جو اپنے مال سے اللہ کا حق ادا نہیں کرتا اور ایسا فقیر جو فخر و

تکبر کا شکار ہے۔“

۸..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((أُمِرْتُم بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَمَنْ لَمْ يُزَكِّ فَلَا صَلَاةَ لَهُ.))

(المعجم الكبير للطبرانی، ۱۰۰۹۵)

”تمہیں نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے پس جس نے زکوٰۃ ادا نہ کی اس کی نماز بھی قبول نہیں۔“



والدین کی نافرمانی کرنا

①..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی و محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دعا کرتے رہنا اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم فرما جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔“

②..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا.....﴾ (العنكبوت: ۸)

”اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی وصیت کی ہے۔“

③..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أَنْبئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ؟.....)) فَذَكَرَ مِنْهَا ((عُقُوقَ

الْوَالِدَيْنِ .)) متفق عليه (بخاری، رقم: ۲۶۵۴، مسلم، رقم: ۸۷)

”کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں.....“

پھر آپ ﷺ نے ان میں والدین کی نافرمانی کا بھی ذکر کیا۔“

④..... اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

((رِضَى اللّٰهِ فِي رِضَى الْوَالِدَيْنِ ، وَسَخَطُ اللّٰهِ فِي سَخَطِ

الْوَالِدَيْنِ)) (ترمذی، رقم: ۱۸۹۹)

”اللہ کی رضا والدین کی رضا مندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔“

⑤..... اور آپ ﷺ سے روایت ہے کہ:

((الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ، فَإِنْ شِئْتَ فَأَحْفَظْ ، وَإِنْ شِئْتَ فَضَيِّعْ .)) (ترمذی، رقم: ۱۹۰۰)

”والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے پس اگر تم چاہو تو (اس کی) حفاظت کرو اور اگر چاہو تو ضائع کر دو۔“

⑥..... اور آپ ﷺ سے روایت ہے کہ:

((الْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ)) (مسند الشہاب ۱/۲، ۱۰۲)

والخطیب فی الجامع لأخلاق الروای و آداب السامع ۲/۲۸۹)

”جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔“

⑦..... نیز اسی طرح آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا وہ آپ ﷺ سے آپ کے ساتھ

مل کر جہاد میں شرکت کی اجازت طلب کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَحْيُ وَالِدَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ: قَالَ: ففِيهِمَا فَجَاهِدْ.))

(بخاری، رقم: ۳۰۰۴، مسلم، رقم: ۲۵۴۹)

”کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا ”ہاں“ آپ ﷺ نے فرمایا تو تم

ان دونوں (کی خدمت) میں محنت و کوشش کرو۔“

⑧..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُمَّكَ وَأَبَاكَ ، وَأُخْتُكَ وَأَخَاكَ ، وَأَدْنَاكَ أَدْنَاكَ .))

(مسلم، رقم: ۲۵۴۸)

”کسی نے دریافت کیا کہ لوگوں میں کون حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے؟ تو

آپ ﷺ نے فرمایا) تیری ماں! تیرا باپ تیری بہن تیرا بھائی اور پھر درجہ بدرجہ

تیرا قریبی۔“

⑨.....: اسی طرح آپ ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ ، وَلَا مَنَّانٌ ، وَلَا مُدْمِنٌ خَمْرٍ ، وَلَا
مُؤْمِنٌ بِسِحْرِ .))

”والدین کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ احسان جتلانے والا اور نہ
ہمیشہ شراب پینے والا اور نہ جادو پر ایمان رکھنے والا۔“

⑩.....: اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

((جَاءَ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: الْإِشْرَاقُ
بِاللَّهِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ . قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟
قَالَ؟ ثُمَّ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ .)) (بخاری، رقم: ۶۶۷۵)

”ایک دیہاتی آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! کبیرہ گناہ کیا ہیں؟
آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا“ اس نے کہا پھر کیا؟
آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر والدین کی نافرمانی ہے“ اس نے کہا پھر کیا؟
آپ ﷺ نے فرمایا پھر جھوٹی قسم ہے۔“

⑪.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ ، وَلَا مُكْذِبٌ بِالْقَدْرِ .))

(مسند الإمام أحمد: ۴۴۱/۶، مجمع الزوائد: ۲۰۲/۷ و ۲۰۳)

”والدین کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی تقدیر کو جھٹلانے والا۔“

⑫.....: عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول
مجھے بتائیے اگر میں پانچ نمازیں ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور زکوٰۃ ادا کروں
اور بیت اللہ کا حج کروں تو میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ إِلَّا أَنْ

يَعُقُّ وَالِدَيْهِ .)) (کنز العمال، رقم: ۳۴۲)

”جس نے ایسا کیا وہ انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا مگر یہ کہ وہ اپنے والدین کا نافرمان ہو۔“

.....: ﴿۱۳﴾ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

((كُلُّ الذُّنُوبِ يُؤَخِّرُ اللَّهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا
عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ ، فَإِنَّهُ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهِ .))

(کنز العمال، رقم: ۴۵۵۴۵)

”تمام گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ جسے چاہے روز قیامت تک (اس کی سزا) مؤخر کر دیتا ہے مگر والدین کی نافرمانی (نہیں) بے شک اس شخص کے لیے اللہ (سزا میں) جلدی کرتا ہے۔“

.....: ﴿۱۴﴾ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَجْزِي وُلْدًا وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيهِ فَيُعْتِقَهُ .))

(مسلم، رقم: ۱۵۱۰)

”بیٹا والد کا بدلہ نہیں چکا سکتا مگر یہ کہ اسے غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔“

.....: ﴿۱۵﴾ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن سند کے ساتھ روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللَّهُ الْعَاقَّ لِوَالِدَيْهِ .)) (المستدرک للحاکم ۴/۱۵۳)

”اللہ تعالیٰ والدین کے نافرمان پر لعنت کرے۔“

.....: ﴿۱۶﴾ اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ .)) (ترمذی، رقم: ۱۹۰۴)

”خالہ ماں کے درجہ میں ہے۔“

.....: ﴿۱۷﴾ حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ:

((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: يَا مُوسَى! وَقِّرْ وَالِدَيْكَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَقَّرَ
وَالِدَيْهِ مَدَدْتُ فِي عُمُرِهِ، وَوَهَبْتُ لَهُ وَلَدًا يَبْرَهُ، وَمَنْ عَقَّ
وَالِدَيْهِ قَصَرْتُ عُمُرَهُ، وَوَهَبْتُ لَهُ وَلَدًا يَعْقُهُ.))

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! اپنے والدین کا اکرام کر، بلاشبہ جس نے
اپنے والدین کا اکرام کیا میں اس کی عمر دراز کروں گا اور اسے ایسی اولاد عطا کروں
گا جو اس سے نیکی کرے گی اور جس نے اپنے والدین کی نافرمانی کی میں اس کی
عمر کم کروں گا اور اسے ایسی اولاد عطا کروں گا جو اس کی نافرمانی کرے گی۔“

اور حضرت کعب بن اللہؓ نے فرمایا:

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بے شک اللہ تعالیٰ جلدی
(فوت) کر دیتے ہیں جبکہ بندہ اپنے والدین کا نافرمان ہوتا کہ اس کے لیے
عذاب میں جلدی کریں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی عمر میں زیادتی کرتے
ہیں جبکہ وہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا ہوتا کہ وہ مزید نیکی اور خیر میں
اضافہ کرے۔“

اور ابو بکر بن ابی مریم نے کہا کہ میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ جو اپنے والد کو مارے
گا قتل کیا جائے گا اور حضرت وہب نے کہا کہ تورات میں ہے:
”جس نے اپنے والد کو مارا اسے رجم کیا جائے گا۔“



﴿ سود کھانا ﴾

[۱]:..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ...﴾

(البقرة: ۲۷۸-۲۷۹)

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور (لوگوں کے پاس تمہارا) جو باقی سود رہے اسے چھوڑ دو اگر تم واقعی ایمان والے ہو۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔“

[۲]:..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ...﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (البقرة: ۲۷۵)

”سور خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہونا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے..... اور جس نے دوبارہ ایسا کیا وہ جہنمی ہے ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔“

یہ آگ میں ہمیشہ کے لیے داخلہ ایک بہت بڑی وعید ہے جیسا کہ آپ ایسے شخص کے لیے (یہ سزا) ملاحظہ کر رہے ہیں جو نصیحت کے بعد سود کی طرف دوبارہ لوٹ گیا۔“ (لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم)

[۳]:..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ قَالُوا: وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟! قَالَ: الشِّرْكَ بِاللَّهِ، وَالسُّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ.))

(بخاری، رقم: ۲۷۶۶، مسلم، رقم: ۸۹)

”سات ہلاک کرنے والی اشیاء سے بچو۔ لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ جان کو قتل کرنا مگر یہ کہ حق کے ساتھ، سود کھانا، یتیم کا مال (ناحق) کھانا، لڑائی کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلنا، اور پاکدامن، غافل، مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا۔“

۴..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللَّهُ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ.))

(رواہ مسلم، رقم: ۱۵۹۸، وترمذی، رقم: ۱۲۰۶)

”اللہ تعالیٰ سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت کرے۔“

اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

”اور اس کے دونوں گواہوں اور اس کے لکھنے والے پر (بھی اللہ لعنت کرے)۔“

۵..... اور آپ ﷺ نے فرمایا

((أَكَلُ الرِّبَا وَمُوكِلُهُ وَكَاتِبُهُ إِذَا عَلِمُوا ذَلِكَ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

(نسائی، رقم: ۵۱۰۲)

”سود کھانے والا کھلانے والا اور لکھنے والا جب انہیں اس کا علم ہو تو یہ روز

قیامت محمد ﷺ کی زبان کے مطابق لعنتی ہوں گے۔“

﴿ نَاحِقٌ يَتِيمٌ كَامِلٌ كَهَانًا ﴾

﴿..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ
نَارًا وَ سَيَصْلُونَ سَعِيرًا﴾ (النساء: ۱۰)

”بے شک جو لوگ ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ صرف اپنے
بیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور وہ عنقریب جہنم میں جائیں گے۔“

﴿..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (الأنعام: ۱۵۲)

”یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ مگر صرف اس طریقے سے جو سب سے
اچھا ہے۔“

﴿..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ.....))

(بخاری، رقم: ۲۷۶۶، مسلم، رقم: ۸۹)

”سات ہلاک کرنے والی اشیاء سے اجتناب کرو..... آپ ﷺ نے ان
چیزوں میں یتیم کا مال کھانے کا ذکر کیا۔“

اور یتیم کا ہر ایسا ولی جو فقیر ہو اور معروف طریقے سے کچھ کھالے تو اس پر کوئی حرج نہیں
اور جو معروف سے زائد (اپنے استعمال میں لے آئے) تو وہ یقیناً حرام ہے اور معروف کے
لیے لوگوں کے عرف کی طرف رجوع کیا جائے گا یعنی ایسے لوگوں کے عرف کی طرف جو
خبیث اغراض و مقاصد سے پاک ہوں۔“

﴿ نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنا ﴾

علماء کا ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ پر جھوٹ بولنا کفر ہے جو کہ دین سے خارج کر دیتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی حرام کو حلال کرنے میں یا حلال کو حرام کرنے میں اللہ اور اس کے رسول پر قصداً جھوٹ بولنا خالص کفر ہے اور بے شک آپ ﷺ پر جھوٹ بولنے کی صورت تو اس کے بھی سوا ہے (یعنی بڑا گناہ ہے)۔

﴿..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبِ عَلَيَّ غَيْرِي ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

”یقیناً مجھ پر جھوٹ بولنا میرے علاوہ کسی اور پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔ جس نے قصداً مجھ پر جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔“

﴿..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ بِنِي لَهٗ بَيْتٌ فِي جَهَنَّمَ .)) (صحیح)

”جس نے مجھ پر جھوٹ بولا اس کے لیے جہنم میں گھر بنا دیا گیا۔“

﴿..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ يَقُلْ عَنِّي مَا لَمْ أَقُلْهُ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .))

(بخاری، رقم: ۱۲۹۱، مسلم: ۴ المقدمة)

”جو شخص میری طرف سے وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔“

﴿..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((يُطَبِّعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ .))

(مجمع الزوائد: ۱/۹۲ و ۹۳)

”مومن ہر چیز پر پیدا کی جاسکتا ہے مگر خیانت اور جھوٹ پر نہیں۔“

﴿.....﴾ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ رَوَى عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرِي أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ

الْكُذَّابِينَ)) (ابن ماجہ، رقم: ۴۰)

”جس نے مجھ سے حدیث روایت کی اور وہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ

کذابوں میں ایک ہے۔“

اس بحث کے ذریعے آپ کے سامنے یہ بھی واضح ہو گیا کہ موضوع (حدیث) جائز نہیں۔“



❖ بلا عذر ماہ رمضان کا روزہ چھوڑ دینا ❖

①..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ وَلَا رُخْصَةٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَلَوْ صَامَهُ)) (أبو داود، رقم: ۲۳۹۶ و ۲۳۹۷، ترمذی،

رقم: ۷۲۳، ابن ماجہ، رقم: ۲۳۹۶ و ۲۳۹۷، ابن ماجہ، رقم: ۱۶۷۲)

”جس شخص نے بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو ہمیشہ کے روزے بھی اس کی قضا نہیں بن سکتے اگرچہ وہ یہ روزے رکھ بھی لے۔“

②..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتَنِبَتِ الْكَبِيرُ))

(مسلم، رقم: ۲۳۳)

”پانچ نمازیں اور جمعہ (اگلے) جمعہ تک اور رمضان (اگلے) رمضان تک اپنے

درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا گیا ہو۔“

③..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ)) (بخاری، رقم: ۸، مسلم، رقم: ۱۶)

”اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر رکھی گئی ہے: یہ گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی

معبود برحق نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، اور

زکوٰۃ ادا کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔“

۴..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

((عُرِيَ الْإِسْلَامَ وَقَوَاعِدُ الدِّينِ ثَلَاثَةٌ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَالصَّلَاةُ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، فَمَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ فَهُوَ

كَافِرٌ.)) (مسند أبي يعلى، رقم: ۲۳۴۹)

”اسلام عیوب سے پاک ہے اور دین کی بنیادیں تین اشیاء ہیں: یہ گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور نماز اور ماہ رمضان کے روزے لہذا جس نے ان میں سے کسی ایک بھی چھوڑ دیا وہ کافر ہے۔“

۵..... پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

”اور آپ کسی شخص کو بہت زیادہ مالدار پاتے ہیں اور وہ نہ تو حج کرتا ہے اور نہ ہی زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اس کا خون بہانا بھی جائز نہیں ہوگا۔“

۶..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَا حَاجَةَ لِلَّهِ

بِأَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.)) (صحیح بخاری، رقم: ۱۹۰۳)

”جس شخص نے جھوٹی بات اس پر عمل اور جہالت (کے کاموں) کو نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ شخص اپنا کھانا اور پینا چھوڑے رکھے۔“

۷..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((رَغِمَ أَنْفُ امْرِئٍ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ.))

(ترمذی، رقم: ۳۵۴۵)

”اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس نے ماہ رمضان کو پایا لیکن اسے بخشنا نہ گیا۔“
اور مسلمانوں کے نزدیک یہ ثابت ہے کہ جس نے بغیر کسی مرض اور بغیر کسی وجہ کے روزہ چھوڑ دیا وہ بدکار، مکاس اور ہمیشہ شراب پینے والے سے بھی برا ہے بلکہ وہ تو اس کے

اسلام میں بھی شک کرتے ہیں اور اس شخص میں زندقہ اور انحلال کا گمان کرتے ہیں۔

❖..... مکاس ایسے شخص کو کہتے ہیں جو زبردستی ظلم کرتے ہوئے لوگوں سے ٹیکس وصول کرتا ہے اس کو صاحب مکس بھی کہتے ہیں ایسا شخص جنت میں نہیں داخل ہوگا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ((لا یدخل الجنة صاحب مکس .)) صاحب مکس جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ [ابود اود (۲۹۳۷) کتاب الخراج: باب فی امسحایة علی الصدقة]

❖..... زندقہ وہ عقیدہ ہے جسے زندیق نے اپنایا ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ آخرت اور خالق کی وحدانیت پر ایمان نہیں لاتا۔ [لسان العرب (۶۳/۷)]



﴿ میدان جنگ سے فرار ﴾

۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَنْ يُؤَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۱۶﴾

(الأنفال: ۱۶)

”اور جو شخص ان سے اس موقع پر پشت پھیرے گا مگر ہاں جو لڑائی کے لیے پینترا بدلتا ہو یا جو (اپنی) جماعت کی طرف پناہ لینے آتا ہو وہ مستثنیٰ ہے۔ (باقی اور جو ایسا کرے گا) وہ اللہ کے غضب میں آجائے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہو گا وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔“

۲..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ..... فَذَكَرَ مِنْهَا التَّوَلَّىٰ يَوْمَ

الزَّحْفِ.)) (بخاری، رقم: ۲۷۶۶، مسلم، رقم: ۸۹)

”سات ہلاک کرنے والی اشیاء سے اجتناب کرو..... پھر ان میں آپ ﷺ نے ”جنگ کے دن“ کا بھی ذکر فرمایا۔“



﴿ زنا ﴾

اور اس کا بعض بعض سے گناہ میں زیادہ بڑا ہے۔

◆..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾

(الإسراء: ۳۲)

”اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری
راہ ہے۔“

◆.....

﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا
يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا إِلَّا مَنْ تَابَ...﴾ (الفرقان: ۶۸-۷۰)

”اور وہ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے
قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بنا حق کے قتل نہیں کرتے نہ وہ زنا کے
مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا اسے
روز قیامت دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی
میں رہے گا مگر یہ کہ جس نے توبہ کر لی.....“

◆..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ

بِهَيَا رَافَّةً فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ..... ﴿٤٠﴾

(النور: ٢)

”زنا کار عورت و مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ، ان پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نہ کھانا چاہیے، اگر تمہیں اللہ پر ایمان ہو۔“

◆..... زانی مرد بجز زانیہ یا مشرکہ عورت کے کسی اور سے نکاح نہیں کرتا اور زنا کار عورت سے بھی بجز زانی یا مشرکہ مرد کے کسی اور سے نکاح نہیں کرتی اور ایمان والوں پر یہ حرام کر دیا گیا۔“

◆..... اور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا:

((أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشِيَةً أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ.))

(بخاری، رقم: ٤٤٧٧، مسلم، رقم: ٨٦)

”کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ تم اللہ کے لیے کوئی شریک بناؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔“ اس نے کہا پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے بچے کو اس خدشہ سے قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا۔“ اس نے کہا: پھر کون سا آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرو۔“

◆..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ.)) (بخاری، رقم: ٢٤٧٥، مسلم، رقم: ٥٧)

”زانی مومن رہتے ہوئے زنا نہیں کر سکتا، چور مومن رہتے ہوئے چوری نہیں کر

سکتا اور شراب خور مومن رہتے ہوئے شراب نہیں پی سکتا۔“

..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا زَانَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ كَالظُّلَّةِ ، فَإِذَا انْقَلَعَ مِنْهَا رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ .)) (مستدرک الحاکم: ۲۲/۱)

”جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور چھتری کی مانند بن جاتا ہے پس جب وہ اس سے علیحدہ ہوتا ہے تو ایمان بھی اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔“

..... اور نبی کریم ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ زَنَى أَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللَّهُ مِنْهُ الْإِيمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْإِنْسَانُ الْقَمِيصَ مِنْ رَأْسِهِ .)) (مستدرک الحاکم: ۲۲/۱)

”جس نے زنا کیا یا شراب خوری کی اللہ تعالیٰ اس سے ایمان اس طرح نکال لیں گے جیسے انسان اپنے سر سے قمیض اتارتا ہے۔“

..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : شَيْخُ زَانَ ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ .)) (رواہ مُسْلِمٌ : رقم : ۱۰۷)

”تین آدمی ہیں کہ روز قیامت نہ تو اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریں گے نہ ان کا تزکیہ کریں گے اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے۔ بلکہ ان کے لیے درد ناک عذاب ہوگا: (اور وہ تینوں یہ ہیں) بوڑھا بدکار، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر۔“

..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((حُرْمَةٌ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيُخُونُهُ))

فِيهِمْ إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟)) (رواه مسلم رقم: ۱۸۹۷)

”مجاہدین کی عورتوں کی حرمت و عزت پیچھے بیٹھنے والوں پر ان کی ماؤں کی حرمت کی مانند ہے، اور جو آدمی مجاہدین میں سے کسی آدمی کے گھر والوں میں اس کی جانشینی کرتا ہے اور وہ ان میں خیانت کرتا ہے تو اسے اس مجاہد کے سامنے روز قیامت کھڑا کر دیا جائے گا اور وہ اس کے عمل سے جو چاہے گالے لے گا، تو تمہارا کیا خیال ہے؟

◆..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَرْبَعَةٌ يَبْغِضُهُمُ اللَّهُ: الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ، وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ، وَالشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ.)) (نسائی رقم: ۲۵۷۶)

”چار آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتے ہیں: بہت زیادہ قسمیں کھانے والا فروخت کار، متکبر فقیر، بوڑھا بدکار اور ظالم حکمران۔“



❖ اپنی رعایا کو دھوکہ دینے والا ظالم حکمران ❖

❖.....: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (الشورى: ٤٢)

”یہ راستہ صرف ان لوگوں پر ہے جو خود دوسروں پر ظلم کریں اور زمین پر ناحق
فساد کرتے پھریں یہی لوگ ہیں جن کے لیے درناک عذاب ہے۔“

❖.....: اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾

(المائدة: ٧٩)

”آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکتے نہ تھے جو
کچھ بھی یہ کرتے تھے یقیناً وہ بہت برا تھا۔“

❖.....: اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.....))

(بخاری رقم: ۸۹۳، مسلم، رقم: ۱۸۲۹)

”تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے
متعلق سوال کیا جائے گا۔“

❖.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.)) (مسلم، رقم: ۱۰۱)

”جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔“

۵..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((الظُّمُّ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))

(بخاری، رقم: ۲۴۴۷، مسلم، رقم: ۲۵۷۹)

”ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے۔“

۶..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَيُّمَا رَاعٍ غَشَّ رَعِيَّتَهُ فَهُوَ فِي النَّارِ .))

(کنز العمال، رقم: ۱۴۶۵۶)

”جو کوئی نگران اپنی رعایا سے دھوکہ کرے گا وہ آگ میں ہوگا۔“

۷..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اسْتَرْعَاهُ اللَّهُ رَعِيَّةً ثُمَّ لَمْ يُحِطْهَا بِنُصْحٍ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ .))

”جسے اللہ تعالیٰ نے کسی رعایا کا نگہبان مقرر کیا اور اس نے ان سے خیر خواہی نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی۔“

۸..... اور ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

((يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ .)) (متفق علیہ)

”وہ فوت ہو اور جس دن وہ فوت ہو وہ اپنی رعایا سے دھوکہ کرنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی۔“

۹..... اور ایک اور روایت میں ہے کہ:

((لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ .))

(بخاری، رقم: ۷۱۵۰ و ۷۱۵۱، مسلم، رقم: ۱۴۲)

”وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔“

﴿.....﴾ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا يُوتَىٰ بِهِ مَغْلُوبَةٌ يَدُهُ إِلَىٰ عُنُقِهِ، أَطْلَقَهُ

عَدْلُهُ أَوْ أَوْبَقَهُ جَوْرَهُ.)) (مجمع الزوائد: ۲۰۸/۵، سنن البيهقي: ۴۱/۹)

”جو دس آدمیوں کا بھی امیر ہے اسے اس حال میں (روز قیامت) لایا جائے گا

کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کی طرف بندھا ہوا ہوگا پھر اس کا عدل اسے

چھڑالے گا یا اس کا ظلم اسے ہلاک کر دے گا۔“

﴿.....﴾ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ مَنْ وَلىَ مِنْ أَمْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ شَيْئًا، فَارْفُقْ بِهَا، فَارْفُقْ بِهِ

وَمَنْ شَقَّ عَلَيْهَا فَاشْقُقْ عَلَيْهِ.)) (رواه مسلم، رقم: ۱۸۲۸)

”اے اللہ! جو بھی اس امت کے امر سے کسی چیز کا والی بنے اور وہ ان سے نرمی

کرے تو بھی اس نرمی کر اور جو ان پر مشقت ڈالے تو بھی اس پر مشقت ڈال۔“

﴿.....﴾ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((سَيَكُونُ أَمْرًا فَسَقَةً جَوْرَةً، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَأَعَنَّهُمْ

عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ، وَلَنْ يَرِدَ عَلَيَّ

الْحَوْضَ.)) (مجمع الزوائد ۲۴۷/۵ و ۲۴۸)

”عنقریب گناہ گار اور ظالم حکمران ہوں گے۔ پس جس نے ان کے جھوٹ کے

ساتھ ان کی تصدیق کی اور ان کے ظلم کے باوجود ان کی اعانت کی تو وہ مجھ سے

نہیں اور میں اس سے نہیں اور وہ ہرگز حوض پر میرے پاس نہیں آئے گا۔“

﴿.....﴾ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي هُمْ أَعَزُّ وَأَكْثَرُ مِمَّنْ

يَعْمَلُهُ، ثُمَّ لَمْ يُغَيِّرُوا إِلَّا عَمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ.))

(ترمذی، رقم: ۳۰۵۷، وأبو داود، رقم: ۴۳۳۸ و ۴۳۳۹)

”جس قوم میں بھی گناہ کیے جاتے ہوں اور گناہگار نیک عمل کرنے والوں سے زیادہ باعزت اور اکثر ہوں پھر وہ روکنے کی کوشش نہ کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں بھی عذاب میں شامل کر لیتے ہیں۔“

.....: ﴿۱۳﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذَنَّ عَلَيَّ يَدِ الْمُسِيِّءِ، وَلَتَأْطِرْنَهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، أَوْ لِيَضْرِبَنَّ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ، ثُمَّ يَلْعَنُكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ - يَعْنِي بَنِي إِسْرَائِيلَ - عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ.))

(ترمذی، رقم: ۳۰۴۷ و ۳۰۴۸، ابوداؤد، رقم: ۴۳۳۶ و ۴۳۳۷)

”اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم کرو گے اور ضرور برائی سے روکو گے اور ضرور برائی کرنے والے کا ہاتھ روکو گے اور اسے ضرور حق کی طرف موڑو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے بعض کے دلوں کو بعض کے ساتھ ملا دے گا اور پھر تم پر بھی ویسے ہی لعنت کرے گا جیسے ان پر لعنت کی“ یعنی بنی اسرائیل پر۔ داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی۔“

.....: ﴿۱۵﴾ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَا تَنَالُهُمَا شَفَاعَتِي: سُلْطَانٌ ظَلَمَ غَشُومٌ، وَغَالٍ فِي الدِّينِ، يُشْهَدُ عَلَيْهِمْ وَيَتَبَرَأُ مِنْهُمْ.))

(کنز العمال، رقم: ۱۴۷۰۹)

”میری امت میں سے دو قسم کے لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی: ایک ظلم و ستم کرنے والا بادشاہ اور دوسرا دین میں غلو کاری سے کام لینے والا وہ لوگوں تو گواہ بناتا ہے اور خود ان سے بری ہو جاتا ہے۔“

اغلب راوی ضعیف ہے اور اس روایت کو امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ”حدثنی معاویۃ بن قرۃ بنحوہ“ اور منیع راوی کے متعلق علم نہیں کہ کون ہے۔“

﴿۱۶﴾..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِمَامٌ جَائِرٌ.))

(مجمع الزوائد: ۱۹۷/۵ و ۲۳۶)

”روز قیامت لوگوں میں سے سب سے سخت عذاب ظالم حکمران کو ہوگا۔“

﴿۱۷﴾..... اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ: مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ، وَقَبْلَ أَنْ تَسْتَغْفِرُوهُ فَلَا يَغْفِرُ لَكُمْ، إِنَّ الْأَجْبَارَ مِنَ الْيَهُودِ، وَالرُّهْبَانَ مِنَ النَّصَارَى لَمَّا تَرَكُوا الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَعَنَهُمُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ أَنْبِيَائِهِمْ ثُمَّ عَمَّهُمُ بِالْبَلَاءِ.)) (کنز العمال: رقم: ۵۵۷۲)

”اے لوگو! نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو اس سے پہلے کہ تم اللہ تعالیٰ کو

پکارو گے اور وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا اور اس سے پہلے کہ تم اس سے

مغفرت طلب کرو گے اور وہ تمہیں نہیں بخشے گا۔ بلاشبہ یہود کے علماء اور نصاریٰ

کے درویشوں نے جب امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کام چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ

نے ان کے انبیاء کی زبانی ان پر لعنت کی اور عذاب میں ان کو بھی شامل کر لیا۔“

﴿۱۸﴾..... اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ.))

(بخاری، رقم: ۲۶۹۷، مسلم، رقم: ۱۷۱۸)

”جس نے ہمارے (اس) دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں ہے

وہ مردود ہے۔“

﴿۱۹﴾..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَدَثَ حَدَّثًا أَوْ أَوْىٰ مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.))

(بخاری، رقم: ۱۸۷۰، مسلم، رقم: ۱۳۷۰)

”جس نے کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس سے کوئی فرض عبادت قبول فرمائیں گے اور نہ کوئی نفل۔“

﴿۲۰﴾..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ))

(بخاری، رقم: ۵۹۹۷، مسلم، رقم: ۲۳۱۸)

”جو رحم نہیں کیا جاتا۔“

﴿۲۱﴾..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ.))

(بخاری، رقم: ۷۳۷۶، مسلم، رقم: ۲۳۱۹)

”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔“

﴿۲۲﴾..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أُمُورَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ
لَهُمْ، إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ.))

(بخاری، رقم: ۷۱۵۰، مسلم ۳/۱۴۶۰)

”جو کوئی امیر مسلمانوں کے معاملات کا والی بنے پھر ان کے لیے جدوجہد نہ کرے اور نہ ہی ان کی خیر خواہی کرے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل

نہیں ہوگا۔“

۱۳:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ وَلَاهُ اللَّهُ شَيْئاً مِنْ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقَّرَهُمْ، احْتَجَبَ اللَّهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقَّرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))

(رواہ ابو دواد (رقم: ۲۹۴۸) و ترمذی (رقم: ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳))

”جسے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے معاملات میں سے کسی چیز کا والی بنا دے پھر وہ ان کی ضرورت ان کے فقر کے سامنے چھپ جائے تو اللہ تعالیٰ بھی روز قیامت اس کی ضرورت اس کی محتاجی اور اس کے فقر کے سامنے چھپ جائیں گے۔“
(مراد یہ ہے کہ امیر لوگوں کی ضروریات و حاجات پوری کرنے کے بجائے نہ انہیں وقت دے اور نہ ہی ان کی پریشانی سنے۔)

۱۴:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْإِمَامُ الْعَدِلُ يُظِلُّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ .))

(بخاری، رقم: ۶۶۰، مسلم، رقم: ۱۰۳۱)

”عادل حکمران کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں سے سایہ عطا فرمائیں گے۔“

۱۵:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْمُقْسِطُونَ عَلَىٰ مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ، الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُّوا .)) (مسلم، رقم: ۱۸۲۷)

”انصاف کرنے والے نور کے منبروں پر ہوں گے وہ لوگ جو اپنے فیصلے میں اپنے اہل و عیال میں اور جس چیز کے بھی وہ والی بنائے گئے اس میں انصاف کرتے رہے۔“

۱۶:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((شِرَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبَغِضُونَهُمْ وَيُبَغِضُونَكُمْ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا! مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ.)) (مسلم، رقم: ۱۸۵۵)

”تمہارے بدترین حکمران وہ ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہیں اور تم ان پر لعنتیں کرتے ہو وہ تم پر لعنتیں کرتے ہیں“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ان سے جنگ نہ شروع کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم رکھیں۔“

◆..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ لِيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يَفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ: وَكَذَلِكَ أَخَذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ، إِنَّ أَخَذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ)) (بخاری، رقم: ۴۶۸۶، مسلم، رقم: ۲۸۳)

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب اسے پکڑ لیتے ہیں تو پھر اسے نہیں چھوڑتے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ”اور اسی طرح تیرے رب کی پکڑ آتی ہے جب وہ بستیوں کو پکڑتا ہے جبکہ وہ ظلم کرنے والی ہوں بے شک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔“

◆..... اور آپ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کیا تو فرمایا:

((إِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ)) (بخاری، رقم: ۱۵۸، مسلم، رقم: ۱۹)

”لوگوں کے عمدہ بہترین مال لینے سے اجتناب کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔“

◆..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ شَرَّ الرَّعَاءِ الْحُطْمَةُ.)) (مسلم، رقم: ۱۸۳۰)

”سب سے برا چرواہا ظالم بادشاہ ہے۔“

﴿۳۰﴾..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ فَذَكَرَ مِنْهُمْ الْمَلِكُ الْكَذَّابُ.))

(مسلم، رقم: ۱۰۷)

”تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں کریں گے..... ان میں

آپ ﷺ نے ”جھوٹے بادشاہ“ کا بھی ذکر کیا۔“

﴿۳۱﴾..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا

فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ (القصص: ۸۳)

”یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے بناتے ہیں جو زمین میں بلندی نہیں

چاہتے اور نہ ہی فساد مچاتے ہیں، اور پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ

انجام ہے۔“

﴿۳۲﴾..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّكُمْ تَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَتَسْكُونَ نَدَامَةً يَوْمَ

الْقِيَامَةِ.)) (بخاری رقم: ۷۱۴۸)

”بلاشبہ تم امارت و حکومت کی حرص رکھتے ہو حالانکہ عنقریب یہ روز قیامت باعث

ندامت و شرمندگی ہوگی۔“

﴿۳۳﴾..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُؤَلِّي هَذَا الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ، أَوْ أَحَدًا حَرَصَ

عَلَيْهِ.)) (بخاری، رقم: ۷۱۴۹)

”بے شک اللہ کی قسم ہم اس حکومت و امارت کا کسی ایسے شخص کو والی نہیں بنائیں

گے جس نے اس کا سوال کیا یا ایسا شخص جس نے اس کا لالچ کیا۔“

﴿۳۳﴾:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ! أَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ، أَمْرَاءُ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي لَا يَهْتَدُونَ بِهَدْيِي وَلَا يَسْتَتُونَ بِسُنَّتِي.))

(المستدرک للحاکم ۳/۴۸۰ و ۴/۴۲۲)

”اے کعب بن عجرہ! اللہ تعالیٰ تجھے بے وقوفوں کی امارت سے پناہ میں رکھے۔ میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جو میری ہدایت سے رہنمائی نہیں حاصل کریں گے اور میرے طریقے کو سنت نہیں بنائیں گے۔“

﴿۳۴﴾:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمَسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ.)) (بخاری فی الأدب

المفرد، رقم: ۳۲، أبو داود، رقم: ۱۵۳۶، ترمذی، رقم: ۱۹۰۵، ابن ماجہ، رقم: ۳۸۶۲)

”تین دعائیں قبول ہوتی ہیں ان میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنے بچے کے لیے دعا۔“



﴿ شراب پینا اگرچہ اس سے نشہ نہ آئے ﴾

﴿..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ
لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِمِّن نَّفْعِهِمَا﴾ (البقرہ: ۲۱۹)

”لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجیے
ان میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے فائدہ بھی ہے اور ان دونوں کا گناہ
ان کے فائدے سے زیادہ بڑا ہے۔“

﴿..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ
رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

(المائدہ: ۹۰)

”اے ایمان والو! بے شک شراب اور جواہ اور تھان وغیرہ پانے کے تیر، یہ
سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں۔ ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم فلاح یاب
ہو جاؤ۔“

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ انہوں نے کہا: جب شراب کی حرمت نازل
ہوئی تو صحابہ ایک دوسرے کی طرف گئے اور انہوں نے کہا شراب حرام کر دی گئی ہے اور اسے
شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔“

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس طرف گئے ہیں کہ شراب کبیرہ گناہوں میں سے سب
سے بڑا گناہ ہے۔ اور یہ بلا تردد تمام خباثوں کی جڑ ہے اور بے شک اس کے پینے والے پر

لعنت کی گئی ہے۔“

❖..... اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ شَرِبَهَا فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ شَرِبَهَا الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ.))

(أبو داود، رقم: ۴۴۸۲، ترمذی، رقم: ۱۴۴۴)

”جو شراب پیے اسے کوڑے لگاؤ، اگر دوبارہ شراب پیے پھر اسے کوڑے لگاؤ، پھر آ کر شراب پیے تو پھر اسے کوڑے لگاؤ اور اگر چوتھی مرتبہ شراب پیے تو اسے قتل کر دو۔“

❖..... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ سُكْرًا مَرَّةً وَاحِدَةً فَكَأَنَّمَا كَانَتْ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فَسُلبَهَا، وَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ سُكْرًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عَصَارَةُ أَهْلِ جَهَنَّمَ.))

(مستدرک الحاکم: ۱۴۶/۴)

”جس نے نشہ کی وجہ سے ایک نماز چھوڑ دی تو گویا جو بھی اس کے لیے دنیا ہے اور جو اس پر ہے اسے اس سے چھین لیا گیا۔ اور جس نے نشہ کی وجہ سے چار نمازیں چھوڑ دیں تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اسے طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ جہنمیوں کا نچوڑ ہے۔“

❖..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ عَلَى اللَّهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكَرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قِيلَ: وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ قَالَ: عَصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ.)) (مسلم رقم: ۲۰۰۲)

”کہا گیا: یہ طینۃ النجبال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جہنمیوں کا پسینہ“ یا فرمایا:
”جہنمیوں کا نچوڑ۔“

۶.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ))

(بخاری، رقم: ۵۵۷۵، مسلم، رقم: ۲۰۰۳)

”جس نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں اس سے محروم کر دیا گیا۔“

۷.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مُدْمِنُ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ لَقِيَ اللَّهَ كَعَابِدٍ وَثْنٍ .))

(رواہ أحمد فی مُسْنَدِهِ، مجمع الزوائد: ۷۴/۵)

”ہمیشہ شراب خوری کرنے والا اگر مر گیا تو کسی بت پرست کی طرح اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔“



غرور و تکبر کرنا

۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ
بِیَوْمِ الْحِسَابِ﴾ (المومن: ۲۷)

”اور موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بے شک میں ہر ایسے متکبر سے جو حساب کے دن پر ایمان نہیں لاتا اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں آیا۔“

۲..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ﴾ (النحل: ۲۳)

”بے شک اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

۳..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ إِنْ فِي
صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيهِ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ﴾ (المؤمن: ۵۶)

”جو لوگ اپنے پاس کسی سند کے نہ ہونے کے آیات الہی میں جھگڑا کرتے ہیں ان کے دلوں میں بجز نری بڑائی کے اور کچھ نہیں وہ اس تک پہنچنے والے ہی نہیں۔
تو اللہ کی پناہ مانگتا رہ۔“

۴..... اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ))

(مسلم: ۹۳/۱)

”جنت میں کوئی ایسا شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہو۔“

۵..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّرُ فِي بُرْدِيهِ إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ ، فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .)) (بخاری، رقم: ۵۷۹۰، مسلم، رقم: ۲۰۸۸، نسائی، رقم: ۵۳۲۶)

”ایک مرتبہ ایک آدمی اپنی دو چادروں میں تکبر سے چل رہا تھا کہ اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ روز قیامت تک اس میں دھنستا رہے گا۔“

۶..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((يُحْشَرُ الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ ، يَطْوَهُمُ النَّاسُ)) (بخاری فی الأدب المفرد، رقم: ۵۵۷، ترمذی، رقم: ۲۴۹۲)

”جابر اور متکبر لوگوں کو روز قیامت چیونٹیوں کی مانند اکٹھا کیا جائے گا لوگ انہیں (پاؤں تلے) روندتے ہوں گے۔“

۷..... اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا لیکن ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔“

۸..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((الْكِبْرُ سَفَهُ الْحَقِّ ، وَغَمَضُ النَّاسِ)) وفي لفظٍ لمُسْلِمٍ ((الْكِبْرُ بَطْرُ الْحَقِّ وَغَمَطُ النَّاسِ .)) (مسلم، رقم: ۹۱)

”تکبر حق کی بربادی اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے“ اور صحیح مسلم کی ایک روایت کے یہ لفظ ہیں، ”تکبر حق کا انکار اور لوگوں کی حقیر سمجھنا ہے“

۹..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾ (لقمان: ۱۸)

”بے شک اللہ تعالیٰ ہر متکبر اور شیخی خور کو پسند نہیں فرماتے۔“

❖..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: الْعِظْمَةُ إِزَارِي، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، فَمَنْ نَازَعَنِي فِيهِمَا أَلْقَيْتُهُ فِي النَّارِ وَالْمُنَازَعَةُ: الْمُجَادَبَةُ.))

(رواہ مسلم : ۲۶۲۰)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”عظمت میرا ازار ہے اور کبریائی میری چادر ہے جس نے ان دونوں میں مجھ سے جھگڑا کیا میں اسے آگ میں پھینک دوں گا۔“ اور ”منازعہ“ کس چیز کے بارے میں باہم کش مکش کرنا ہے۔“

❖..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتِ الْجَنَّةُ: يَا رَبِّ! مَا لِي يَدْخُلُنِي ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ؟! وَقَالَتِ النَّارُ: أُوثِرْتُ بِالْجَبَّارِينَ وَالْمُتَكَبِّرِينَ.....)) (بخاری، رقم: ۴۸۵۰)

”جنت اور جہنم نے اپنے رب کے سامنے جھگڑا کیا تو جنت نے کہا: اے رب! مجھے کیا ہے کہ مجھ میں لوگوں میں سے کمزور اور حقیر ہی داخل ہوں گئے؟ اور جہنم نے کہا: مجھے جبار اور متکبر لوگوں کے ساتھ ترجیح دی گئی ہے۔“

❖..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا﴾ (القصص: ۸۳)

”یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں بلندی نہیں چاہتے اور فساد برپا نہیں کرتے۔“

❖..... اور لوگوں کے سامنے اپنے گال نہ پھلا اور زمین پر اترا کر نہ چل۔ کسی تکبر کرنے

والے شیخی خورے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے۔“ یعنی اپنا رخسار لوگوں سے اعراض کرتے ہوئے اور تکبر کرتے ہوئے نہ جھکا۔“ اور المرح: سے مراد تکبر کرنا ہے۔“

۱۳:..... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔“ اس نے کہا: ”میں طاقت نہیں رکھتا۔“ اس کام سے اسے صرف تکبر نے روکا۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ تو طاقت رکھے“ پھر اس کے بعد وہ اس ہاتھ کو اپنے منہ کی طرف نہ اٹھا سکا۔“

۱۵:..... اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں جہنمیوں کی خبر نہ دوں؟ ہر بدخور بھاری جسم والا اور تکبر کرنے والا۔“

۱۶:..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ”جو بھی آدمی اپنی چال میں تکبر کرتا ہے اور اپنے نفس میں بڑا بنتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے ناراض ہوگا۔“

۱۷:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صحیح ثابت ہے کہ ”پہلے تین آدمی جہنم میں داخل ہوں گے: ایسا امیر جسے تسلط و قدرت دی گئی ہے، ایسا غنی جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اور ایسا فقیر جو متکبر ہے۔“

میں نے کہا: اور بدترین تکبر یہ ہے جو بندوں پر اپنے علم کی وجہ سے تکبر کرے اور اپنی فضیلت کی وجہ سے اپنے نفس میں بڑا بنے۔ بے شک ایسے شخص کو اس کا علم فائدہ نہیں دیتا اور یقیناً جس نے آخرت کے لیے علم حاصل کیا اس کے علم نے اسے منکر المزاج بنا دیا اور اس کے دل میں خشوع پیدا کر دیا اور اس کے نفس نے (اسے) جھکا دیا اور وہ اپنے نفس کے خلاف گھات میں رہتا ہے اور اس سے تھکتا نہیں بلکہ ہر وقت اس کا محاسبہ کرتا رہتا ہے اور اس کی کانٹ چھانٹ کرتا رہتا ہے۔ اگر وہ اس سے غافل ہو گیا تو اس (کے نفس) نے اسے سیدھے راستے سے ہٹا دیا اور اسے ہلاک کر دیا۔ اور جس نے فخر و ریاست کے لیے علم حاصل

کیا اور مسلمانوں کی طرف اعراض کی نظر سے دیکھا اور ان کے خلاف بتکلف بے وقوف بنا اور انہیں حقیر سمجھا تو یہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا ہے۔

❖..... اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہے۔“ [ولا

حول ولا قوۃ الا باللہ]



﴿ جھوٹی گواہی دینا ﴾

﴿..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ﴾ (الفرقان: ۷۲)

”اور وہ لوگ یعنی (یعنی مومنین) جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔“

﴿..... اور آثار میں ہے کہ:

((عَدَلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ إِلَّا شَرَاكَ بِاللَّهِ .))

(أبوداود، رقم: ۳۵۹۹)

”جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔“

﴿..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾

(الحج: ۳۰)

”بتوں کی پلیدگی سے بچو اور جھوٹی بات سے بچو۔“

﴿..... اور ثابت حدیث میں ہے:

((لَا تَزُولُ قَدَمَا شَاهِدِ الزُّورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى تَجِبَ لَهُ

النَّارُ .)) (ابن ماجہ، رقم: ۲۳۷۳)

”روز قیامت جھوٹی گواہی دینے والے کے قدم ہل نہیں سکیں گے حتیٰ کہ اس کے

لیے آگ واجب ہو جائے گی۔“

میں نے کہا: جھوٹی گواہی دینے والے نے عظیم گناہوں کا ارتکاب کر لیا: ان میں سے

ایک کذب و افتراء ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

..... ﴿۵﴾ ”بے شک اللہ تعالیٰ حد سے پڑھنے والے، کذاب کو ہدایت نہیں دیتے۔“

..... ﴿۶﴾ اور حدیث میں ہے:

((يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ))

(سنن البيهقي: ۱۰/۱۹۷)

”مومن ہر چیز پر پیدا کیا جاسکتا ہے لیکن خیانت اور جھوٹ پر نہیں۔“

اور ان میں سے دوسرا یہ ہے کہ: بلاشبہ اس نے اس پر ظلم کیا ہے جس کے خلاف گواہی دی حتیٰ کہ اپنی گواہی کے ذریعے اس کا مال، اس کی عزت اور اس کی روح پکڑ لی۔“ اور ان میں سے تیسرا یہ ہے کہ: بے شک اس نے اس پر بھی ظلم کیا ہے جس کے حق میں گواہی دی وہ اس طرح کہ اس کی طرف حرام مال کو چلا دیا تو اس نے اسے اس کی گواہی کی وجہ سے پکڑ لیا اور اس کے لیے آگ واجب ہو گئی۔“

..... ﴿۷﴾ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ مَالِ أَخِيهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَا يَأْخُذْهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ.))

(بخاری، رقم: ۲۶۸۰، مسلم، رقم: ۱۷۱۳)

”میں جس کے لیے اس کے بھائی کے مال سے (لا علمی کی وجہ سے) ناحق فیصلہ

کردوں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ میں اس کے لیے آگ کا ٹکڑا الگ کر رہا ہوں۔“

اور ان میں سے چوتھا یہ ہے کہ: اس نے اس چیز کو مباح کر لیا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام

کیا اور جسے بچایا یعنی مال، خون اور عزت،

..... ﴿۸﴾ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: مَالُهُ وَدَمُهُ وَعِرْضُهُ.))

(مسلم، رقم: ۲۵۶۴)

”ہر مسلمان کا مال، اس کا خون اور اس کی عزت (دوسرے) مسلمان پر حرام ہے۔“

۹:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُنبئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ
الْوَالِدَيْنِ، وَقَوْلُ الزُّورِ، أَلَا وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يَكْرُرُهَا
حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ.))

(بخاری، رقم: ۲۶۵۴، مسلم، رقم: ۸۷)

”کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹ بولنا، خبردار اور جھوٹی گواہی دینا آپ ﷺ اس جملے کو بار بار دہراتے رہے کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جائیں۔“



﴿ لواطت کرنا ﴾

اللہ تعالیٰ نے اپنی معزز کتاب میں کئی مقامات پر ہمارے سامنے قوم لوط کا قصہ بیان کیا ہے اور یقیناً اس نے انہیں ان کے اس خبیث فعل کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ مسلمان اور ان کے علاوہ دیگر اہل ایمان نے اجماع کیا ہے کہ قوم لوط کا عمل کرنا کبیرہ گناہوں سے ہے۔ ﴿۱﴾..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿آتَاتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَلِيِّينَ ۝ وَتَذُرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ
أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ۝﴾ (الشعراء: ۱۶۵-۱۶۶)

”کیا تم جہاں والوں میں سے مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو اور تمہاری جن عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا جوڑا بنایا ہے ان کو چھوڑ دیتے ہو بلکہ تم ہو ہی حد سے گزر جانے والے۔“

قوم لوط کا عمل زنا سے بھی زیادہ فحش اور قبیح ہے۔

﴿۲﴾..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ))

(أبوداود، رقم: ۴۴۶۲، ترمذی، رقم: ۱۴۵۶)

”اس عمل کے کرنے والے اور کرانے والے دونوں کو قتل کر دو۔“

﴿۳﴾..... اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ))

(مستدرک الجاکم: ۳۵/۴)

”بستی میں سب سے اونچی عمارت دیکھ کر اسے اس سے پھینک دیا جائے گا پھر

اس پر پتھر مارے جائیں گے۔“

..... اور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں کا ایک

دوسرے کے پستانوں سے کھیلنا زنا ہے۔“ اور اس کی سند کمزور ہے۔“

اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ”لواطت اور زنا کی حد برابر ہے۔“ اور امت نے

اجماع کیا ہے کہ جس نے اپنے مملوک (غلام یا لونڈی) کے ساتھ یہ فعل کیا وہ لوطی اور مجرم ہے۔“



﴿﴾ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا ﴿﴾

①..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعْنُوا فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (النور: ۲۳)

”بے شک وہ لوگ جو پاکدامنہ، معصوم مومنہ عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں دنیا اور
آخرت میں لعنت کیے گئے ہیں اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔“

②..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ
ثَمَانِينَ جَلْدَةً﴾ (النور: ۴)

”اور جو لوگ پاک دامنہ عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ نہیں لاتے انہیں
اسی کوڑے لگاؤ۔“

③..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ..... فَذَكَرَ مِنْهَا: قَذْفَ الْمُحْصَنَاتِ
الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ.)) (بخاری، رقم: ۲۷۶۶، مسلم، رقم: ۸۹)

”سات ہلاک کرنے والی اشیاء سے بچو۔“ پھر آپ ﷺ نے ان میں پاکدامنہ
معصوم مومنہ عورتوں پر تہمت“ کا بھی ذکر کیا۔“

④..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.))

(بخاری، رقم: ۱۰، مسلم، رقم: ۴۰)

”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔“

⑤:..... اور آپ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا ”تیری ماں تجھے گم پائے: روز قیامت لوگوں کو ان کے نتھنوں کے بل کوئی چیز اوندھے منہ نہیں کرے گی سوائے ان کی زبانوں کی کٹی ہوئی باتوں کی۔“

⑥:..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا﴾ (الاحزاب: ۵۸)

”اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا ہو وہ (بڑے ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔“

⑦:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَا أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ.))

(بخاری، رقم: ۶۸۵۸، مسلم، رقم: ۱۶۶۶۰)

”جس نے اپنے مملوک (غلام یا لونڈی) پر زنا کی تہمت لگائی اس پر روز قیامت حد قائم کی جائے گی مگر یہ کہ اسی طرح (حقیقت) ہو جیسے اس نے کہا۔“

اور جس نے امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر آسمان سے ان کی برائت نازل ہونے

کے بعد بھی اتہمت لگائی وہ کافر ہے اور قرآن کو جھٹلانے والا ہے اسے قتل کر دیا جائے گا۔“



﴿ مالِ غَنِيمَتٍ، بَيْتِ الْمَالِ أَوْ زَكَاةٍ فِي خِيَانَتِكُمْ ﴾

۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يُغْلَ وَمَنْ يُغْلُ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(آل عمران: ۱۶۱)

”ناممکن ہے کہ کسی نبی سے خیانت ہو جائے ہر خیانت کرنے والا خیانت کو لئے

ہوئے قیامت کے دن حاضر ہوگا۔“

۲..... حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے از قبیلہ کے ایک آدمی

کو صدقات کی وصولی کے لیے عامل بنایا اس کا نام ابن اللتیبہ تھا پھر جب یہ عامل واپس آیا تو

اس نے کہا یہ آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے

ہوئے، اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا: ”بلاشبہ میں تم میں سے کسی آدمی کو عامل بناتا ہوں اور وہ کہتا

ہے یہ تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ اسے اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھا

رہنا چاہیے تھا تا کہ اس کا تحفہ وہیں پہنچ جائے اگر یہ سچا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم تم میں سے جو بھی

حق کے سوا کوئی چیز لے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے

ہوگا۔ میں تم میں ہر اس شخص کو پہچان لوں گا جو اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اونٹ

اٹھائے ہوگا جو بلبل رہا ہو گا یا گائے اٹھائے ہوگا جو اپنی آواز نکال رہی ہوگی یا بکری اٹھائے

ہوگا جو اپنی آواز نکال رہی ہوگی۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا: ”اے اللہ! کیا میں

نے پہنچا دیا۔“

۳..... اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے۔

ہمیں غنیمت میں سونا اور چاندی تو نہ ملا لیکن ہم نے دوسرا سامان، خوراک اور کپڑوں کو غنیمت

بنایا۔ پھر ہم ایک وادی کی طرف گئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کا ایک غلام بھی تھا جسے جذام قبیلہ کے ایک آدمی نے آپ کو ہبہ کیا تھا، جب ہم وادی میں پڑاؤ کر چکے تو رسول اللہ ﷺ کا غلام آپ کا کجاوہ درست کرنے لگا کہ (اچانک) اسے ایک تیر آ لگا اور وہ اسی سے فوت ہو گیا۔ ہم نے کہ اسے شہادت مبارک ہو اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے بے شک وہ چادر اس پر آگ کے شعلے مار رہی ہے جو اس نے خیبر کے روز مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے چرائی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ (یہ سن کر) لوگ گھبرا گئے اور ایک شخص جوتی کا ایک تسمہ یادوتسے لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ آگ کا تسمہ ہے یادوتسے آگ کے ہیں۔“

۴..... عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے خائن کا سامان جلا دیا اور اسے مارا۔“

۵..... حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامان و اسباب پر ایک صاحب مقرر تھا، جس کا نام کر کرہ تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو جہنم میں گیا۔ صحابہ اسے دیکھنے گئے تو ایک چادر اس کے ہاں سے ملی جسے اس نے خیانت کر کے چھپا لیا تھا۔“

اس مسئلہ کے متعلق (اور بھی) بہت زیادہ احادیث ہیں اور ان میں سے بعض کا بیان باب الظلم میں آئے گا۔“
اور ظلم کی تین قسمیں ہیں:

ان میں ایک یہ ہے کہ: باطل طریقے سے مال کھانا۔

اور دوسری یہ ہے کہ: بندوں کا ظلم کرنا (یعنی) قتل کرنا، مارنا، ہڈی توڑ دینا اور زخمی کر دینا

وغیرہ۔

اور تیسری یہ ہے کہ: بندوں کا گالی گلوچ، لعن طعن اور تہمت وغیرہ کے ذریعے ظلم کرنا۔

اور بے شک نبی کریم ﷺ نے مقام منیٰ میں لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا۔“

۶:..... بلاشبہ تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر ویسے ہی حرام ہی جیسے

تمہارے اس دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں ہے۔“

۷:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طَهْوَرٍ ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ .))

(مسلم، رقم: ۲۲۴)

”اللہ تعالیٰ نہ تو بغیر وضو کے نماز قبول کرتے ہیں اور نہ ہی مال خیانت سے صدقہ

قبول کرتے ہیں۔“

۸:..... حضرت زید بن خالد جھنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

((إِنَّ رَجُلًا غَلَّ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ ، فَأَمْتَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ ، وَقَالَ: إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ

اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ)) فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا فِيهِ خَرَزًا مَا يُسَاوِي

دِرْهَمَيْنِ .)) (أبوداؤد، رقم: ۲۷۱۰ ونسائی (رقم: ۱۹۵۹)

”بے شک ایک آدمی نے غزوہ خیبر میں خیانت کی تو نبی کریم ﷺ نے اس کی

نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: ”بے شک تمہارے ساتھی نے اللہ

کے راستے میں خیانت کی ہے“ پس ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہم نے

اس میں ایک ہار پایا جو دو درہموں کے برابر تھا۔“

اور امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: ”ہمیں علم نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسی کی نماز جنازہ ترک

کی ہو مگر صرف خائن اور خودکشی کرنے والے کی۔“



﴿ باطل طریقے سے لوگوں کا مال ہتھیالینا ﴾

❖..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ...﴾

(البقرہ: ۱۸۸)

”ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا کرو، نہ حاکموں کو رشوت پہنچا کر (کسی کا کچھ مال ظلم و ستم سے اپنا کر لیا کرو)۔“

❖..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (الشوری: ۴۲)

”یہ راستہ صرف ان لوگوں پر ہے جو خود دوسروں پر ظلم کریں اور زمین میں ناحق فساد کرتے پھریں یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

❖..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ﴾ (الشوری: ۸)

”اور ظالموں کا نہ کوئی حامی ہے اور نہ کوئی مددگار۔“

❖..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))

(بخاری، رقم: ۲۴۴۷، مسلم، رقم: ۲۵۷۹)

”اور ظلم قیامت کے دن اندھیرے میں ہوں گے۔“

❖..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ ظَلَمَ شِبْرًا مِنْ الْأَرْضِ طُوَّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) (بخاری، رقم: ۲۴۵۳، مسلم، رقم: ۱۶۱۲)

”جس نے ایک بالشت زمین میں بھی ظلم کیا اسے روز قیامت سات زمینوں تک طوق پہنایا جائے گا۔“

..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾ (النساء: ۴۰)

”بے شک اللہ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔“

..... اور حدیث میں ہے کہ:

((وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْهُ شَيْئًا وَهُوَ ظَلَمُ الْعِبَادِ.))

(مستدرک الحاکم ۴/ ۵۷۵)

اور جس رجسٹر سے اللہ تعالیٰ کوئی چیز نہیں چھوڑے گی وہ بندوں کا ظلم ہے۔“

..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ.))

(بخاری، رقم: ۲۲۸۷، مسلم، رقم: ۱۵۶۴)

”مالدار کی مال مٹول ظلم ہے۔“^۱

اور سب سے بڑا ظلم کسی دوسرے کے حق پر جھوٹی قسم کھانا ہے۔

..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ افْتَتَحَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ أَرَاكِ.)) (مسلم رقم: ۱۳۷، ونسائی، رقم: ۵۴۱۹)

”جس نے اپنی قسم کے ذریعے کسی دوسرے مسلمان کا حق حاصل کر لیا تو یقیناً اللہ

یعنی اس کے پاس رقم موجود ہو پھر بھی مطلوبہ قرض وغیرہ ادا نہ کرے۔

.....

.....

نے اس کے لیے آگ واجب کر دی۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول! اگرچہ کوئی معمولی چیز ہی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگرچہ پیلو کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔“

❖..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اسْتَعْمَلَنَا عَلَى عَمَلٍ فَكْتَمْنَا مَخِيطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) (مسلم، رقم: ۱۸۳۳)

”جسے ہم نے کسی کام پر عامل مقرر کیا اور اس نے ہم سے ایک سوئی یا اس سے بھی حقیر چیز چھپالی تو یہ بھی خیانت ہوگی کہ جسے وہ روز قیامت لے کر آئے گا۔“

❖..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي غَلَّهَا لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَجَاءَ بِشِرَاكٍ كَانَ أَخَذَهُ لَمْ تُصِبْهُ الْمَقَاسِمُ، فَقَالَ: شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ))

(بخاری، رقم: ۶۷۰۷، مسلم، رقم: ۱۱۵)

”بے شک وہ چادر جس میں اس نے خیانت کی تھی آگ بن کر اس پر شعلے مار رہی ہے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور جوتی کا ایک تسمہ لایا جسے اس نے تقسیم سے پہلے چرایا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”آگ کا تسمہ ہے۔“

❖..... اور ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ”اگر میں اس حال میں قتل کیا جاؤں کہ صبر کرنے والا اجر و ثواب کی نیت رکھنے والا اور آگے بڑھنے والا ہوں جبکہ پیٹھ پھیرنے والا نہ ہوں تو کیا میری خطائیں معاف کر دی جائیں گی؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، مگر قرض (نہیں)۔“

❖..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ رِجَالَ يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) (بخاری، رقم: ۳۱۱۸)

”جو لوگ اللہ کے مال کو بے جا اڑاتے ہیں انہیں روز قیامت آگ ملے گی۔“

۱۷۸:..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے کعب! ایسا گوشت جنت میں نہیں داخل ہوگا جو حرام سے بنا ہو آگ ہی اس کی زیادہ مستحق ہے۔“

۱۷۹:..... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ایسا جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا جسے حرام مال سے غذادی گئی ہو۔“

اور اس مسئلہ میں یہ لوگ بھی شامل ہیں: زبردستی ٹیکس وصول کرنے والا، ڈاکو، چور، بطاط یعنی کذاب، خائن، زغلی یعنی دھوکے باز، جو کوئی چیز ادھار لے کر اس کا انکار کر دے، جو ماپ تول میں کمی کرے، جو کوئی گرا ہوا مال اٹھائے اور اس کا اعلان نہ کرے، جو کوئی عیب دار چیز فروخت کرے اور اس عیب کو چھپائے، جو اکھینے والا اور فروخت کار کو زائد (مال) کی خبر دینے والا۔



﴿ چوری کرنا ﴾

﴿.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (المائدہ: ۳۸)

”چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو۔ یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا، عذاب اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ قوت و حکمت والا ہے۔“

﴿.....اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ))

(بخاری، رقم: ۶۷۸۳، مسلم، رقم: ۱۶۸۷)

”اللہ نے چور پر لعنت کی، ایک رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔“^①

﴿.....اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا))

(بخاری، رقم: ۶۷۸۸، مسلم، رقم: ۱۶۷۷)

”اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دیتا۔“

﴿.....اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَكِنَّ التَّوْبَةَ

① اس کی تاویل میں اختلاف کیا گیا ہے بعض نے کہا ہے کہ اس مراد ایسی رسی ہے جو کشتیوں کو باندھے کے لیے استعمال ہوتی ہے اور وہ ربع دینار سے زیادہ قیمت کی ہوتی ہے اس لیے اسے چرانے سے بھی ہاتھ کاٹے جائیں گے اور بعض نے کہا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے انسان رسی وغیرہ چراتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ اسے عادت پڑ جاتی ہے تو قیمتی اشیاء بھی چراتا ہے جس وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔ [فتح الباری (۱۰۱/۱۲)]

مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ.)) (بخاری، رقم: ۲۴۷۵، مسلم، رقم: ۵۷)
 ”زانی مومن رہتے ہوئے زنا نہیں کر سکتا، چور مومن رہتے ہوئے چوری نہیں کر
 سکتا لیکن بعد میں توبہ پیش کی جاتی ہے۔“

﴿.....﴾ حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:
 ((أَلَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ: أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَقْتُلُوا
 النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَسْرِقُوا.))

(مستدرک الحاکم ۴/۳۵۱)

”خبردار بیشک وہ چار اشیاء ہیں: کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ۔ اور
 اس نفس کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور زنا نہ کرو اور
 چوری نہ کرو۔“

میں نے کہا: چور کو اس کی توبہ فائدہ نہیں دیتی مگر یہ کہ وہ چیز لوٹا دے جو اس نے چرائی
 ہے۔ ہاں اگر فقیر ہو تو مال کے مالک سے اجازت حاصل کرے۔“



﴿ ذَاكِرُ ذَالِنَا ﴾

①..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ٥﴾ (المائدہ: ۳۳)

”ان کی سزا جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول ﷺ سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں یہی ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں، یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی ان کی دنیاوی ذلت و خواری اور آخرت میں ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے۔“

کسی کو صرف گھبراہٹ میں ڈالنے سے ہی انسان کبیرہ گناہ کا مرتکب ٹھہرتا ہے۔ لیکن اگر وہ مال بھی چھینے تو اس کا کیا حال ہوگا؟ اور اگر وہ زخمی کرے یا قتل کرے یا متعدد کبیرہ گناہ کرے تو اس کا کیسا انجام ہوگا؟ مزید اس کے ساتھ جب اس نے اغلباً نمازیں بھی چھوڑی ہوں اور شراب اور زنا کے کاموں میں پیسہ بھی خرچ کیا ہو۔“



﴿ جھوٹی قسم کھانا ﴾

۱.....: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((الْكَبَائِرُ: الإِشْرَاقُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ.)) (بخاری، رقم: ۶۶۷۵)

”کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی نفس کو (ناحق) قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔“

اور یمین غموس ایسی قسم ہے جس میں جھوٹ کا قصد کیا گیا ہو کیونکہ یہ قسم حالف کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے۔“

۲.....: اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ رَجُلٌ: وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنِّي لَا أَغْفِرُ لِفُلَانٍ؟! قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ.)) (مسلم، رقم: ۲۶۲۱)

”ایک آدمی نے کہا“ اللہ کی قسم اللہ فلاں آدمی کو نہیں بخشنے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کون ہے جو مجھ پر قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا؟ تحقیق میں نے اسے بخش دیا ہے اور تیرا عمل برباد کر دیا ہے۔“

۳.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ.)) (مسلم، رقم: ۱۰۶)

”تین آدمی ایسے ہیں جن سے روز قیامت نہ تو اللہ تعالیٰ کلام کریں گے اور نہ ہی ان کا تزکیہ کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: اپنا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا مال بیچنے والا۔“

۴..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
(مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ) وفي لفظ: فَقَدْ أَشْرَكَ.

(مستدرک الحاکم: ۱/۱۸ و ۲۵)

”جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”اس نے شرک کیا۔“

۵..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

(مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ قِيلَ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ قَضِيًّا مِنْ أَرَاكٍ.) (کنز العمال، رقم: ۴۶۳۷۷)

”جس نے کسی قسم پر اس لیے حلف اٹھایا تاکہ وہ اس کے ذریعے کسی مسلمان آدمی کا مال ہتھیالے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا“ دریافت کیا گیا خواہ کوئی معمولی چیز ہی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خواہ پیلو کی شاخ ہی ہو۔“

۶..... عصر کے بعد اور منبر رسول کے قریب جھوٹی قسم اٹھانے والے کے گناہ کی تشدید بھی صحیح ثابت ہے۔

۷..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

(مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ: بِاللَّاتِ، وَالْعِزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.) (بخاری، رقم: ۶۱۰۷، مسلم، رقم: ۱۶۴۷)

”جس نے لات اور عزی (یا دوسرے بتوں) کی قسم کھائی تو اسے لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے۔“

﴿﴾ اکثر باتوں میں جھوٹ بولنا ﴿﴾

۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ﴾ (المؤمن: ۲۸)
”بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والے جھوٹے کو ہدایت نہیں دیتے۔“

۲..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ﴾ (الذاریات: ۱۰)
”بے سند باتیں کرنے والے غارت کر دیے گئے۔“

۳..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ثُمَّ نَبَّتَهُلُ فَنجَعَلُ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكذَّابِينَ﴾ (آل عمران: ۶۱)
”پھر ہم عاجزی کے ساتھ التجاء کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔“

۴..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى
النَّارِ، وَلَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ حَتَّىٰ يَكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا.))

(بخاری، رقم: ۶۰۹۴، مسلم، رقم: ۲۶۰۷)

”بے شک جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک گناہ آگ کی طرف
لے جاتا ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھ دیا
جاتا ہے۔“

۵..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ،

وَإِذَا اتُّمِّنَ خَانَ .)) (بخاری، رقم: ۳۳، مسلم، رقم: ۵۹)
 ”منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے اور جب اسے امانت دی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے“

۶..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ .)) (بخاری، رقم: ۳۴، مسلم، رقم: ۵۸)

”جس میں چار چیزیں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی تا وقتیکہ وہ اسے چھوڑ دے: جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو دھوکہ دے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے“

۷..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُفًّا أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنْ يَفْعَلَ .)) (بخاری، رقم: ۷۰۴۲)

”جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہ ہو تو اسے دو جو کے دانوں کو قیامت کے دن جوڑنے کے لیے کہا جائے گا اور وہ اسے ہرگز نہیں کر سکے گا۔“

۸..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَفْرَى الْفَرَى أَنْ يُرِيَ الرَّجُلُ عَيْنِيهِ مَا لَمْ تَرِيَا .))

(بخاری: رقم: ۷۰۴۳)

”سب سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ انسان خواب میں ایسی چیز کے دیکھنے کا

دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے نہ دیکھی ہو۔“

◆.....: نبی کریم ﷺ کے خواب کے متعلق حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں ہے کہ اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے اور اس کا جبراً گدی تک اور ناک گدی تک اور آنکھ گدی تک چیری جا رہی تھی۔ یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا اور جھوٹی خبر تراشتا، جو دنیا میں پھیل جاتی۔“

◆.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((يُطَبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ))

(مجمع الزوائد: ۱/۹۲-۹۳)

”مومن ہر چیز پر پیدا کیا جاسکتا ہے لیکن خیانت اور جھوٹ پر نہیں۔“

◆.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ فِي الْمَعَارِضِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ))

(بخاری فی الأدب المفرد، رقم: ۸۸۳)

”تعریفیں میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے۔“

◆.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ .))

(مسلم، ۱/۱۰)

”آدمی کے لیے اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے۔“

◆.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَالِإِسِّ ثَوْبِي زُورٍ .))

(مسلم، رقم: ۲۱۳۰)

”جسے (کھانا) نہ دیا گیا ہو اور وہ خود کو سید ظاہر کرنے والیے شخص کی مانند ہے جو

جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔“

۱۴..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ .))

(بخاری، رقم: ۵۱۴۳، مسلم، رقم: ۲۵۶۳)

”بدگمانی سے بچتے رہو۔ کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔“

۱۵..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ.....) الْحَدِيثُ ، وَفِيهِ: مَلِكٌ كَذَّابٌ .

(مسلم، رقم: ۱۰۷)

”تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائیں گے..... اور اس

حدیث میں یہ بھی مذکور ہے۔ جھوٹا بادشاہ۔“



خودکشی کرنا ❖

یہ بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے۔

❖..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصَلِّيهِ نَارًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝ إِنَّ تَحْتَنبُوا كِبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ۝﴾ (النساء: ۲۹-۳۱)

”اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے۔ اور جو شخص یہ (نافرمانیاں) سرکشی اور ظلم سے کرے گا تو عنقریب ہم اس کو آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ پر آسان ہے۔ اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ دور کر دیں گے اور عزت و بزرگی کی جگہ داخل کریں گے۔“

❖..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ...﴾ (الفرقان: ۶۸)

”اور وہ لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس جان کو قتل کرتے ہیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر یہ کہ حق کے ساتھ۔“

❖..... حضرت جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزَعَهُ، فَأَخَذَ سِكِّينًا،

فَحَزَبَهَا يَدَهُ، فَمَا رَقَا الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: بَادِرْنِي
عَبْدِي بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. ((

(بخاری، رقم: ۳۴۶۳، مسلم، رقم: ۱۱۳)

”پچھلے زمانے میں ایک شخص (کے ہاتھ میں) زخم ہو گیا تھا اور اسے اس سے
بڑی تکلیف تھی، آخر اس نے چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ
خون بہنے لگا اور اسی سے وہ مر گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے
نے خود میرے پاس آنے میں جلدی کی اس لیے میں نے بھی جنت کو اس پر
حرام کر دیا۔“

۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ
فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسِمٍّ
فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا.))

(بخاری، رقم: ۷۷۸، مسلم، رقم: ۱۰۹)

”جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کر لی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ
میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا
اور جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی
آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا۔“

۵..... اور صحیح بخاری میں اس آدمی کی حدیث ہے جسے زخم نے تکلیف دی تو اس نے جلدی
موت طلب کر لی۔ اس نے اپنی تلوار کی نوک سے خودکشی کر لی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”یہ
جہنمی ہے۔“

۶..... حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهِ،

وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))

(بخاری، رقم: ۱۳۶۳، مسلم، رقم: ۱۱۰)

”مومن کو لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی مانند ہے۔ اور جس نے کسی مومن کو کفر کے ساتھ تہمت لگائی وہ اس کے قاتل کی مانند ہے۔ اور جس نے اپنے نفس کو کسی چیز کے ساتھ قتل کیا روز قیامت اللہ تعالیٰ اسے اس کے ساتھ عذاب دیں گے۔“



❖ برا فیصلہ کرنا ❖

❖..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾

(المائدہ: ۴۴)

”اور جو اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ کافر ہیں۔“

❖..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَفْحَكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا﴾

(المائدہ: ۵۰)

”کیا یہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ تلاش کرتے ہیں۔ اور فیصلے میں اللہ سے کون زیادہ بہتر ہے۔“

❖..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ﴾

(البقرہ: ۱۵۹)

”جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجود یہ کہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لیے بیان کر چکے ہیں ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔“

❖..... اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جس سے میں

راضی نہیں۔ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ ایسے

حکمران کی نماز قبول نہیں فرماتے جس نے اللہ کی نازل کردہ تعلیمات کے بغیر فیصلہ کیا۔“
 ﴿..... اور امام حاکم رضی اللہ عنہ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو بھی صحیح کہا ہے اور اس کی ذمہ داری انہی پر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَاضٍ فِي الْجَنَّةِ وَقَاضِيَانِ فِي النَّارِ: قَاضٍ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ
 مُتَعَمِّدًا فَهُوَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ قَضَىٰ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُوَ فِي النَّارِ))

(۹۰/۴)

”ایک قاضی جنت میں ہے اور دو قاضی آگ میں ہیں: ایسا قاضی جس نے حق پہچان لیا لیکن (فیصلہ میں) قبضہ ظلم و زیادتی کی وہ آگ میں ہے۔ اور ایسا قاضی جس نے بغیر علم کے ہی فیصلہ کر دیا وہ بھی آگ میں ہے۔“
 میں نے کہا: ہر وہ شخص جس نے علم اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دلیل کے بغیر فیصلہ کر دیا وہ اس وعید میں داخل ہے۔

﴿..... حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَاضِيَانِ فِي النَّارِ وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ ، قَالُوا:
 فَمَا ذَنْبُ الَّذِي يَجْهَلُ؟ قَالَ: ذَنْبُهُ أَنْ لَا يَكُونَ قَاضِيًا حَتَّىٰ
 يَعْلَمَ)) (مستدرک الحاکم، ۹۰/۴)

”دو قاضی آگ میں ہیں اور ایک قاضی جنت میں ہے“ اور راوی نے (مکمل) حدیث ذکر کی (کہ) لوگوں نے کہا: اس کا کیا گناہ ہے جو جاہل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا گناہ یہ ہے کہ وہ اس وقت تک فیصلہ نہ کرتا جب تک کہ اسے علم نہ ہو جاتا۔“

﴿..... اور اس سے بھی قوی حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَحَدٍ يَكُونُ عَلَىٰ شَيْءٍ مِنْ أُمُورِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَلَا يَعْدِلُ

فِيهِمْ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي النَّارِ .))

(مستدرک الحاکم : ۴/۹۰-۹۱)

”جو کوئی بھی اس امت کے معاملات میں سے کسی چیز پر مقرر ہوتا ہے اور ان میں عدل نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں اوندھے منہ داخل کریں گے۔

.....: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا فَكَأَنَّمَا ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ .))

(أبو داود، رقم: ۳۵۷۲، ترمذی، رقم: ۱۳۲۵)

”جسے قاضی بنا دیا گیا گویا کہ وہ بغیر چھری کے ہی ذبح کر دیا گیا۔“

یہاں البتہ جب حاکم اجتہاد کرے اور اس کے مطابق فیصلہ کرے جس کی صحت پر دلیل قائم ہو چکی ہے اور کسی فقیہ کی رائے کے ساتھ فیصلہ نہ کرے اور (اس کے سامنے) اسی قول کی برتری ظاہر ہو تو اسے یقیناً اجر دیا جائے گا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

.....: جب حاکم اجتہاد کرے اور درست فیصلہ کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور اگر وہ اجتہاد کرے اور خطا کھائے تو اس کے لیے ایک اجر (پھر بھی) ہے۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجر تو اس پر مرتب کیا کہ جب وہ فیصلے میں اجتہاد کرے اور اگر وہ اپنے فیصلے میں مقلد ہو تو وہ (مذکورہ) حدیث میں داخل نہیں۔

اور غصہ کی حالت میں قاضی پر فیصلہ کرنا حرام ہے بالخصوص جب وہ مد مقابل سے ناراض ہو۔ اور جب قاضی میں قلت علم، بری نیت، تند مزاجی اور تقویٰ و پرہیزگاری کی کمی (یہ سب اشیاء) جمع ہو جائیں تو وہ مکمل طور پر خسارے میں ہے اور اس پر واجب ہے کہ خود کو معزول کر لے اور آگ سے چھٹکارہ حاصل کرنے میں جلدی کرے۔

.....: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي .)) (ترمذی رقم: ۱۳۳۷)

”رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔“

❖ دیوثی اختیار کر لینا ❖

❶..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرْمٌ ذَلِكَ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ﴾ (النور: ۳)

”زنا کار عورت سے بجز زانی یا مشرک کے اور کوئی نکاح نہیں کرتا اور ایمان والوں پر یہ حرام کر دیا گیا ہے۔“

❷..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: الْعَاقُ وَالِدَيْهِ، وَالذَّيُّوثُ، وَرَجُلَةٌ
النِّسَاءِ.)) (نسائی، رقم: ۲۵۶۲)

”تین آدمی جنت میں نہیں داخل ہوں گے: اپنے والدین کا نافرمان دیوث ❶ اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورت۔“

جسے یقین ہو کہ اس کی بیوی بے حیائی کے کام میں مبتلا ہے لیکن وہ اس کی محبت کی وجہ سے اس معاملے میں تغافل برتے یا اس وجہ سے کہ اس پر بیوی کا قرض ہے اور وہ اس کی ادائیگی سے عاجز ہے یا (اس کے ذمہ) بیوی کا بہت بھاری حق مہر ہے یا اس کے بچے (ابھی) چھوٹے ہیں وہ اسے قاضی کی طرف لے جاتی ہے اور ان کا خرچہ طلب کرتی ہے لیکن وہ ازدواجی ضروریات پوری کرنے کا اہل نہ ہو۔ اور ایسے شخص میں کوئی خیر نہیں جو غیرت سے محروم ہے۔



❶ دیوث کی تعریف ایک حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے ”والد یوث الذی یقر فی اہلہ الخبث“ اور دیوث وہ ہے جو اپنے گھر والوں میں بے حیائی کو برقرار رکھے۔“

[صحیح الجامع الصغیر للألبانی (۳۰۵۲) احمد (۶۹/۲)]

﴿ مردوزن کا ایک دوسرے کی مشابہت کرنا ﴾

①..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ﴾ (الشوری: ۳۷)

”اور وہ لوگ جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں۔“

②..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مختلف مردوں پر اور

مردوں کی چال چلن اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی۔“

③..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ
الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَائِلَاتٌ
مُمِيلَاتٌ ، رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ ، لَا يَدْخُلْنَ
الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا ، وَإِنَّ رِيحَهَا لِيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا
وَكَذَا .)) (مسلم: ۲۱۲۸)

”جہنم میں دو قسمیں ہیں جنہیں دیکھیں: ایسی قوم جن کے پاس گائے کی
دموں کی مانند کوڑے ہوں گے وہ ان کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے۔ اور ایسی
عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں، مائل ہونے والی ہیں، مائل کرنے والی
ہیں، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوبانوں کی مانند ایک طرف جھکے ہوئے ہیں وہ
جنت میں نہیں جائیں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی ان کو نہیں ملے گی حالانکہ جنت کی
خوشبو اتنی اور اتنی دور سے آتی ہے۔“

④..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلَا هَلْكَ الرَّجَالُ حِيْنَ اطَاعُوا النِّسَاءَ .))

(مسند أحمد ۵/۴۵)

”خبردار مرد ہلاک ہو گئے جب انہوں نے عورتوں کی اطاعت کی۔“

ایسے افعال جن کی وجہ سے عورت پر لعنت کی جاتی ہے، میں اس کا (اپنی) زینت، سونا، اور موتی نقاب کے نیچے سے ظاہر کرنا، اور کستوری یا عنبر وغیرہ جیسی خوشبو لگا کر نکلنا اور رنگین و ملعون لباس پہننا اور اس کے مشابہ برائیاں (شامل) ہیں۔



﴿﴾ حلالہ کرنے والا اور حلالہ کرانے والا ﴿﴾

۱..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صحیح ثابت ہے کہ:
((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.))

(رواہ نسائی، رقم: ۳۴۱۶ و ترمذی رقم: ۱۱۲۰)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت کر ہے“

۲..... اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے جید سند کے ساتھ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مثل (یعنی گزشتہ حدیث کی مثل) فرمایا۔

اور لیکن یہ گندگی کو اختیار کرنے والا مقلد مذاہب کی رخصتوں پر عمل کرنے والا جسے ممانعت کی اطلاع نہیں پہنچی۔ شاید اللہ تعالیٰ اسی کا عذر قبول کر کے اس سے چشم پوشی اختیار کر لیں۔



﴿ مردار خون اور خنزیر کا گوشت کھانا ﴾

﴿..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ

مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ﴾ (الانعام: ۱۴۵)

”آپ کہہ دیجئے جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی

حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا

کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے۔“

جس نے بغیر ضرورت کے قصداً اسے کھایا وہ مجرم ہے اور میں خیال نہیں کرتا کہ کوئی

مسلمان خنزیر کا گوشت قصداً کھا سکتا ہے۔ اور مومنوں کے نفسوں میں بلاشبہ خنزیر کا گوشت کھانا

شراب پینے سے بھی بڑا گناہ ہے۔

﴿..... اور یہ صحیح ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ایسا گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا جو حرام سے اُگا ہو آگ ہی اس کی زیادہ مستحق ہے۔“

اور یقیناً مسلمانوں نے النرد^۱ کے ساتھ کھیلنے کی حرمت پر اجماع کیا ہے اس کی حرمت پر

ان کے دلائل میں سے آپ کو نبی کریم ﷺ کا وہ فرمان ہی کافی ہے جو آپ سے ثابت ہے۔

﴿..... جس نے چومر کھیلا اس نے گویا اپنے ہاتھ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگے۔

اور بلا تردد مسلمان کا اپنے ہاتھ کو خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں ملوث کرنا نرد

کھیلنے سے بھی بہت بڑا ہے۔ تو اس کا گوشت کھانے اور اس کا خون پینے کے متعلق پھر کیا

خیال ہے! اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل و کرم کے ساتھ اس سے محفوظ رکھے۔

① النرد: کھجور کے پتوں کا بنا ہوا تھیل جس کا نچلا حصہ چوڑا ہوتا ہے۔ ایک قسم کا کھیل جس کو ارد شیر بن بابک شاہ

ایران نے ایجاد کیا تھا۔ [المنجد (ص/۸۸۴)]

﴿﴾ پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا اور یہ نصاریٰ کا شعار ہے ﴿﴾

﴿۱﴾..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَتِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ (المدثر: ۴)

”اور اپنے کپڑے پاک رکھیے۔“

﴿۲﴾..... اور نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے:

((إِنَّهُمَا لِيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ، أَمَا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا

يَسْتَنْزِرُهُ مِنْ بَوْلِهِ ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ) (متفق علیہ)

”آپ ﷺ دو قبروں کے قریب سے گزرے: بلاشبہ ان دونوں (قبر والوں) کو

عذاب دیا جا رہا تھا اور کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں۔ ان میں سے ایک

پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری کیا

کرتا تھا۔“

لیکن صحیحین جس اس حدیث کی اکثر سندیں (ان الفاظ کے ساتھ ہیں) ”فكان لا

يتستر من بوله .“

﴿۳﴾..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((تَنْزَهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ .))

(رواہ الدار قطنی ۱/۱۲۷)

”پیشاب کے چھینٹوں سے بچو کیونکہ قبر کا عام عذاب اس سے ہوگا۔“

پھر بھی جو اپنے بدن اور اپنے کپڑوں میں پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچا اس کی نماز

مقبول نہیں۔“

﴿ زبردستی ٹیکس وصول کرنے والا ﴾

یہ شخص اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں داخل ہے۔

①..... اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ

بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (الشوری: ۴۲)

”یہ راستہ صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق زمین میں

فساد مچاتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

اور حدیث میں ایسی بدکار عورت کے متعلق یہ جس نے رجم کے ذریعہ اپنے نفس کو پاک

کر لیا کہ بے شک اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر صاحب مکس یہ توبہ کرتا تو اسے بھی بخش دیا

جاتا یا اس سے قبول کر لی جاتی۔“ اور زبردستی ٹیکس وصول کرنے والا ڈاکو کے مشابہ ہے اور

چور سے بدتر ہے۔

پس بے شک جس نے لوگوں پر ظلم کیا اور ان پر ٹیکس عائد کیے وہ اس سے ظالم ہے جس

نے ٹیکس میں انصاف کیا اور اپنی رعایا کے ساتھ نرمی برتی۔

اور ٹیکس جمع کرنے والا اس کا لکھنے والا اور اسے کس شہری سے شیخ سے یا کسی بھی گوشہ

کے رہائشی سے وصول کرنے والا (بس گناہ کے) بوجھ میں شریک ہیں اور حرام کھانے والے

ہیں۔ سو ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل و کرم کے ساتھ دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال

کرتے ہیں یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“



❖ ریا کاری ❖

اور یہ نفاق میں سے ہے۔

۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يُرَآءُ وَّنَ النَّاسِ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (النساء: ۱۴۲)

”لوگوں کو (اپنا عمل) دکھاتے ہیں اور اللہ کا ذکر تو بس برائے نام کرتے ہیں۔“

۲..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿... كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِثَاءَ النَّاسِ﴾ (البقرہ: ۲۶۴)

” (احسان جتا کر اپنے صدقات برباد مت کرو) ایسے شخص کی طرح جو اپنا مال

لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے۔“

۳..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَوَّلُ النَّاسِ يُقْضَىٰ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ، فَأُتِيَ بِهِ

فَعَرَفَهُ اللَّهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ

فِيكَ حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِيُقَالَ

جَرِيءٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى أُقِيَ

فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ، وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأُتِيَ بِهِ،

فَعَرَفَهُ اللَّهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ

الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ، وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ، قَالَ: فَمَا كَذَبْتَ،

وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ لِيُقَالَ عَالِمٌ، وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ قَارِءٌ،

فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمْرٌ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّىٰ أُلْقِيَ فِي النَّارِ،
 وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ، فَأَتَىٰ بِهِ،
 فَعَرَفَهُ نِعْمَهُ، فَعَرَفَهَا. فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ
 سَبِيلِ خَيْرٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهِ إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهِ لَكَ قَالَ: كَذَبْتَ،
 وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيلَ - ثُمَّ أَمْرٌ بِهِ فَسُحِبَ
 عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّىٰ أُلْقِيَ فِي النَّارِ.)) (رواه مسلم: ۱۹۰۵)

”روز قیامت سب سے پہلے جس شخص کا فیصلہ کیا جائے گا وہ شہید ہے۔ اسے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائیں گے اور وہ انہیں یاد کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے ان میں (میرے لیے) کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا۔ میں نے تیرے راستے میں قتال کیا حتیٰ کہ میں شہید ہو گیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو جھوٹ کہتا ہے، تو نے تو اس لیے قتال کیا تھا تا کہ بہادر کہا جائے اور وہ کہہ دیا گیا ہے۔ پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹتے ہوئے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

اور ایسا آدمی جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا اسے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائیں گے اور وہ انہیں یاد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے ان میں (میرے لیے) کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے لیے میں نے قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو جھوٹ کہتا ہے تو نے صرف اس لیے علم حاصل کیا تا کہ عالم کہا جائے اور تو نے قرآن اس لیے پڑھا تا کہ (تجھے) قاری کہا جائے اور وہ کہہ دیا گیا ہے۔ پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹتے ہوئے آگ میں پھینک دیا

جائے گا۔

اور ایسا آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے اور اسے مختلف اقسام کا مال عطا فرمایا ہے۔ اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائیں گے اور وہ انہیں یاد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے ان میں (میرے لیے) کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے ایسا کوئی خیر کا راستہ چھوڑا ہی نہیں جس میں خرچ کرنا تجھے پسند ہو مگر میں نے اس میں تیری رضا کے لیے خرچ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو جھوٹ کہتا ہے تو نے یہ صرف اس لیے کیا تا کہ کہا جائے کہ وہ بڑا سخی ہے اور یقیناً یہ کہہ دیا گیا ہے۔ پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا اور اسے بھی چہرے کے بل گھسیٹتے ہوئے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

((أَنَّ نَاسًا قَالُوا لَهُ: إِنَّا نَدْخُلُ عَلَىٰ أُمَّرَاتِنَا فنَقُولُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ بِهِ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ۔ قَالَ ابْنُ عَمْرٍو: كُنَّا نَعُدُّ هَذَا نِفَاقًا عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.)) (بخاری، رقم: ۷۱۷۸)

”کچھ لوگوں نے انہیں کہا: جب ہم اپنے امراء کے پاس جاتے ہیں تو انہیں اس کے خلاف کہتے ہیں جو ہم اس وقت کہتے ہیں جب ہم ان سے نکل آتے ہیں۔“
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ”عہد رسالت میں ہم اسے نفاق شمار کرتے تھے۔“

..... اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ يَرَأَىٰ يَرَأَىٰ اللَّهُ بِهِ))

(بخاری، رقم: ۶۴۹۹، مسلم، رقم: ۲۹۸۷)

” (کسی نیک کام کے نتیجہ میں) جو شہرت کا طالب ہو اللہ تعالیٰ اس کی بدنیتی روز قیامت سب کو سنا دے گا۔ اور جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نیک کام کرے اللہ

بھی روز قیامت اس کو سب کو دکھا دے گا۔“

.....: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((الْيَسِيرُ مِنَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ)) (المستدرک: ۴/۳۲۸)

”معمولی ریاکاری بھی شرک ہے۔“



❖ خیانت کرنا ❖

❖.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمْنِيَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾

(الانفال: ۲۷)

”اے ایمان والو: تم اللہ اور رسول (کے حقوق) میں خیانت مت کرو اور اپنی قابل حفاظت چیزوں میں خیانت مت کرو اور تم جانتے ہو۔“

❖.....اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ﴾ (يوسف: ۵۲)

”اور اللہ دغا بازوں کے ہتھکنڈے چلنے نہیں دیتا۔“

❖.....اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا

يُحِبُّ الْخَائِنِينَ﴾ (الانفال: ۵۸)

”اگر تجھے کسی قوم کی خیانت کا ڈر ہو تو برابری کی حالت میں ان کا عہد توڑ دے اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔“

❖.....اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ.))

(مسند احمد: ۳/۱۳۵ و ۱۵۴ و ۲۱۰ و ۲۵۰)

”منافق کی تین علامتیں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے اور جب اسے امانت دی جاتی ہے تو خیانت

کرتا ہے۔“

خیانت ہر چیز میں ہی بری ہے، اور بعض خیانتیں بعض (دوسری) خیانتوں سے (زیادہ) بری ہوتی ہیں۔ اور روپے پیسے میں خیانت کرنے والے کا گناہ ایسے شخص کی مانند نہیں (یعنی اس سے کم ہے) جس نے تیرے گھر والوں اور تیرے مال میں خیانت کی اور بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کیا۔



﴿﴾ دنیاوی مفاد کے لیے دین کا علم حاصل کرنا اور کتمان علم ﴿﴾

﴿﴾..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿﴾ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ﴿﴾ (الفاطر: ۲۸)

”صرف اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں۔“

﴿﴾..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا
بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ ﴿﴾

(البقرہ: ۱۵۹)

”جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجود یہ کہ ہم
اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لیے بیان کر چکے ہیں ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام
لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔“

﴿﴾..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ... ﴿﴾ (البقرہ: ۱۷۴)

”بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب چھپاتے ہیں.....“

﴿﴾..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿﴾ وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا

تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَبِئْسَ مَا

يَشْتَرُونَ ﴿﴾ (آل عمران: ۱۸۷)

”اور اللہ تعالیٰ نے جب اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں، تو پھر بھی ان لوگوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور اسے بہت کم قیمت پر بیچ ڈالا۔ ان کا یہ بیوپار بہت برا ہے۔“

❖..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي: رِيحَهَا.)) (أبو داود، رقم: ۳۶۶۴)

”جس نے کوئی ایسا علم سیکھا جس کے ذریعے اللہ کی رضا تلاش کی جاتی ہے اور اسے صرف اس غرض سے سیکھا کہ اس کے ذریعے دنیا کا سامان حاصل کر لے تو وہ روز قیامت جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔“

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث (تینتیسویں کبیرہ گناہ میں) ان تین آدمیوں کے متعلق گزر چکی ہے جنہیں گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا، ان میں سے ایک سے کہا جائے گا:

❖..... تو نے صرف اس لیے علم حاصل کیا تا کہ (تجھے) عالم کہا جائے اور وہ کہہ دیا گیا ہے۔“

❖..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِيُبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ تَمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَلِتَحْزِنُوا بِهِ الْمَجَالِسَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ.))

(مستدرک الحاکم: ۱/۸۶)

”اس لیے علم حاصل نہ کرو کہ اس کے ذریعے علماء میں فخر کرو یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرو اور مجالس میں (لوگوں کے دل) جیت لو۔ جس نے ایسا کیا تو یقیناً وہ آگ میں داخل ہوگا۔“

❖..... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ ابْتَغَى الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ يُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ،
أَوْ تُقْبَلَ أَفِيْدَةُ النَّاسِ إِلَيْهِ، فَإِلَى النَّارِ وَفِي لَفْظٍ: أَدْخَلَهُ اللَّهُ اللَّهُ
النَّارِ)) (ترمذی، رقم ۲۶۵۴)

”جس نے علم حاصل کیا تاکہ اس کے ذریعے علماء میں فخر کرے یا بے وقوفوں
سے جھگڑے یا لوگوں کے دل اس کی طرف مائل ہو جائیں تو وہ آگ کی طرف
(جا رہا) ہے۔ اور ایک روایت میں یہ لفظ ہے ”اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل
کریں گے۔“

۹.....: اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكْتَمَهُ، أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ
نَارٍ.)) (ترمذی، رقم: ۲۶۴۹، ابوداؤد، رقم: ۳۶۵۸)
”جس نے علم کے متعلق سوال کیا گیا اور اس نے اسے چھپا لیا اسے قیامت کے
دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔“

۱۰.....: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَتَمَ عِلْمًا أَلْجَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ))

(المستدرک: ۱/۱۰۲)

”جس نے علم چھپایا اسے روز قیامت اللہ تعالیٰ آگ کی لگام ڈالیں گے۔“

۱۱.....: اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”اے اللہ میں ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو فائدہ نہ دے۔“

۱۲.....: اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللَّهِ- أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ وَجْهِ اللَّهِ- فَلْيَتَّبِعْهُ
مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.)) (ترمذی، رقم: ۲۶۵۵)

”جس نے غیر اللہ کے لیے علم حاصل کیا اور اس کے ذریعے اللہ کے علاوہ کسی

اور چیز کا ارادہ کیا وہ اپنا ٹھکانہ آگ بنالے۔“

.....: ﴿۱۳﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لَمْ يَعْمَلْ بِهِ لَمْ يَزِدْهُ الْعِلْمُ إِلَّا كِبْرًا.))

”جس نے علم حاصل کیا اور اس پر عمل نہ کیا تو علم اسے صرف تکبر میں ہی

بڑھائے گا۔“

.....: ﴿۱۴﴾ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُجَاءُ بِالْعَالِمِ السُّوءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَذَّفُ فِي جَهَنَّمَ ، فَيَدُورُ

بِقَصَبِهِ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَى ، فَيَقُولُ : كُنْتُ أُخَالِفُكُمْ إِلَى

مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ.))

”قیامت کے دن برے عالم کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور وہ

اپنی انتڑیوں کے گرد اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے۔

دریافت کیا جائے گا کس وجہ سے تیرا یہ حال ہے حالانکہ صرف تیری وجہ سے ہی

ہم ہدایت یافتہ ہوئے؟ وہ کہے گا: میں اس کی مخالفت کرتا تھا جس سے تمہیں

روکتا تھا۔

اور ہلال بن علاء نے کہا: علم حاصل کرنا سخت کام ہے اور اس کا یاد کرنا اسے حاصل

کرنے سے زیادہ سخت ہے اور اس پر عمل کرنا اسے یاد رکھنے سے زیادہ سخت ہے اور اس سے

سلامتی اس پر عمل سے بھی زیادہ سخت ہے۔

اے اللہ! اپنے فضل و کرم سے ہمیں ہدایت عطا فرما۔



﴿ احسان جتلا نا ﴾

.....: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى﴾ (البقرہ: ۲۶۴)
 ”احسان جتلا کر اور اذیت دے کر اپنے صدقات باطل مت کرو۔“

.....: اور صحیح حدیث میں ہے:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ
 وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سَلْعَتَهُ
 بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ.)) (مسلم، رقم: ۱۰۶)

”تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نہ تو کلام کریں گے نہ ان کی طرف روز
 قیامت نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ ہی ان کا تزکیہ کریں گے اور ان کے لیے
 دردناک عذاب ہوگا اپنا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، احسان جتلانے والا
 اور جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا سودا بیچنے والا۔“

.....: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُمْ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا: عَاقٌّ، وَمَنَّانٌ،
 وَمُكَدِّبٌ بِقَدَرٍ.)) (مجمع الزوائد ۷/۲۰۶)

”تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ نہ تو کوئی فرضی عبادت قبول کرتے ہیں اور نہ ہی
 نفل: والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔“



﴿﴾ تقدیر کو جھٹلانا ﴿﴾

①..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ (القمر: ۴۹)

”ہم نے ہر چیز اندازے کے ساتھ پیدا کی ہے۔“

②..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْبَلُونَ﴾ (الصفات: ۹۶)

”اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا اور (اسے بھی) جو تم عمل کرتے ہو۔“

③..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ﴾ (الاعراف: ۱۸۶)

”جسے اللہ گمراہ کر دیں اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔“

④..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ﴾ (الجماعہ: ۲۳)

”اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو علم کے باوجود گمراہ کر دیا۔“

⑤..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا تَشَاءُ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ﴾ (الدھر: ۳۰)

”اور تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی چاہے گا۔“

⑥..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَالْهَبْهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا﴾ (الشمس: ۸)

”پھر سمجھ دی اس کو برائی کی اور نیچ کر چلنے کی۔“

اور اس مسئلے میں (اور بھی) بہت زیادہ دلائل ہیں۔

④..... اور صحیحین میں جبرئیل عَلَيْهِ السَّلَام کی حدیث ہے کہ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول!

ایمان کیا ہے؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ.))

(بخاری، رقم: ۵۰؛ مسلم، رقم: ۹ و ۱۰)

”کہ تم اللہ کے ساتھ اس کے فرشتوں کے ساتھ اس کی کتابوں کے ساتھ اس کے رسولوں کے ساتھ موت کے بعد اٹھنے پر اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لے آؤ۔“

⑤..... حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

((سِتَّةٌ لَعْنَتُهُمْ، وَلَعْنَهُمُ اللَّهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٍ: الْمَكْذِبُ بِقَدْرِ، وَالزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبْرُوتِ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحُرْمِ اللَّهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي.)) (مستدرک حاکم: ۱/۳۶ و ۴/۹۰)

”چھ آدمی ایسے ہیں جن پر میں نے اللہ تعالیٰ نے اور ہر مستجاب الدعوات نبی نے لعنت کی ہے: اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا کتاب اللہ میں اضافہ کرنے والا بزور طاقت مسلط ہونے والا اللہ کی محرمات کو حلال بنانے والا اور میری اولاد سے اس (کے خون) کو حلال کرنے والا جسے اللہ نے حرام کیا ہے اور میری سنت چھوڑنے والا۔“

⑥..... حضرت ابو درداء رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٍ، وَلَا مُكْذِبٌ بِقَدْرِ، وَلَا مُدْمِنٌ خَمْرٍ.)) (مجمع الزوائد: ۷/۲۰۲ و ۲۰۳)

”والدین کا نافرمان تقدیر کو جھٹلانے والا اور ہمیشہ شراب خوری کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

.....: ﴿۱۰﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ، فَإِنْ مَرَضُوا فَلَا تَعُوذُهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ.)) (مستدرک الحاکم: ۸۵/۱)

”قدریہ ^۱ اس امت کے مجوسی ہیں اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت مت کرو اور فوت ہو جائیں تو ان کے پاس (یعنی جنازہ وغیرہ میں) حاضری مت دو۔“

.....: ﴿۱۱﴾ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ:

((سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي قَوْمٌ يَكْذِبُونَ بِالْقَدَرِ.))

(مستدرک الحاکم: ۸۴/۱)

”عنقریب میری امت میں ایسی قوم ہوگی جو تقدیر کو جھٹلائے گی۔“

.....: ﴿۱۲﴾ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرمانے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اور اس

نے کہا فلاں آدمی آپ کو سلام کہتا ہے آپ نے کہا یقیناً مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ اس نے کوئی

نیا عقیدہ اختیار کر لیا ہے اگر تو اس نے ایسا کیا ہے تو میری طرف سے اسے سلام مت کہتا

کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اس امت کے منکرین تقدیر زمین میں دھنسا

دیے جائیں گے ان کی صورتیں مسخ کر دی جائیں گے یا ان پر پتھروں کی بارش ہوگی۔“

.....: ﴿۱۳﴾ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يَوْمِنَ بِأَرْبَعٍ: يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّيَّ

رَسُولُ اللَّهِ، وَيَوْمِنَ بِالْبَعْثِ، وَيَوْمِنَ بِالْقَدَرِ.))

(ترمذی: ۲۱۴۵)

”بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لے

^۱ قدریہ: ایسا گروہ ہے جو تقدیر کا انکار کرتا ہے۔ [لسان العرب: ۳۷/۱۲]

آئے: وہ گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور (مرنے کے بعد) اٹھنے پر ایمان لائے اور تقدیر پر ایمان رکھے۔“

..... ﴿۱۴﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

((إِنَّ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْمُكَذِّبُونَ بِأَقْدَارِ اللَّهِ، إِنْ مَرَضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَصَلُّوا عَلَيْهِمْ، وَإِنْ لَقَيْتُمُوهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ.))

(رواہ ابو بکر بن ابی عاصم فی السنۃ، رقم: ۳۲۸)

”اس امت کے مجوسی اللہ کی تقدیروں کو جھٹلانے والے لوگ ہیں، اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت مت کرو اور اگر وہ فوت ہو جائیں تو ان کی نماز جنازہ مت پڑھو اور اگر تم ان سے ملاقات کرو تو انہیں سلام مت کہو۔“

..... ﴿۱۵﴾ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا قَطُّ وَفِي أُمَّتِهِ قَدْرِيَّةٌ وَمُرْجِيَّةٌ، إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْقَدْرِيَّةَ وَالْمُرْجِيَّةَ عَلَى لِسَانِ سَبْعِينَ نَبِيًّا.))

(مجمع الزوائد: ۷/ ۲۰۴)

”اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی مبعوث فرمایا اس کی امت میں قدریہ اور مرجہہ ﴿۱﴾ کا (گروہ) موجود تھا، بے شک اللہ تعالیٰ نے ستر انبیاء علیہم السلام کی زبانی قدریہ اور مرجہہ پر لعنت فرمائی ہے۔“

..... ﴿۱۶﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا

﴿۱﴾ مرجہہ: یہ اسلامی فرقوں میں ایک ایسا فرقہ ہے جن کا یہ اعتقاد ہے کہ ایمان لانے کے بعد کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا اور کفر بعد کوئی اطاعت و فرمانبرداری کا کام فائدہ نہیں دیتا۔ ان کا نام مرجہہ (مؤخر کرنے والے) ان کے اس اعتقاد کی وجہ سے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی سزا دینے کا عمل (قیامت تک) مؤخر کر دیا ہے۔“

[لسان العرب (۶/ ۱۱۹)]

يُزَكِّيهِمْ: الْمَكْذِبُ بِالْقَدْرِ، وَالْمُدْمِنُ فِي الْخَمْرِ، وَالْمُتَبَرِّئُ

مِنْ وُلْدِهِ. ((السنة لابن أبي عاصم، رقم: ۳۳۳))

”تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نہ تو کلام کریں گے۔ نہ قیامت کے روز ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ ہی ان کا تزکیہ کریں گے: تقدیر کو جھٹلانے والا، ہمیشہ شراب پینے والا اور اپنے بچے سے بری ہونے والا۔“

۱۷..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ، وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّ

لَا قَدَرَ.)) (السنة لابن أبي عاصم، رقم: ۳۲۹)

”ہر امت کے مجوسی ہوتے ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو یہ گمان رکھتے ہیں کہ کوئی تقدیر نہیں۔“

۱۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ))

(السنة لابن أبي عاصم، رقم: ۳۳۱)

”قدریہ (فرقہ) اس امت کے مجوسی ہیں۔“

یہ احادیث اپنے راویوں کے ضعف کی وجہ سے ثابت نہیں۔

۱۹..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

((صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ: الْقَدَرِيَّةُ،

وَالْمُرْجِئَةُ.)) (ترمذی، رقم: ۲۱۴۹)

”میری امت سے دو قسم کے لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں قدریہ اور مرجئہ۔“

۲۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((آخِرَ كَلَامٍ فِي الْقَدْرِ لِشِرَارِ هَذِهِ الْأُمَّةِ.))

(مجمع الزوائد: ۲۰۲/۷)

”تقدیر کے متعلق آخری کلام اس امت کے بدترین لوگوں کا ہوگا۔“

۲۱:..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَلَقَ اللَّهُ كُلَّ صَانِعٍ وَصَنَعَتْهُ.))

(مستدرک الحاکم: ۱/۳۱ و ۳۲)

”اللہ تعالیٰ نے ہر کاریگر اور اس کی کاریگری کو پیدا کیا ہے۔“



﴿ لوگوں کی پوشیدہ باتوں پر کان دھرنا ﴾

اور شاید کہ یہ کبیرہ گناہ نہیں۔

①..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَجَسَّسُوا﴾ (الحجرات: ۱۲)

”اور جاسوسی مت کرو۔“

②..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صَبَّ فِي أُذُنِهِ
الآنُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةَ عَذِّبَ وَكُلَّفَ أَنْ يَنْفَخَ

فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.)) (بخاری، ۷۰۴۲)

”جو شخص دوسرے لوگوں کی بات سننے کے لیے کان لگائے جو اسے پسند نہیں
کرتے۔ تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ اور
جو کوئی تصویر بنائے گا اسے عذاب دیا جائے گا اور اس پر زور دیا جائے گا کہ اس
میں روح بھی ڈالے جو وہ نہیں کر سکے گا۔“



بہت زیادہ لعن طعن کرنا

۱.....: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ .)) (بخاری: ۶۰۴۷)

”مومن کو لعنت کرنا اس کے قتل کی مانند ہے۔“

۲.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ .))

(بخاری، رقم: ۶۰۴۴؛ مسلم، رقم: ۶۴)

”مسلمان کو گالی دینا نافرمانی ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔“

۳.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ، وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ، وَلَا بِالنَّارِ .))

(ترمذی: ۱۹۷۶)

”ایک دوسرے پر اللہ کی لعنت کے ساتھ لعنت مت کیا کرو اور نہ اللہ کے غضب کے ساتھ اور نہ ہی آگ کے ساتھ۔“^①

۴.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))

(مسلم: ۲۵۹۸)

”بہت زیادہ لعن طعن کرنے والے روز قیامت نہ تو سفارشی بن سکیں گے اور نہ

① مراد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی معین مسلمان کے لیے یہ نہ کہے کہ تجھ پر اللہ کی لعنت ہو یا اللہ کا غضب ہو یا اللہ تجھے جہنم کی آگ میں داخل کرے۔ [عون المعبود (۱۷۲/۱۳)]

ہی گواہ۔“

۵..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لِعَانًا.)) (مسلم: ۶۵۹۷)

”کس سچے شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ بہت زیادہ لعنتیں کرنے والا ہو۔“

۶..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَانِ وَلَا اللَّعَانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا

الْبِدِيِّ.)) (ترمذی، رقم: ۱۹۷۷)

”مومن نہ تو بہت زیادہ طعن کرنے والا ہوتا ہے نہ بہت زیادہ لعنت کرنے والا

ہوتا ہے نہ فحش گو ہوتا ہے اور نہ ہی بد زبان ہوتا ہے۔“

۷..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ، فَتُغْلَقُ

أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِذَا لَمْ تَجِدْ

مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ إِنْ كَانَ أَهْلًا لِذَلِكَ، وَإِلَّا

رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا.)) (ابوداؤد: ۴۹۰۵)

”یقیناً بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے اس

کے سامنے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں پھر وہ دائیں اور بائیں

رخ کرتی ہے۔ جب اسے کوئی مناسب جگہ نہیں ملتی تو اس شخص کی طرف لوٹ

آتی ہے جس پر لعنت کی گئی اگر وہ اس کا اہل ہو اور اگر ایسا نہ ہو تو لعنت کرنے

والے کی طرف ہی واپس لوٹ جاتی ہے۔“

اور نبی کریم ﷺ نے اپنی اونٹنی پر لعنت کرنے والی عورت کو یہ سزا دی کی اس سے وہ

اونٹنی چھین لی۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہ حدیث

حضرت عمران رضی اللہ عنہ کی ہے انہوں نے کہا ”ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر میں تھے

اور ایک انصاری عورت اپنی اونٹنی پر سوار تھی وہ تنگ دل ہوئی اور اس نے اونٹنی پر لعنت کر دی رسول اللہ ﷺ نے یہ سن لیا اور فرمایا ”اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ پکڑ لو اور اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ تو ملعون ہے۔“

حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گویا اب اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں وہ لوگوں میں پھرتی تھی اور کوئی اس سے تعرض نہیں کرتا تھا۔“

.....: [۸] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَرْبَى الرَّبِّبِ اسْتِطَالَةُ الْمَرْءِ فِي عَرْضِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ .))

(أبو داود، رقم: ۴۸۷۷)

”میں زیادتیوں سے زیادہ یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عزت میں زبان درازی کرے۔“^①



① یہ روایت کمزور ہے کیونکہ اس کی سند میں ابن لہیعہ راوی ہے اسے امام ابن معین رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے۔

[میزان الاعتدال (۲/۴۷۵)]

اپنے امیر سے غداری کرنے والا ❖

❖..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا﴾ (الاسراء: ۳۴)

”اور عہد پورا کرو یقیناً عہد کے متعلق پوچھا جائے گا۔“

❖..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾ (المائدہ: ۱)

”اے ایمان والو! عہد و پیمان پورے کرو۔“

❖..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ﴾ (النحل: ۹۱)

”اور اللہ کا عہد پورا کرو جبکہ تم عہد کر چکے ہو۔“

❖..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا حَقًّا: مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا

اتَّيَمَنَ خَانَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.))

(بخاری، رقم: ۳۴، مسلم، رقم: ۵۸)

”چار چیزیں جس میں ہوں وہ پکا منافق ہے: جو جب بات کرے تو جھوٹ

بولے جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے جب عہد کرے تو دھوکہ دے

اور جب جھگڑے تو گالی گلوچ پر اتر آئے۔“

❖..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمٍ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اسْتِيفَائِهِ يُقَالُ: هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ،

أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرٍ عَامَّةٍ .))

(رواہ مسلم، رقم: ۱۷۳۸)

”قیامت کے دن ہر دھوکے باز کی پشت پر ایک جھنڈا ہوگا۔ کہا جائے گا: یہ فلاں کی دغا بازی ہے، خبردار! کوئی دغا باز اس سے بڑھ کر نہیں جو خلق خدا کا حکمران ہو اور دغا بازی کرے۔“

✽..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ .)) (بخاری، رقم: ۲۲۲۷)

”اللہ تعالیٰ نے کہا ہے ”تین آدمی ایسے ہیں قیامت کے دن میں ان کا دم مقابل ہوں گا: ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور وہ توڑ دیا، وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور وہ شخص جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا، اس سے پوری طرح کام لیا لیکن اس کی مزدوری نہ دی۔“

✽..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ خَلَعَ يَدَهُ مِنْ طَاعَةِ لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ، وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً .))

(مسلم، رقم: ۱۸۵۱)

”جس نے اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیا قیامت کے دن وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی اور جو اس حال میں مر گیا کہ اس کی گردن میں بیعت نہ تھی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔“

✽..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزْحَرْحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلَتَاتِهِ مِيتَةٌ))

وَهُوَ يَوْمٌ مِّنْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلَيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ
 أَنْ يُوتَىٰ إِلَيْهِ، وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا، فَأَعْطَاهُ صَفْقَةً يَدِهِ وَثَمْرَةَ
 قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ إِنْ اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُنَازِعُهُ، فَاضْرِبُوا
 عُنُقَ الْآخِرِ.)) (مسلم، رقم: ۱۸۴۴)

”جو شخص چاہتا ہے کہ آگ سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو
 اسے اس حالت میں موت آنی چاہیے کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور
 لوگوں سے وہ سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس سے کریں۔ اور جو شخص کسی
 امام سے بیعت کرے اور اسے اپنا ہاتھ دے دے اور دل سے اس کی تابعداری کی
 نیت کر لے تو اگر طاقت ہو تو اس کی اطاعت کرے۔ اب اگر دوسرا امام اس سے
 لڑنے کے لیے آجائے (تو اسے روکوا اگر نہ مانے) تو اس کی گردن مارو۔“

❖..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ،
 وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِي الْأَمِيرَ فَقَدْ
 عَصَانِي.)) (بخاری، رقم: ۷۱۳۷، مسلم، رقم: ۱۸۳۵)

”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری
 نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے
 میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔“

❖..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ؛ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السَّلْطَانِ
 شَبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.))

(بخاری، رقم: ۷۰۵۳، مسلم، رقم: ۱۸۴۹)

”جو اپنے امیر کا کوئی کام ناپسند کرے تو صبر کرے کیونکہ جو ایک بالشت بھی

حکمران سے دور ہو اوہ جاہلیت کی موت مرا۔“

III:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قَيْدَ شَبْرًا خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ.)) وَهَذَا صَحِيحٌ مِنْ وَجْهِ عِدَّةٍ صِحَاحٍ.

(مستدرک الحاکم، ۱/۱۱۷)

”جو ایک بالشت برابر بھی جماعت سے نکلا اس نے اسلام کا پھندا اپنے گردن سے اتار دیا۔“ یہ حدیث مختلف صحیح اسناد کی وجہ سے صحیح ہے۔

اس سے بڑا جرم کون سا ہے کہ آپ کسی آدمی کی بیعت کریں پھر اپنا ہاتھ اس کی اطاعت سے کھینچ لیں، معاہدہ توڑ دیں اور اپنی تلوار کے ساتھ اس سے لڑائی کریں یا اسے رسوا کریں حتیٰ کہ وہ قتل کر دیا جائے!؟

III:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.))

(بخاری، رقم: ۷۰۷۰، مسلم: ۸۹/۱)

”جس نے ہم پر اسلحہ اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔“



﴿﴾ کاہن ۱ اور نجومی ۲ کی تصدیق کرنا ﴿﴾

﴿﴾:..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ﴿﴾ (الاسراء: ۳۶)

”ایسے کام کے درپے نہ ہو جس کا تجھے علم نہیں۔“

﴿﴾:..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿﴾ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ﴿﴾ (الحجرات: ۱۲)

”یقیناً بعض گمان گناہ ہیں۔“

﴿﴾:..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿﴾ عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۚ إِلَّا مَن ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ ﴿﴾ (الجن: ۲۶ تا ۲۷)

”وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، سوائے اس

پیغمبر کے جسے وہ پسند کرے.....“

﴿﴾:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أُنِّي عَرَفًا أَوْ كَاهِنًا ، فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ؛ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنزِلَ

عَلَىٰ مُحَمَّدٍ ﷺ .)) (مستدرک الحاکم: ۸/۱)

۱ کاہن اس شخص کو کہتے ہیں جو جنوں کے ذریعے آسمان سے خبریں چرانے کی مذموم کوشش کرے اور لوگوں کو

آئندہ رونما ہونے والے حالات کے متعلق آگاہ کرے مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: [القول المفید علی کتاب

التوحید للشیخ عنیمین (۱/۵۳۱)]

۲ نجومی اسے کہتے ہیں جو ستاروں میں دیکھ کر مستقبل کے حالات سے باخبر ہونے کا دعویٰ کرے مثلاً ہواؤں کا چلنا

اور بارش کا آنا وغیرہ۔ [مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو: فتح المجید (۲/۵۲۷)]

”جو کسی عراف ❶ یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے

محمد ﷺ پر نازل شدہ تعلیمات کا انکار کر دیا۔“

❷.....: ایک برساتی رات کی صبح آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ، وَكَافِرٌ، فَمَنْ

قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي، كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ،

وَمَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءٍ كَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ

بِالْكَوْكَبِ.)) (بخاری، رقم: ۸۴۶، مسلم: ، رقم: ۷۱)

”اللہ فرماتے ہیں: کہ صبح ہوئی تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لائے اور کچھ

میرے منکر ہوئے۔ جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہمارے

لیے بارش ہوئی تو وہ میرا مومن ہے اور ستاروں کا منکر ہے اور جس نے کہا کہ

فلاں تارے کے فلاں جگہ پر آنے سے بارش ہوئی وہ میرا منکر ہے اور ستاروں کا

مومن ہے۔“

❸.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَصَدَّقَهُ؛ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ

أَرْبَعِينَ يَوْمًا.)) (مسلم، رقم: ۲۲۳۰)

”جو کسی عراف کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا اور پھر اس کی

تصدیق کی تو چالیس دن اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔“

❶ عراف ایسے شخص کو کہتے ہیں جو چوری شدہ یا گم شدہ اشیاء کی اطلاع دے۔

بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ عراف اور کاہن میں کوئی فرق نہیں۔

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”عراف“ ایک جامع لفظ ہے جس کا اطلاق ”کاہن نجومی رمال“ اور اس قسم

کے تمام لوگوں پر ہوتا ہے جو اپنے اپنے طریقوں سے بعض امور و واقعات کی خبر دیتے ہیں۔ [مزید تفصیل کے لیے

ملاحظہ ہو: کتاب التوحید (ص/۱۰۸) مجموع الفتاویٰ (۱۷۳/۳۵)

﴿..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السَّحْرِ.))

(أبو داؤد، رقم: ۳۹۰۵)

”جس نے عمل نجوم کا کوئی شعبہ سیکھا اس نے جادو کا شعبہ سیکھ لیا۔“



عورت کا نافرمان ہونا

①..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْبَضَائِعِ وَ

اضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا﴾ (النساء: ۳۴)

”جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا تمہیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہیں مار کی سزا دو پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔“

②..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِ فَبَاتَ غَضْبَانَ

عَلَيْهَا لَعَنَتَهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ.))

(بخاری، رقم: ۵۹۳، مسلم، رقم: ۱۴۳۶)

”جب آدمی اپنی بیوی کو بستر کی طرف بلائے اور وہ نہ آئے پھر خاوند اس سے ناراضگی کی حالت میں رات گزارے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔“

③..... اور صحیحین کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

((إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشِ زَوْجِهَا لَعَنَتَهَا الْمَلَائِكَةُ.))

(بخاری، رقم: ۵۱۹۴، مسلم، رقم: ۱۴۳۶)

”اگر عورت اپنے شوہر سے ناراضگی کی وجہ سے اس کے بستر سے الگ تھلگ رات گزارے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔“

۴..... اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا فَتَأْتِي عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا زَوْجَهَا.))

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو کوئی آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ اس پر انکار کر دے تو جو آسمان میں ہے (اللہ تعالیٰ) وہ اس عورت سے اس وقت تک ناراض رہے گا جب تک کہ اس کا شوہر اس سے راضی نہ ہو جائے۔“

۵..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذُنُ فِي بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ.)) (بخاری، رقم: ۵۱۹۵)

”کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں روزہ رکھے حالانکہ اس سے اجازت لے لے اور شوہر کی اجازت کیے بغیر اس کے گھر میں کسی کو داخلہ کی اجازت نہ دے۔“

۶..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كُنْتُ امْرَأًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ غَيْرِ اللَّهِ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا.)) (ترمذی، رقم: ۱۱۵۹)

”اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کے لیے سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔“

(۷) ابن محسن کی پھوپھی نے کہا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اپنے شوہر کا ذکر تو

آپ ﷺ نے فرمایا:

((انظري أين أنتِ منه، فإنه جنتك ونارك.)) (مسند احمد: ۴/۳۴۱)

”دیکھو کہ تم اس سے کسی مقام میں ہو کیونکہ وہ تمہاری جنت بھی ہے اور تمہاری جہنم بھی۔“

۸..... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِرِزْقِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَعْنِي
 عَنْهُ)) (نسائی، رقم: ۲۴۹، ۲۵۰)

”اللہ تعالیٰ اسی عورت کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتے جو اپنے شوہر کی شکر گزار نہ ہو اور اس سے مستغنی بھی نہ ہو۔“

۹..... نبی کریم ﷺ سے روایت کی جاتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
 ((مَنْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا لَعْنَتِهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ أَوْ
 تَتُوبَ)) (مجمع الزوائد: ۳۱۳/۴)

”جو عورت (ناراض ہو کر) اپنے شوہر کے گھر سے نکل گئی فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ لوٹ آئے یا توبہ کرے۔“

اور اس باب میں اور بھی بہت زیادہ احادیث ہیں۔



❖ رشتہ داری توڑنا ❖

۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ﴾ (النساء: ۱)

”اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناٹے

توڑنے سے بھی بچو۔“

۲..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا

أَرْحَامَكُمْ ۚ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَبَّهُمْ وَأَعَمَّى

أَبْصَارَهُمْ ۚ﴾ (محمد: ۲۲-۲۳)

”تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر

دو اور رشتے ناٹے توڑ ڈالو۔ یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار ہے اور جن کی

سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔“

۳..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.))

(بخاری، رقم: ۵۹۸۴، مسلم، رقم: ۲۵۵۶)

”رشتہ داری توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

۴..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))

(بخاری، رقم: ۶۱۳۸، مسلم، رقم: ۶۸/۱)

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔“

۵..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ، حَتَّىٰ إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ؟ قَالَتْ: بَلَىٰ.))

(بخاری، رقم: ۷۵۰۲، مسلم، رقم: ۲۵۵۴)

”اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی اور جب اس سے فارغ ہو گیا تو رحم (رشتہ ناطہ) کھڑا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ٹھہر جا۔ اس نے کہا کہ یہ قطع رحم (ناطہ توڑنا) سے تیری پناہ مانگنے کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں ناطہ کو جوڑنے والے سے اپنے رحم کا ناطہ جوڑوں اور ناطہ کو کانٹے والوں سے جدا ہو جاؤں۔ اس نے کہا ضرور۔“

۶..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)) (بخاری، رقم: ۵۹۸۶، مسلم، رقم: ۲۵۵۷)

”جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں زیادتی کی جائے اور اس کے نشانات دیر تک رہیں تو وہ صلہ رحمی کرے۔“

۷..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ.)) (مسلم، رقم: ۲۵۵۵)

”ناطہ عرش کے ساتھ معلق ہے اور کہتا ہے: جس نے مجھے ملایا اللہ اسے ملائے اور جس نے مجھے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے کاٹے۔“

۸..... اور ایک روایت میں ہے کہ:

((يَقُولُ اللَّهُ: مَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّهٗ.))

(مستدرک الحاکم: ۴/۱۵۷ و ۱۵۸)

”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس نے ناطہ کو ملایا میں اس کو ملاؤں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔“

۹..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝﴾ (الرعد: ۲۵)

”اور جو اللہ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کے لیے لعنتیں ہیں اور ان کے لیے برا گھر ہے۔“

۱۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((أَنَا الرَّحْمَنُ وَهِيَ الرَّحْمُ، مَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَتْهُ.)) (مستدرک الحاکم۔ ۴/۱۵۷)

”میں رحمان ہوں اور یہ رحم (ناٹہ) ہے جس نے اسے ملایا میں اسے ملاؤں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے کاٹوں گا۔“

ہم کہہ سکتے ہیں: جو فقراء سے اپنا ناطہ توڑے اور وہ غنی ہو تو اس سے وہی مراد ہے اور

یقیناً ایسا ہی ہے۔ اور اسی طرح جو ان لوگوں سے بدسلوکی، غفلت اور بے وقوفی کی وجہ سے قطع تعلق کرے (وہ بھی اس وعید میں شامل ہے)۔

۱۱..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَلُّوْا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ)) (کنز العمال۔ رقم: ۶۹۱۴)

”اپنے تعلق واسطوں کو تر رکھو خواہ سلام کے ذریعے ہی ایسا کرو۔“

﴿ کپڑوں اور دیواروں وغیرہ پر تصویر بھی بنانا ﴾

۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُفِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.))

(بخاری، رقم: ۵۹۶۳؛ مسلم، رقم: ۲۱۱۰)

”جس نے کوئی تصویر بنائی اسے اس میں (روز قیامت) روح پھونکنے کا مکلف ٹھہرایا جائے گا لیکن وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔“

۲..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا

مَا خَلَقْتُمْ)) (بخاری، رقم: ۵۹۵۱؛ مسلم، رقم: ۲۱۰۸)

”قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔ انہیں کہا جائے گا اسے زندہ کرو جسے تم نے بنایا ہے۔“

۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

((قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقَرَامٍ فِيهِ

تَمَائِيلَ، فَهَتَكَهُ وَتَلَوْنَ وَجْهَهُ وَقَالَ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ

الَّذِينَ يُضَاهُونَ خَلْقَ اللَّهِ))

(بخاری، رقم: ۵۹۵۴، مسلم، رقم: ۲۱۰۷)

”رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس آئے تو میں نے اپنے گھر کے سائبان پر ایک

پردہ لٹکا دیا تھا اس پر تصویریں تھیں۔ آپ ﷺ نے (جب اسے دیکھا) تو کھینچ

کر پھینک دیا اور آپ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ نے فرمایا:

قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ لوگ گرفتار ہوں گے جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں۔“

سہوہ:..... گھر میں بیٹھنے کی جگہ اور چبوترہ کی مانند جگہ ہے اور قرام: باریک پردے کو کہتے ہیں۔

❖..... سنن ترمذی میں جید سند کے ساتھ روایت موجود ہے کہ:

((يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ فَيَقُولُ: إِنِّي وَكَلْتُ بِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللَّهِ إِلَهَا آخَرَ، وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، وَبِالْمُصَوِّرِينَ.))

(ترمذی، رقم: ۲۵۷۴)

”ایک گردن آگ سے نکلے گی اور کہے گی: مجھے ہر ایسے شخص کا وکیل (ذمہ دار) مقرر کیا گیا ہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارا اور ہر جابر و سرکش کا اور تصویریں بنانے والوں کا۔“

❖..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّورَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ.))

(بخاری، رقم: ۵۹۵۱؛ مسلم، رقم: ۲۱۰۸)

”جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن انہیں عذاب دیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا کہ اسے زندہ کرو جسے تم نے بنایا ہے۔“

❖..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ، فَيُعَذَّبُ فِي جَهَنَّمَ.))

(بخاری، رقم: ۲۲۲۵؛ مسلم، رقم: ۲۱۱۰)

”ہر تصویر بنانے والا آگ میں ہوگا اس کے لیے ہر اس صورت کے عوض جیسے

اس نے بنایا ایک نفس بنایا جائے گا اور وہ اسے جہنم میں عذاب دے گا۔“

◆.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي؟

فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً، فَلْيَخْلُقُوا شَعِيرَةً، فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً.))

(بخاری، رقم: ۵۹۵۳؛ مسلم، رقم: ۲۱۱۱)

”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو میری مخلوق کی

طرح پیدا کرنے چلا ہے اگر اسے یہی گھمنڈ ہے تو اسے چاہیے کہ ایک دانہ پیدا

کرے یا ایک جو پیدا کرے یا ایک چیونٹی پیدا کرے۔“

◆.....: اور یہ صحیح ثابت ہے کہ:

((لَعَنَ الْمُصَوِّرَ.)) (بخاری، رقم: ۲۲۳۸، مسلم، رقم: ۲۱۲۴)

”آپ ﷺ نے تصویر بنانے والے پر لعنت کی۔“



چغتل خوری کرنا

۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تُطْعُ كُلَّ حَلَاْفٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَبَاَزٍ مَّشَاْءٍ بِنَبِيْمٍ ۝﴾

(القلم: ۱۰-۱۱)

”تو کسی ایسے شخص کا کہانہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا بے وقار کمینہ عیب گو اور چغتل خور ہے۔“

۲..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِيْحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا﴾ (الحجرات: ۱۲)

”کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تو وہ غیبت بھی نہ کرے کیونکہ غیبت کرنا اس کے مترادف ہے۔“

۳..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ .))

(بخاری، رقم: ۶۰۵۶، مسلم، رقم: ۱۰۵)

”چغتل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

۴..... نبی کریم ﷺ دو قبروں کے قریب سے گزرے تو فرمایا:

((اِنَّهُمَا لِيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ .))

(بخاری، رقم ۲۱۶؛ مسلم، رقم: ۲۹۲)

”ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور انہیں کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے

عذاب نہیں دیا جا رہا ان میں سے ایک چغل خوری کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے اجتناب نہیں کرتا تھا۔“

۵..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((تَجِدُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهِينِ هُوَ الَّذِي يَأْتِي هَوْلًا بِوَجْهِهِ وَهُوَ لَاءِ بِوَجْهِهِ .))

(بخاری، رقم: ۶۰۵۸، مسلم، رقم: ۲۵۲۶)

”تم (اللہ کے ہاں) لوگوں میں سب سے بدتر اسے پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے سامنے ایک رخ سے آتا ہے اور دوسروں کے سامنے دوسرے رخ سے جاتا ہے۔“

۶..... اور ایک روایت میں یہ لفظ ہیں: ”تم لوگوں میں سے بدترین دورخ آدمی کو پاؤ گے۔“

۷..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ عَنْ أَصْحَابِي شَيْئًا، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرَجَ إِلَيْهِمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ)) (أبو داود، رقم: ۴۸۶۰)

”کوئی بھی مجھے میری صحابہ کے متعلق کوئی بات نہ پہنچائے کیونکہ میں ان کی طرف اس حال میں جانا چاہتا ہوں کہ میرا سینہ (ہر قسم کی کدورت و کینہ) سے پاک ہو۔“

۸..... حضرت کعب بن العلاء نے فرمایا:

((اتَّقُوا النَّمِيمَةَ، فَإِنَّ صَاحِبَهَا لَا يَسْتَرِيحُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .))

”چغل خوری سے بچو یقیناً چغل خور عذاب قبر سے راحت حاصل نہیں کر سکے گا۔“

۹..... منصور نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ: ”حمالة الحطب“ جو لکڑیاں ڈھونے والی

ہے انہوں نے کہا: یہ عورت (ابولہب کی بیوی) چغل خوری کیا کرتی تھی۔

۱۰ ذوالحجین یعنی دورخ آدمی وہ ہے جو ہر ایک سے ملاقات رکھے اور سب سے ان کے مطلب کی بات کہے۔ اسے بدترین اس لیے کہا گیا ہے کیونکہ یہ منافق کے مشابہ ہے۔

﴿ نوحہ کرنا اور منہ پر طمانچہ مارنا ﴾

.....: ﴿ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((ثَتَانِهُمَا بِالنَّاسِ كُفْرًا: الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ.)) (مسلم: ۶۷)

”دو چیزیں لوگوں میں ایسی ہیں جو کفر ہیں: نسب میں طعنہ کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔“

.....: ﴿ اور مسلم کی صحیح حدیث میں ہے کہ:

((النَّيَّاحَةُ إِذَا لَمْ تَتَّبِ الْأُبْسَتْ دِرْعًا مِنْ جَرَبٍ، وَسِرْبًا لِأَمِنْ قَطْرَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

”نوحہ کرنے والی عورت اگر توبہ نہ کرے (اور اس حال میں فوت ہو جائے) تو

اسے روز قیامت خارش کی قمیص اور گندھک کی شلوار پہنائی جائے گی۔“

.....: ﴿ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ مَنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا

بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.)) (بخاری، رقم: ۱۲۹۴؛ مسلم، رقم: ۱۰۳)

”جس نے رخساروں کو پیٹا، گریبانوں کو پھاڑا اور جاہلیت کی باتیں کہیں وہ ہم

میں سے نہیں۔“

.....: ﴿ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ))

(بخاری، رقم: ۱۲۹۲؛ مسلم رقم: ۹۲۷)

”بلاشبہ میت کو قبر میں اپنے اوپر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔“

.....: ﴿ اور نبی کریم ﷺ ”مصیبت یا موت کے وقت اپنی آواز بلند کرنے والی مصیبت میں

اپنے بال منڈالینے والی اور تکلیف میں اپنے کپڑے پھاڑنے والی عورت سے بری ہیں۔“

نَسَبوں میں طعن کرنا ❖

بے شک یہ ثابت ہے کہ یہ کفر ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((ثَنَّتَانِ هُمَا بِالنَّاسِ كُفْرٌ: الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى

الْمَيْتِ)) (مسلم: ۶۷)

”دو چیزیں لوگوں میں ایسی ہیں جو کفر ہیں: نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔“



﴿ سرکشی کرنا ﴾

۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّهَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ

بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (الشوری: ۴۲)

”بہ راستہ ان لوگوں پر بے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق فساد

کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

۲..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى

أَحَدٍ، وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ.)) (مسلم، رقم: ۲۸۶۵)

”میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تواضع اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی ایک کسی (دوسرے)

پر ظلم و سرکشی نہ کرے اور نہ ہی کوئی کسی پر فخر کرے۔“

۳..... اور بعض آثار میں موجود ہے کہ:

((لَوْ بَغَى جَبَلٌ عَلَى جَبَلٍ لَجَعَلَ اللَّهُ الْبَاغِيَ مِنْهُمَا دَكًّا.))

(کنز العمال، رقم: ۷۳۷۵)

”اگر کوئی پہاڑ بھی کسی پہاڑ پر سرکشی کرتا تو اللہ تعالیٰ ان میں سے سرکشی کرنے

والے کو ریزہ ریزہ کر دیتے۔“

۴..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجَّلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا

مَعَ مَا يَدَّخِرُ اللَّهُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ))

(ترمذی، رقم: ۲۵۱۱؛ أبو داود، رقم: ۴۹۰۲)

”کوئی گناہ اس سزا کے لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے کرنے والے کو دنیا میں عذاب دے سوائے اس عذاب کے جو اس کے لیے آخرت میں رکھ دیا ہے، شرارت، تکبر اور ناپٹہ توڑنے سے زیادہ (یعنی سب گناہوں سے زیادہ) اس سزا کے لائق یہی دو گناہ ہیں۔“

۵..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مالک رھاوی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے اللہ تعالیٰ نے خوبصورتی عطا کر رکھی ہے جو کہ آپ دیکھ رہے ہیں اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی ایک تسمہ کے برابر بھی مجھ سے (خوبصورتی میں) فوقیت لے جائے کیا یہ سرکشی (وتکبر) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ سرکشی نہیں ہے بلکہ سرکشی و تکبر حق کا انکار ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سرسکشی حق کا انکار اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔“ اور بے شک اللہ تعالیٰ نے قارون کو اس کی بغاوت و سرکشی کی وجہ سے (زمین میں) دھنسا دیا۔

۶..... اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عُدَّتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَّتْهَا حَتَّى مَاتَتْ، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ،
لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَّتْهَا، إِذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ
مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.))

(بخاری، رقم: ۲۳۶۵؛ مسلم، رقم: ۲۲۴۲)

”ایک عورت بلی کی وجہ سے عذاب سے دوچار کی گئی اس نے بلی کو باندھے رکھا حتیٰ کہ وہ مر گئی اور اس وجہ سے وہ آگ میں داخل ہو گئی جب اس نے اسے باندھا ہوا تھا تو نہ وہ اسے (کچھ) کھلاتی تھی اور نہ اسے پلاتی تھی اور نہ ہی اسے چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھائے۔“

اور خشاش حشرات الارض (یعنی زمین کے کیڑے مکوڑوں) کو کہتے ہیں۔

④..... اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا:

((لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ

الرُّوحُ غَرَضًا.)) (بخاری، رقم: ۵۵۱۵؛ مسلم، رقم: ۱۹۵۸)

”رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت کی جس نے کسی ذی روح چیز کو ہدف

بنایا۔“ ①

⑧..... حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنے غلام کو کوڑے کے ساتھ مار رہا تھا کہ میں نے

اپنے پیچھے سے آواز سنی ”ابو مسعود جان لو“ غصہ کی وجہ سے میں آواز نہ سمجھ سکا (کہ کس کی

ہے) پھر جب وہ میرے قریب ہوا تو کیا دیکھتا ہوں وہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ فرما رہے

تھے ”بے شک اللہ تعالیٰ تیری اس پر قدرت سے زیادہ تجھ پر قدرت رکھتے ہیں۔“ تو میں نے

کہا: اس کے بعد میں کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔ اور ایک روایت کے یہ لفظ ہیں کہ ”آپ ﷺ

کی ہیبت کی وجہ سے میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ”میں نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ اللہ کی رضا کے لیے

آزاد ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ”خبردار! یقیناً اگر تو ایسا نہ کرتا تو آگ تجھے (اپنی) لپیٹ

میں لے لیتی۔“

⑨..... آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ، أَوْلَطَمَهُ، فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ

يُعْتَقَهُ.)) (رواہ مسلم: ۱۶۵۷)

”جس نے اپنے غلام کو ایسی حد لگائی جس کا اس نے ارتکاب نہ کیا یا اسے طمانچہ

مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے۔“

⑩..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

① مراد یہ ہے کہ جس نے مرغی بکری یا اس قسم کے کسی بھی جاندار کو باندھ کر اس پر نشانہ بازی کی وہ لعنت کا مستحق ہے۔

((إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا.))

(مسلم، رقم: ۲۶۱۳)

”بے شک اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) ان لوگوں کو عذاب دیں گے جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔“

۱۱:..... رسول اللہ ﷺ ایک گدھے کے پاس سے گزرے جس کے چہرے میں داغ لگایا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے اسے داغ لگایا۔“

۱۲:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لِيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِ مِئَةِ عَامٍ.))

(مستدرک الحاکم: ۱/۴۴)

جس نے ناحق کسی ذمی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اور بلاشبہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس کی جاسکے گی۔“



﴿﴾ تلوار کے ساتھ خروج کرنا اور

کبار کی وجہ سے کافر قرار دینا ﴿﴾

①..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَعْتَدِينَ﴾ (البقرہ: ۱۹۰)

”اور زیادتی مت کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔“

②..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلًّا مُّبِينًا﴾ (الاحزاب: ۳۶)

”جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ کھلی گمراہ میں بھٹک گیا۔“

③..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ: يَا كَافِرُ! فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا.))

(بخاری، رقم: ۶۱۰۴؛ مسلم، رقم: ۶۰)

”جس نے اپنے مسلمان بھائی کے لیے کہا اے کافر! تو ان دونوں میں سے ایک

اسی کے ساتھ لوٹے گا۔“

خوارج کی صفات کے متعلق بہت زیادہ آثار مفقول ہیں۔ لوگوں نے انہیں کافر قرار

دینے میں اختلاف کیا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا

④..... یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے۔ جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے جہاں

بھی تم ان سے ملو انہیں قتل کر دو۔“

⑤ مراد یہ ہے کہ جسے کافر کہا گیا ہے اگر وہ کافر ہے تو ٹھیک ورنہ کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔

⑤..... اور آپ ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا:

((شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أُدِيمِ السَّمَاءِ، خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ.))

(ترمذی، رقم: ۳۰۰۰)

” (یہ لوگ) آسمان کے نیچے بدترین مقتول ہیں اور جنہوں نے انہیں قتل کیا وہ بہترین مقتول ہیں۔“

خوارج بدعتی لوگ ہیں، قتل اور تکفیر (کافر قرار دینے) کو حلال سمجھتے ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بزرگ صحابہ کی ایک جماعت کو کافر قرار دیتے ہیں۔

⑥..... حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

((الْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّارِ)) (ابن ماجہ، رقم: ۱۷۳)

”خارجی لوگ جہنم کے کتے ہیں۔“

⑦..... سعید بن جمہان نے بیان کیا کہ میں ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور وہ نابینا تھے انہوں نے کہا تم کون ہو؟ میں نے کہا: سعید بن جمہان۔ انہوں نے کہا تمہارے والد کا کیا بنا؟ میں نے کہا ازرقہ نے انہیں قتل کر دیا۔ تو انہوں نے کہا اللہ ازرقہ کو قتل کرنے پھر کہا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان کی ہے کہ ”یہ لوگ جہنم کے کتے ہیں۔“ میں نے کہا ان میں سے اکیلا ازرقہ۔ انہوں نے کہا (نہیں) تمام خارجی۔“

⑧..... ابو حفص نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ خارجیوں سے قتال کر رہے تھے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((طُوبَى لِمَنْ قَتَلُوهُ.)) (ابن ابی عاصم فی السنة، رقم: ۹۰۶)

”اس کے لیے خوشخبری ہے جس نے انہیں قتل کیا اور جنہوں نے اسے قتل کر دیا۔“



﴿﴾ مسلمانوں کی اذیت اور گالی دینا ﴿﴾

۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَبَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا﴾ (الأحزاب: ۵۸)

”جو لوگ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو بغیر ان کے کسی جرم کے تکلیف دیتے ہیں وہ (بڑے ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔“

۲..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم بَعْضًا﴾ (الحجرات: ۱۲)

”اور جاسوسی مت کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔“

۳..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ﴾ (الحجرات: ۱۱)

”اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم سے مذاق مت کرے قریب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔“

۴..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّهُمَزَةٍ﴾ (الهمزة: ۱)

”بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو۔“

۵..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ مَنْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ

فُحْشِهِ .)) (بخاری، رقم: ۶۰۳۲؛ مسلم، رقم: ۲۵۹۱)

”بلاشبہ اللہ کے نزدیک لوگوں میں مرتبہ کے لحاظ سے بدترین شخص وہ ہے جس

کی بدکلامی سے ڈرتے ہوئے لوگ اسے چھوڑ دیں۔“

۶..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَدِيءَ .)) (ترمذی، رقم: ۲۰۰۲)

”بے شک اللہ تعالیٰ فحش گو اور بد زبان سے نفرت کرتے ہیں۔“

۷..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((عِبَادَ اللَّهِ! إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَرَجَ، إِلَّا مَنْ اقْتَرَضَ عِرْضَ

أَخِيهِ، فَذَلِكَ الَّذِي حَرَجَ أَوْ هَلَكَ .)) (مسند أحمد: ۲۷۸/۴)

”اللہ کے بندو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے گناہ معاف کر دیا ہے مگر یہ کہ جس نے اپنے

بھائی کی غیبت کی یہی ہے وہ جو گنہگار ہو گیا یا (فرمایا) وہ ہلاک ہو گیا۔“

۸..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ،

التَّقْوَىٰ هَاهُنَا، بِحَسْبِ أَمْرِيءٍ مِنَ الشَّرِّ، أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ

الْمُسْلِمَ .)) (ترمذی، رقم: ۱۹۲۷)

”ہر مسلمان کی دوسرے مسلمان پر عزت، مال اور جان حرام ہے۔ تقویٰ یہاں

ہے (آپ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کہا) ”آدمی کے لیے تو

اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔“

۹..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ،

بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ .))

(اخرجه مسلم، رقم: ۲۵۶۴)

”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اس پر ظلم نہیں کرتا اسے رسوا نہیں کرتا اور اسے حقیر نہیں سمجھتا، آدمی کو اتنی برائی ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔“

۱۰:..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ .))

(بخاری، رقم: ۶۰۴۴ - مسلم، رقم: ۶۴)

”مسلمان کو گالی دینا نافرمانی ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔“

۱۱:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ .)) (مسلم، رقم: ۴۶)

”وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔“

۱۲:..... اور صحیحین میں ہے:

((وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ ، وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ ، وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ: مَنْ يَا

رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ .))

(بخاری ۶۰۱۶)

”اللہ کی قسم وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں،

دریافت کیا گیا کون اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا پڑوسی اس

کی شرارتوں سے محفوظ نہیں۔“

۱۳:..... اور ایک روایت میں ہے جو کہ صحیحین کی شرط پر ہے:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بِوَائِقِهِ.))

(مسند أحمد: ۱۵۴/۳)

”وہ بندہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے امن میں نہیں۔“

۱۴:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يَوْمًا مِنَ يَوْمٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ.))

(بخاری، رقم: ۶۰۱۸، مسلم، رقم: ۴۷)

”جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف مت دے۔“

۱۵:..... اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے:

((مَنْ كَانَ يَوْمًا مِنَ يَوْمٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ))

”جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔“

۱۶:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا:

((إِنْ فُلَانَةٌ تَصَلَّى اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ، وَفِي لِسَانِهَا شَيْءٌ

تُوذِي جِيرَانَهَا، سَلْطَةٌ. فَقَالَ: لَا خَيْرَ فِيهَا، هِيَ فِي النَّارِ.))

(الحاکم: ۱۶۶/۴)

”فلاں عورت رات کو نماز پڑھتی ہے اور دن میں روزہ رکھتی ہے لیکن وہ اپنی

زبان سے اپنے پڑوسی کو تکلیف دیتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس میں کوئی خیر

نہیں، وہ جہنم میں جائے گی۔“

۱۷:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ، وَكُفُّوا عَن مَسَاوِيئِهِمْ.))

(الحاکم: ۳۸۵/۱)

”اپنے فوت شدگان کی اچھائیاں یاد کیا کرو اور ان کی برائیاں (ذکر کرنے سے) اجتناب کیا کرو۔“

۱۸..... حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ:

((مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ أَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللَّهِ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ؛ إِلَّا

رَجَعَ عَلَيْهِ.)) (بخاری، رقم: ۳۵۰۸، مسلم، رقم: ۶۱)

”جس نے کسی آدمی میں کفر کا دعویٰ کیا یا کہا، اللہ کے دشمن اور وہ اس طرح نہیں ہے تو لازماً وہ بات (یعنی کفر) اسی پر لوٹ آئے گا۔“

۱۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نَحَاسٍ يَخْمِشُونَ

وَجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِيلُ؟ فَقَالَ:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ، وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ.))

(کنز العمال، رقم: ۸۰۲۹)

”جب میں نے معراج کا سفر کیا تو ایک ایسی قوم کے پاس سے گزر رہا جن کے

تانبے کے ناخن تھے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے کہا

اے جبریل! یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب میں کہا ”جو لوگوں کا گوشت

(غیبت) کھاتے تھے اور ان کی عزتیں مجروح کرتے تھے۔“

۲۰..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ شَتْمَ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ

أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ.))

(بخاری، رقم: ۵۹۷۳، مسلم، رقم: ۹۰)

”بلاشبہ آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا کوئی آدمی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دیتا (جواب میں) وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ اُس کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔“

۲۱:..... اور ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

((إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ.))

”کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرنے دریافت کیا گیا اے اللہ کے رسول! آدمی اپنے والدین پر کیسے لعنت کرتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کسی آدمی کے والد کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے والد کو گالی دیتا ہے اور یہ اسی کی والدہ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی والدہ کو گالی دیتا ہے۔“

۲۲:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُقِ أَوْ الْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ.)) (بخاری، رقم: ۶۰۴۵)

”جو آدمی کس آدمی پر فسق و فجور یا کفر کی تہمت لگاتا ہے تو اگر مد مقابل اس طرح نہ ہو تو وہ اسی پر لوٹ آتی ہیں۔“

۲۳:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَىٰ مَا قَدَّمُوا .))

(بخاری، رقم: ۱۳۹۳)

”مردوں کو گالی مت دو یقیناً وہ اس تک پہنچ چکے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا
(یعنی عمل کیے)۔“



❖ اولیاء اللہ کو اذیت دینا اور ان سے دشمنی رکھنا ❖

❖..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ...﴾ (الأحزاب: ۵۷)

”بلاشبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی ہے۔“

❖..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ

احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا﴾ (الأحزاب: ۵۸)

”اور جو لوگ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو بغیر اس جرم کے کہ جس کا انہوں نے ارتکاب کیا ہو اذیت دیتے ہیں یقیناً انہوں نے بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھا رکھا ہے۔“

❖..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَنِي بِالْحَرْبِ.))

(بخاری، رقم: ۶۵۰۲)

”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔“

❖..... اور ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

((فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ.))

”وہ میرے ساتھ جنگ کے لیے مقابلہ میں اتر آیا۔“

✽..... اور حدیث میں ہے کہ:

((يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ فَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبِّيَّكَ.))

(مسلم، رقم: ۲۵۰۴)

”اے ابو بکر! اگر تو نے ان کو (یعنی مہاجر فقراء کو) غصہ پر برا بیچتہ کیا تو یقیناً تو نے اپنے رب کو غصہ دلایا۔“



تکبر کی غرض سے شلواری ٹخنوں سے نیچے لٹکانا

۱۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا﴾ (لقمان: ۱۸)
”زمین میں اتراتے ہوئے مت چل۔“

۱۲..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ))

(بخاری، رقم: ۵۷۸۷)

”تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ آگ میں ہے۔“

۱۳..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا))

(بخاری، رقم: ۵۷۸۸)

”اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے جس نے تکبر سے اپنا تہبند لٹکایا۔“

۱۴..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ.)) (مسلم، رقم: ۱۰۶)

”تین آدمی ایسے ہیں کہ قیامت کے دن نہ تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ ہی ان کا تزکیہ کریں گے بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہو

گا: شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا سودا بیچنے والا۔“

﴿.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تَعْجِبُهُ نَفْسُهُ، مَرَّ جُلُّ رَأْسِهِ، يَخْتَالُ فِي مَشِيَّتِهِ، إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ، فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)) (بخاری: ۵۷۸۹، مسلم، رقم: ۲۰۸۸)

”ایک دفع (بنی اسرائیل میں) ایک شخص ایک لباس پہن کر غرور و تکبر میں سرمست سر کے بالوں میں کنگھی کیے ہوئے اکڑ میں اتراتا جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اب وہ قیامت تک اس میں تڑپتا رہے گا یا دھنتا رہے گا۔“

﴿.....: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ شَيْئًا خِيَلًا لَمْ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

(ابوداؤد، رقم: ۴۰۹۴، مسلم، رقم: ۵۳۳۴)

”اسبال (نیچے لٹکانا) تہبند قمیض اور پگڑی میں ہے جس نے ان میں سے کچھ بھی تکبر سے دراز کیا تو اللہ قیامت کے روز اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔“^①

﴿.....: حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

((إِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيَلَةِ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ

الْمَخِيَلَةَ.)) (ابوداؤد، رقم: ۴۰۸۴)

① قمیض اور پگڑی میں اسبال سے مراد یہ ہے کہ قمیض کی آستینوں کو کلائی سے بڑھا کر انگلیوں تک لٹکا لینا اور پگڑی کے شملہ کو عام رواج سے زائد لٹکا لینا اور قاضی عیاض رضی اللہ عنہ نے تو علماء سے ہر اس لباس کی کراہت نقل فرمائی ہے جو

مروج لباس سے لمبائی یا چوڑائی میں زیادہ ہو۔ [عون المعبود ۱۱/۱۰۴]

”شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے اجتناب کرو کیونکہ یہ تکبر سے ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتے۔“

☆.....: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّيُ مَسْبِلًا إِزَارَهُ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَذْهَبَ فَتَوَضَّأَ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: أَذْهَبَ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَكَ أَمْرَتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَ عَنْهُ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ.)) (أبو داؤد، رقم: ٦٣٨)

”ایک دفعہ ایک آدمی اپنا تہبند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا ”جاؤ اور وضو کرو۔ وہ گیا اور وضو کر کے آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا ”جاؤ اور وضو کرو“ تو ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کس وجہ سے آپ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا پھر اس سے خاموشی اختیار کر لی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بے شک وہ اپنا تہبند ٹخنوں سے لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتے جو اپنا تہبند لٹکائے ہوئے ہو۔“^①

☆.....: اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ إِزَارِي لَيْسَتْ رِخِي إِلَّا أَنْ أَعَاهَدَهُ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خِيَلًا.))

(بخاری، رقم: ٥٧٨٤)

① بظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے کی نماز نہیں ہوتی لیکن یہ حدیث صحیح نہیں اس لیے یہ مسئلہ بھی ثابت نہیں لہذا ایسے شخص کی نماز تو ہو جائے گی لیکن تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے کا جو گناہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے وہ اسے ضرور ملے گا۔

”جس نے تکبر سے اپنا تہبند لٹکایا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن دیکھیں گے بھی نہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرا تہبند کبھی لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ خاص طور پر اس کا خیال رکھا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو ایسا تکبر سے کرتے ہیں۔“

❧..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ .))

(مسند أحمد: ۲/۴۰۴)

”مومن کا تہبند اس کی دونوں پنڈلیوں کے نصف تک ہونا چاہیے۔“

❧..... حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ ، وَكَأ حَرَجٍ - أَوْ لَا جُنَاحَ - فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ ، مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ ، مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ .))

(ابوداؤد، رقم: ۴۰۹۳)

”مسلمان کا تہبند نصف پنڈلی تک ہونا چاہیے اور اس میں کوئی گناہ نہیں جو اس کے درمیان اور دونوں ٹخنوں کے درمیان ہو البتہ جو حصہ دونوں ٹخنوں سے نیچے ہو گا وہ آگ میں ہو گا جس نے تکبر سے اپنا تہبند لٹکایا اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔“

❧..... اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ:

((مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! اِرْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتَهُ ثُمَّ قَالَ: زِدْ فَزِدْتُ ، فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ .)) (مسلم، رقم: ۲۰۸۶)

”میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور میرا تہبند لٹکا ہوا تھا تو آپ ﷺ

نے فرمایا اے عبداللہ! اپنا تہبند اٹھاؤ، میں نے اسے اٹھایا لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا مزید اٹھاؤ، میں نے (کچھ) مزید بھی اٹھایا، پھر اس کے بعد میں ہمیشہ اس کا اہتمام کرتا رہا۔“

اور ہر وہ شخص جس نے ایسا کشادہ لباس پہنا جو زمین کو چھو رہا ہو یا (اس قسم کا ہی) جب یا لمبی شلوار پہنی (جو زمین تک لٹکتی ہو) وہ مذکورہ وعید میں داخل ہو گیا۔ لہذا ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔



﴿ مردوں کا ریشم اور سونا پہننا ﴾

۱:..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ﴾ (الأعراف: ۲۶)

”اور تقویٰ کا لباس یہ اس سے بڑھ کر ہے۔“

۲:..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ.))

(بخاری، رقم: ۵۸۳۴، مسلم، رقم: ۲۰۷۳)

”جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔“

۳:..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ.))

(بخاری، رقم: ۵۸۳۵)

”صرف وہی ریشم پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔“

خلاق: حصہ کو کہتے ہیں۔

۴:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((حُرْمَ لِبَاسِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي وَأَجَلَّ

لِإِنَائِهِمْ.)) (ترمذی، رقم: ۱۷۲۰)

”سونا اور ریشم پہننا میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہے اور عورتوں کے

لیے حلال ہے۔“

۵:..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

((نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّبَّاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ.))

(بخاری، رقم: ۵۶۳۲)

”نبی کریم ﷺ نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے (ہر قسم کا) ریشم پہننے سے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔“

۵:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ شَرِبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ.)) (بخاری، رقم: ۵۶۳۴، مسلم، رقم: ۲۰۶۵)

”جو سونے اور چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ صرف اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔“

اور یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے خارش کی وجہ سے اور چار انگلیوں کی مقدار کے برابر ریشم کی اجازت دی ہے اور سونے کا دانت وغیر لگوانے کی بھی اجازت دی ہے۔ جس نے ریشم سے مزین بغیر آستینوں کے (ایک مخصوص) کرتا پہنا یا ریشمی کڑھائی والی ٹوپی پہنی یا ایسی چیز پہنی جو سونے جیسی ہو یا سونے کے پانی سے مزین کی گئی ہو تو وہ مذکورہ وعید میں داخل ہو گیا اور اس وجہ سے وہ نافرمان ٹھہرے گا۔“



❖ غلام کا بھاگ جانا ❖

۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ.)) (مسلم، رقم: ۷۰)

”جب غلام (بلاوجہ مالک سے) بھاگ جائے تو اس کی کوئی نماز قبول نہیں کی جاتی۔“

۲..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَّةُ.))

”جو بھی غلام بھاگ گیا اس سے ذمہ بری ہو گیا۔“

۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین آدمی ایسے ہیں

اللہ تعالیٰ ان کی نماز قبول نہیں فرماتے اور نہ ہی ان کی کوئی نیکی (آسمان کی طرف) چڑھتی ہے: بھاگا ہوا غلام حتیٰ کہ وہ اپنے مالکوں کی طرف لوٹ آئے اور ایسی عورت جس سے اس کا خاوند ناراض ہوتی کہ وہ راضی ہو جائے اور نشہ میں مبتلا شخص حتیٰ کہ ہوش میں آ جائے۔“

۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ”اللہ نے ایسے شخص (غلام) پر لعنت کی ہے

جس نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی کو ولی مقرر کر لیا۔“

۵..... حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ”تین آدمی ایسے ہیں آپ ان

کے متعلق کچھ مت پوچھیے: وہ آدمی جس نے جماعت کو چھوڑ دیا، اپنے امیر کی نافرمانی کی اور نافرمانی ہی میں مراد وہ غلام جو بھاگ گیا اور مرگیا، اور وہ عورت جس کا شوہر اس سے غائب ہے اُس نے اسے جس کفایت خوراک بھی دے رکھی ہے اور وہ اجنبیوں کے سامنے آراستہ ہو کر نکلتی ہے۔“

﴿﴾ غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرنا ﴿﴾

مثلاً کوئی کہے میرے شیخ کے نام سے

﴿﴾..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذَكَّرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ﴾

(الأنعام: ۱۲۱)

”اور اس میں سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام ذکر نہیں کیا گیا اور یقیناً یہ نافرمانی ہے۔“

﴿﴾..... حضرت ہانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اے ہانی! لوگ کیا کہہ

رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کا علم ہے

جسے آپ ظاہر نہیں کر رہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سے ایک صحیفہ نکالا جس میں

(مکتوب) تھا۔ یہ وہ ہے جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ”اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے

جس نے غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کیا اور اس پر بھی جس (غلام) نے اپنے مالکوں کے علاوہ

کسی اور کو اپنا ولی مقرر کر لیا، اور اللہ تعالیٰ والدین کے نافرمان پر لعنت کرنے اور اللہ تعالیٰ

زمین کے نشانات میں کمی (تبدیلی) کرنے والے پر لعنت کرے۔“

﴿﴾..... آپ ﷺ نے فرمایا:

((لعن الله من ذبح لغير الله .)) (مسلم: ۱۹۷۸)

”اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرے۔“



زمین کے نشانات تبدیل کر دینا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ایسے شخص پر لعنت کی گئی ہے۔

①..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لعن الله من ذبح لغير الله ، لعن الله من غير تخوم

الارض ، لعن الله من كره الاعمى عن السبيل ، لعن الله من

سب والديه ، لعن الله من عمل قوم لوط .))

”اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا“ اللہ تعالیٰ

اس پر لعنت کرے جو زمین کی حدود تبدیل کر دے اللہ اس پر لعنت کرے جس

نے اندھے کو راستے سے بھٹکا دیا“ اللہ اس پر لعنت کرے جس نے اپنے والدین

کو گالی دی اور اللہ اس پر لعنت کرے جس نے قوم لوط کا عمل کیا۔“

②..... حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ لفظ زائد ہیں ”اللہ اس پر لعنت کرے جس نے

کسی چوپائے سے بدکاری کی۔“



﴿ کبار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ﴾ کو گالی دینا ﴿﴾

﴿..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((يقول الله تعالى: من عاد لي وليا، فقد آذنته بالحرب.))

(بخاری: ۶۵۰۲)

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی میں نے

اس سے جنگ کا اعلان کر دیا۔“

﴿..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”میرے صحابہ کو گالی مت دو اس ذات کی قسم جس کے

ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان میں سے ایک کے مد ^① اور اس کے نصف حصے (کو خرچ کرنے کی فضیلت) کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

﴿..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ”لوگوں کو محمد ﷺ کے صحابہ کے لیے استغفار

کرنے کا حکم دیا گیا (لیکن) انہوں نے گالیاں دیں۔“

﴿..... اور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا جاتا ہے کہ:

((من سب أصحابي فعليه لعنة الله.)) (الصحيحۃ: ۲۳۴۰)

”جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر اللہ کی لعنت ہے۔“

﴿..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور ہر جاندار کو

عدم سے وجود میں لایا“ بے شک امی نبی کا مجھ سے عہد ہے کہ ”مجھ سے محبت صرف مومن کرتا

ہے اور مجھ سے صرف منافق ہی نفرت کرتا ہے۔“

① مد ایک ایسا پیمانہ ہے جس میں ایک رطل اور تہائی رطل پانی وغیرہ سما سکے۔ جدید وزن کے مطابق تقریباً چھ سو

(600) گرام وزن بنتا ہے۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں نبی کریم ﷺ نے یہ بات کہی ہے تو صدیق (اس سے بھی زیادہ شرف و مرتبہ) کے اولی و مستحق ہیں کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کے بعد مخلوق کے سب سے افضل شخص ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ جس نے صدیق پر کسی کو فضیلت دی اسے حد افترا کے کوڑے لگائے جائیں گے۔

..... حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت جبارود بن معلیٰ عبدی نے کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں۔ اور دوسرے نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں۔ یہ بات جب عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ نے اس شخص کی درے سے پٹائی کی حتیٰ کہ اس نے اپنے قدموں کو اٹھا لیا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی تھے اور اس طرح لوگوں میں سب سے بہتر تھے جس نے اس کے علاوہ کچھ اور کہا اس پر حد افترا (حد تہمت) واجب ہوگئی۔

..... علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک قوم مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتی ہے جس نے ایسا کچھ بھی کہا وہ افترا پرداز ہے اس پر وہی (حد) ہے جو تہمت لگانے والے کی ہے۔

..... ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((لا أوتى برجل فضلى على ابى بكر وعمر إلا جلدته حد المفترى.))

”میرے پاس جو بھی ایسا بندہ لایا گیا جس نے مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دی میں اسے تہمت لگانے والے کی حد لگاؤں گا۔“

..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((من قال لا خيه: يا كافر، فقد باء بها احدهما.))

(بخاری: ۶۱۰۳)

”جس نے اپنے بھائی کے لیے کہا: اے کافر! تو ان دونوں میں سے ایک اسی

(کفر) کے ساتھ لوٹے گا۔“

اور میں کہتا ہوں جس نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ان سے ادنیٰ کو کہا: اے کافر! تو یقیناً یہ بات کہنے والا کفر کے ساتھ لوٹے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ سبقت لے جانے والے پہلوں (صحابہ) سے راضی ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا“

❁.....”جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے۔“

اور جس نے ان کو گالی دی تو یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ سے جنگ کے لیے مبارزت کا اعلان کیا بلکہ جس نے مسلمانوں کو گالی دی اور انہیں ایذا پہنچائی اور انہیں حقیر جانا تو بے شک ہم بیان کر چکے ہیں کہ یہ بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ تو کیا خیال ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے بعد مخلوق کے سب سے افضل شخص کو گالی دی (اس کا کیا گناہ ہوگا)؟ تاہم ایسا شخص اس عمل کی وجہ سے ہمیشہ آگ میں نہیں رہے گا ہاں اگر وہ یہ اعتقاد رکھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ہیں یا وہ معبود ہیں تو وہ ملعون کافر ہے۔



﴿ انصار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ﴾ کو گالی دینا ﴿﴾

①..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((آية الايمان حب الانصار، وآية النفاق بغض الانصار.))

(بخاری: ۳۷۸۴، مسلم: ۷۴)

”ایمان کی نشانی انصار کی محبت ہے اور نفاق کی نشانی انصار کی نفرت ہے۔“

②..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لا يحبهم إلا مؤمن، ولا يبغضهم إلا منافق.))

(بخاری: ۳۷۸۳، مسلم: ۷۵)

”ان (انصار) سے محبت نہیں رکھتا مگر صرف مؤمن اور ان نفرت نہیں کرتا مگر صرف منافق۔“



﴿ جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی یا برا طریقہ رائج کیا ﴾

①.....: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا.)) (مسلم: ۲۶۷۴)

”جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس پر ان تمام لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ہوگا جنہوں نے اس کی پیروی کی (لیکن) یہ ان لوگوں کے (اپنے) گناہوں میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں کر سکے گا۔“

②.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ.))

(مسلم: ۱۰۱۷)

”جس نے کوئی برا طریقہ جاری کیا تو اس پر اس کا بوجھ ہوگا اور اس کا بھی جس نے اس کے بعد اس پر عمل کیا بغیر اس کے کہ ان کے بوجھوں سے کچھ بھی کم ہو۔“

③.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.)) (مسلم: ۸۷۶)

”ہر بدعت گمراہی ہے۔“

④.....: اور بعض روایات میں یہ لفظ ہیں:

((وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.)) (نسائی: ۱۸۹/۳)

”اور ہر گمراہی آگ میں لے جانے والی ہے۔“

﴿ بالوں میں مصنوعی بال لگوانے والی خوبصورتی کے لیے دانت

کشادہ کرانے والی اور حسن کے لیے گدوانے والی عورتیں ﴾

۱.....: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لعن الله الواصلة ① والمستوصلة، ② والواشمة ③

والمستوشمة ④، والنامصة ⑤ والمتنمصة ⑥، والمتفلجات ⑦

للحسن المغيرات خلق الله.))

(بخاری : ۵۹۴۸، مسلم : ۲۱۲۵)

” اللہ تعالیٰ نے سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگانے والیوں پر اور لگوانے والیوں پر اور اکھڑوانے والیوں پر اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں پر جو اللہ کے خلق کو بدلیں ان سب پر لعنت بھیجی ہے۔“

۲.....: اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثمن الكلب والدم حرام، وكسب البغى ولعن الواشمة

① الواصلة: ایسی عورت جو اپنے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال تاکہ وہ مزید خوبصورت اور لمبے ہو جائیں۔

② المتوصلة: ایسی عورت جو اس کام کا مطالبہ کرے۔

③ واشمة: وہ عورت جو اپنے جسم کی کسی جگہ پر نیل بھرے یا کوئی بھی رنگ بھرے۔

④ المتوشمة: جو عورت اس کام کا کسی اور سے مطالبہ کرے۔

⑤ النامصة: وہ عورت جو چہرے کے بال اکھیڑ کر خوبصورت بنے۔

⑥ المتنمصة: اس عمل کے ذریعے مزین ہونے والی عورت۔

⑦ المتفلجات: وہ عورتیں جو خوبصورتی کی غرض سے اپنے دانتوں کے درمیان کشادگی کراتی ہیں۔

والمستوشمة، واكل الربا، وموكله، ولعن المصور.))

(بخاری: ۵۹۶۲)

”کتے اور خون کی قیمت حرام ہے اور بدکار عورت کی کمائی، اور آپ ﷺ نے (حسن کے لیے) گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کی اور تصویریں بنانے والوں پر بھی لعنت کی۔



اپنے بھائی کی طرف ہتھیار کا اشارہ کرنا ❖

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((من أشار إلى أخيه بحديدة، فإن الملائكة تلعنه، وإن كان

أخاه لأبيه وأمه .)) (رواه مسلم: ۲۶۱۶)

”جس نے اپنے بھائی کی طرف کسی ہتھیار کا اشارہ کیا بلاشبہ فرشتے اسے لعنت

کرتے ہیں اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہو۔“



حقیقی باپ کے سوا کسی اور کی طرف نسبت کرنا ❖

❖..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو جنت اس پر حرام ہے۔“

❖..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا ترغبوا عن آبائکم ، فمن رغب عن أبيه فهو كفر.))

(بخاری : ۶۷۶۸ ، مسلم : ۶۲)

”اپنے باپ کا کوئی انکار نہ کرے کیونکہ جو اپنے باپ سے منہ موڑتا ہے (اور خود کو کسی دوسرے کا بیٹا ظاہر کرتا ہے تو) یہ کفر ہے۔“

❖..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((من ادعی إلى غیر أبيه ، فعليه لعنة الله .)) (مسلم : ۱۳۷۰)

”جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے۔“

❖..... یزید بن شریک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے

دیکھا اور میں نے سنا وہ کہہ رہے تھے ”ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھیں اللہ

کی کتاب قرآن کے سوا اور جو اس صحیفہ میں ہے۔ پھر وہ صحیفہ کھولا تو اس میں اونٹوں کی زکات

اور زخموں کے (خاص) مسائل تھے۔ اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عیر

سے ثور ① کے درمیان مدینہ حرم ہے جس نے اس دین میں کوئی نئی بات پیدا کی یا نئی بات

① عیر اور ثور دو پہاڑوں کے نام ہیں جن میں سے ایک (عیر) مدینہ کے جنوب میں اور دوسرا (ثور) مدینہ کے شمال

میں واقع ہے۔

کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے اور قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل مقبول نہیں ہوگا۔ ایک ادنیٰ مسلمان کے پناہ دینے کو بھی قائم رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ جس نے کسی مسلمان کو حقیر جانا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے اور جس پر اپنے باپ کے سوا کسی اور کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا یا اپنے مالکوں کے سوا کسی اور کی طرف منسوب ہوا تو اس پر اللہ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے اور قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوگا۔“

.....: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے سوا کسی اور کو اپنا باپ بنایا تو اس نے کفر کیا، جس نے کسی ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں وہ ہم میں سے نہیں اور اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے اور جس نے کسی آدمی کو کفر کے ساتھ پکارا یا کہا اللہ کے دشمن! اور وہ اس طرح نہیں ہے تو (وہ بات) اسی پر لوٹ آئے گی (یعنی وہ خود کافر یا اللہ کا دشمن بن جائے گا)۔“



❖ بدشگونی ❖

اور احتمال ہے کہ یہ کبیرہ گناہ نہ ہو۔

﴿.....﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ”بدشگونی شرک ہے اور ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے (بسبب بشر ہونے کے) ایسا وہم نہ ہوتا ہو مگر اللہ رب العزت تو کل کی وجہ سے اس کو ہم سے رفع فرمادیتے ہیں۔

اور سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ”ومامنا“ کے الفاظ فوت ابن مسعود کا (اپنا)

قول ہے۔

﴿.....﴾ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا عدوی ولا طيرة، وأحبّ الفال.....))

”کوئی بیماری متعدی نہیں اور کوئی بدشگونی نہیں۔ البتہ میں فال کو پسند کرتا ہوں۔

دریافت کیا گیا اے اللہ کے رسول! فال کسے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

”عمدہ اور بہترین بات (کہہ کر اچھے انجام کی امید رکھنا)۔“



❖ بدشگونی کی تعریف ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیان فرمائی ہے کہ ((إنما الطيرة ما امضاك اور دك .)) ”بدشگونی وہ ہے جو تجھے کسی کام کے کرنے پر آمادہ کرے یا اس سے روک دے“ [احمد ۱/۲۱۳] عرب لوگ جب کسی کام کے لیے نکلتے تو پرندہ اڑاتے اگر دائیں جانب اڑتا تو اسے اچھا شگن تصور کرنے اور وہ کام کر لیتے اور اگر بائیں طرف اڑتا تو اسے منحوس جان کر واپس چلے آتے۔ آج کل بھی ہمارے ہاں لوگوں میں ایسے فاسد اوہام و تصورات پائے جاتے ہیں مثلاً کالی بلی کا گزر جانا برا شگن تصور کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

﴿ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا ﴾

۱:..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لا تلبسوا الحریر ولا الدیاج ، ولا تشربووا فی آنية الذهب والفضة ، ولا تأكلوا فی صحافها ، فإنها لهم فی الدنيا ، ولکم فی الآخرة .)) (بخاری: ۵۷۷۶، مسلم: ۲۲۲۴)

” (ہر قسم کا) ریشم مت پہنو اور سونے اور چاندی کے برتنوں میں مت کھاؤ اور نہ ہی ان کی پلیٹوں میں کچھ کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں ان (کفار) کے لیے دنیا میں ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں۔

۲:..... اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً جو سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

۳:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((من شرب فی الفضة لم یشرب فیها فی الآخرة .))

(مسلم: ۲۰۶۶)

”جس نے (دنیا میں) چاندی (کے برتن) میں پیا وہ آخرت میں اس میں نہیں پئے گا۔“



﴿ لڑائی جھگڑا کرنا اور قاضیوں کے وکلاء ﴾

۱:..... اللہ نے فرمایا: ”بعض لوگوں کی دنیاوی غرض کی باتیں آپ کو خوش کرتی ہیں اور وہ اپنے دل کی باتوں پر اللہ کو گوارہ کرتا ہے، حالانکہ دراصل وہ زبردست جھگڑالو ہے۔ جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی اور کھیتی اور نسل کی بربادی کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔“

۲:..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تجھ سے ان کا یہ کہنا محض جھگڑے کی غرض سے ہے، بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔“

۳:..... اور اللہ نے فرمایا ”جو لوگ باوجود اپنے پاس کسی سند کے نہ ہونے کے آیات میں جھگڑا کرتے ہیں ان کے دلوں میں بجز نری بڑائی کے اور کچھ نہیں وہ اس تک پہنچنے والے ہی نہیں۔“

۴:..... وہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (العنکبوت: ۴۶)

”اور اہل کتاب کے ساتھ کوئی بحث مباحثہ نہ کرو مگر اس طریقے کے ساتھ جو

عمدہ ہو۔“

۵:..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔“

۶:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی جھگڑے میں بغیر علم کے بحث مباحثہ کیا وہ اس وقت تک اللہ کی ناراضگی میں رہے گا جب تک وہ اس (جھگڑے سے) نکل نہ آئے۔“

۵:..... حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”کوئی قوم اس ہدایت کے بعد جس پر وہ تھے گمراہ نہیں ہوئی مگر وہ جنہیں جھگڑا دے دیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی“ تجھ سے ان کا یہ کہنا محض جھگڑے کی غرض سے ہے بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔“

۶:..... اور رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ:

((إن اخوف ما أخاف على أمتي زلة عالم، وجدال منافق

بالقرآن، ودنيا تقطع اعناقكم.))

”اپنی امت پر جس (فتنہ) سے میں سب سے زیادہ خائف ہوں وہ ہے: عالم کا

(حق سے) پھسل جانا، منافق کا قرآن کے ساتھ جھگڑا کرنا اور وہ دنیا جو تمہاری

گردنیں کاٹ دے گی۔“

۷:..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔“

۸:..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جس نے جانتے

ہوئے کہ یہ کام باطل ہے اس میں جھگڑا کیا وہ ہمیشہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا حتیٰ کہ وہ (اس

سے) نکل آئے۔“

۹:..... اور ایک روایت میں یہ لفظ ہیں: ”یقیناً وہ اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹا۔“

۱۰:..... اور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا جاتا ہے کہ:

((أخوف ما أخاف على أمتي: كل منافق عليم اللسان.))

(احمد: ۱/۲۲، ۴۴)

”میں اپنی امت پر جس چیز سے سب سے زیادہ خائف ہوں (وہ) ہر ایسا منافق

ہے جو زبان کا ماہر ہے۔“

۱۱:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((الحیاء والعی شعبتان من الإیمان، والبذاء والبیان شعبتان

من النفاق.)) (ترمذی: ۲۰۲۷، احمد: ۲۶۹/۵)

”حیا اور (کلام میں) عاجزی ایمان کے دو شعبے ہیں اور بدکلامی اور (جادو اثر)

بیان نفاق کے دو شعبے ہیں۔“



﴿﴾ اپنے غلام کو خصی کر دینا یا

اس کا مثلہ کرنا یا اسے ناحق سزا دینا ﴿﴾

◆..... اللہ تعالیٰ نے ابلیس کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَلَا ضَلَّانَهُمْ وَلَا مَنِينَ لَهُمْ وَلَا مَرْنَهُمْ فَلْيَبْتِكُنْ أَذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَا

لَا مَرْنَهُمْ فَلْيَغَيِّرَنَّ خَلْقَ اللَّهِ﴾ (النساء: ۱۱۹)

” (اس نے کہا کہ) میں انہیں راہ سے بہکاتا رہوں گا اور باطل امیدیں دلاتا

رہوں گا اور انہیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیر دیں اور ان سے کہوں گا

کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں۔“

بعض مفسرین نے کہا ہے کہ وہ (خلق الہی کو تبدیل کرنا) خصی کرنا ہے۔“

◆..... حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جس نے اپنے غلام کو

قتل کیا ہم اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کی ناک کاٹی ہم اس کی ناک کاٹ دیں

گے۔“

◆..... حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

((من اخصی عبده اخصیناه .))

(ابوداؤد: ۴۵۱۶، نسائی: ۲۰/۸-۲۱، الحاکم: ۳۶۷/۴-۳۶۸)

”جس نے اپنے غلام کو خصی کیا ہم اسے خصی کر دیں گے۔“

◆..... اور امام حاکم رضی اللہ عنہ نے حدود کے بیان میں ایک حدیث کو صحیح کہا ہے اور (اسے صحیح

کہنے میں) خطا کی ہے۔ اس حدیث کا متن یہ ہے۔

((من مثل بعدہ فهو حر .)) (الحاکم: ۳۶۸/۴)

”جس نے اپنے غلام کا مثلہ کیا وہ آزاد ہے۔“

◆..... اور صحیحین میں ہے کہ: ”جس نے اپنے مملوک (غلام یا لونڈی) پر تہمت لگائی

قیامت کے دن اس پر حد قائم کی جائے گی۔“

اور آخری بات جو نبی کریم ﷺ سے یاد کی گئی وہ یہ تھی:

((الصلاة! الصلاة! واتقوا الله فيما ملکت ايمانکم .))

(ابوداؤد: ۵۱۵۶، ابن ماجہ: ۲۶۹۸)

”نماز (یعنی نماز کی بہت حفاظت کرو اور) اپنے غلام، لونڈیوں کے متعلق اللہ

تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔“

◆..... اور مسند احمد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ ”نبی کریم ﷺ نے

گھوڑے اور چوپایوں کو خسی کرنے سے منع فرمایا ہے۔“



❖ ناپ تول میں کمی کرنا ❖

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝﴾

(المطففين: ۱-۶)

”بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی۔ کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔ کیا انہیں اپنے مرنے کے بعد جی اٹھنے کا خیال نہیں۔ اس عظیم دن کے لیے۔ جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔“
اور یہ چوری، خیانت اور باطل طریقے سے مال کھانے کی ایک قسم ہے۔



﴿ اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہو جانا ﴾

﴿۱﴾..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے صرف خسارہ اٹھانے والی قوم ہی بے خوف ہوتی ہے۔“

﴿۲﴾..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِهَا أُوتُوا أَخَذْنَهُمْ بَغْتَةً﴾ (الانعام: ۴۴)

”حتیٰ کہ ان چیزوں پر جو کہ ان کو ملی تھیں، وہ خوب اتر آگئے تو ہم نے ان کو دفعتاً پکڑ لیا۔“

﴿۳﴾..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنَّنُوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غٰفِلُونَ﴾ (یونس: ۷)

”جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا یقین نہیں ہے اور وہ دنیوی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اس میں جی لگا بیٹھے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ ان کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہے۔“



﴿ اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جانا ﴾

﴿..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّهُ لَا يَأْتِيَنَّكَ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ﴾ (یوسف: ۸۷)

”بلاشبہ اللہ کی رحمت سے صرف کافر قوم ہی ناامید ہوتی ہے۔“

﴿..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور وہی ہے جو اپنے بندوں کے ناامید ہو جانے کے بعد

بارش برساتا ہے۔“

﴿..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ يُعْبِدُونَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ

اللَّهِ﴾ (الزمر: ۵۳)

”کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم

اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔“

﴿..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لا يموتن احدكم الا وهو يحسن الظن بالله .))

(مسلم: ۲۸۷۷)

”تم میں سے کسی کو ہرگز موت نہ آئے مگر صرف اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ

سے اچھا گمان کرتا ہو۔“



﴿﴾ نعمت کی ناشکری کرنا ﴿﴾

﴿۱﴾..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَنْ اشْكُرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ﴾ (لقمان: ۱۴)

”کہ تم میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔“

﴿۲﴾..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لا يشكر الله من لا يشكر الناس .))

(أبو داؤد: ۴۸۱۱، أحمد: ۳۸۸/۲)

”وہ شخص اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کرتا جو لوگوں کا شکر نہیں کرتا۔“

بعض سلف نے کہا ہے کہ کفرانِ نعمت کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور نعمت کا شکر یہ ہے

کہ (احسان کرنے والے کو اس کا) بدلہ دیا جائے یا (اس کے حق میں) دعا کی جائے۔“



﴿ زائد پانی روک لینا ﴾

①..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَّعِينٍ ۝﴾

(الملك: ۳۰)

”آپ کہہ دیجئے! کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ اگر تمہارے (پینے کا) پانی زمین میں اتر

جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے ستھرا ہوا پانی لائے؟“

②..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اضافی پانی سے کسی کو اس غرض سے نہ روکو کہ جو گھاس

ضرورت سے زیادہ ہو اسے بھی روک لو۔“

③..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اضافی پانی کو مت فروخت کرو۔“

④..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((من منع فضل مائه، أو فضل كلئه، منعه الله فضله يوم

القيامة .)) (رواه أحمد: ۱۷۹/۲، ۲۲۱)

”جس نے اضافی پانی یا اضافی گھاس کو (لوگوں سے) روک لیا۔ اللہ تعالیٰ

قیامت کے دن اس سے بھی اپنا فضل روک لیں گے۔“

⑤..... اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ نہ تو کلام کریں

گئے نہ قیامت کے روز ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ ہی ان کا تزکیہ کریں گے اور

ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: ایسا آدمی جو کسی چیلل میدان میں (بھی) اضافی پانی کو

① اس کا مطلب یہ ہے ایک جگہ پر کسی کا عنوان ہو اور اس کے ارد گرد گھاس ہو جہاں عام طور پر لوگ اپنے جانور

چراتے ہوں۔ کنوئیں کا مالک جانوروں کو پانی پینے سے روک دے تاکہ جب وہ جانوروں کو پانی پلانے نہیں لائیں

گے تو گھاس بھی بچ جائے گی۔

مسافروں سے روک لیتا ہے اور ایسا آدمی جو حکمران کی بیعت صرف دنیا کے لیے کرتا ہے، اگر تو وہ اس (دنیا) سے اسے کچھ دے اور اس کا پورا حق ادا کرتا ہے اور اگر وہ اس سے کچھ نہ دے تو اس سے وفا نہیں کرتا، اور ایسا آدمی جو عصر کے بعد کسی آدمی کو سودا فروخت کرے اور اللہ کی قسم کھائے کہ میں نے (خود) اتنے کا لیا ہے اور خریدار اسے سچ سمجھے حالانکہ اس نے اتنے کا نہیں لیا۔“

⑥:..... اور صحیح بخاری میں یہ لفظ زائد ہیں ”جو شخص اپنی ضرورت سے زائد پانی سے کسی کو روک لے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج میں اپنا فضل اسی طرح تمہیں نہیں دوں گا جس طرح تم نے ایک ایسی چیز کے فالتو حصے کو نہیں دیتا تھا۔ جسے خود تمہارے ہاتھوں نے بنایا نہ تھا۔“



① بعض علماء نے کیا ہے کہ آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ”جو تیرا بنایا ہوا نہ تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر وہ پانی اس نے اپنی محنت سے نکالا ہوتا، جیسے کنواں کھودا ہوتا یا مشک میں بھر کر لایا ہوتا تو وہ اس کا حق دار ہوتا۔“

﴿﴾ جانور کے چہرے کو داغنا ﴿﴾

۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((ان النبی ﷺ مر بحمار قد وسم فی وجہہ فقال: لعن اللہ الذی وسمہ .)) (مسلم: ۲۱۱۷)

”نبی کریم ﷺ ایک گدھے کے قریب سے گزرے اور اس کے چہرے میں داغ لگایا تو آپ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس نے اسے داغ لگایا۔“ سنن ابی داؤد میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اما بلغکم انی لعنت من وسم البہیمۃ فی وجہہا، او ضربہا فی وجہہا؟))

”کیا تمہیں یہ اطلاع نہیں پہنچی کہ میں نے اسے لعنت کی ہے جس نے چوپائے کے چہرے میں داغ لگایا اس کے چہرے پر مارا۔“ اور آپ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔

آپ ﷺ کے اس فرمان: ”کہ کیا تمہیں یہ اطلاع نہیں پہنچی کہ میں نے لعنت کی ہے“ سے معلوم ہوتا ہے کہ جسے یہ ڈانٹ (ممانعت کی خبر) نہیں پہنچی وہ گناہ گار نہیں ہوگا اور یقیناً جسے یہ خبر پہنچ گئی اور اس نے جان لیا وہ لعنت میں داخل ہوگا اور اسی طرح ہم ان تمام کبیرہ گناہوں کے متعلق کہیں گے مگر یہ کہ جن کے متعلق کوئی شرعی مجبوری معلوم ہو جائے۔



﴿ جوا کھیلنا ﴾

﴿..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ
رَجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ إِنَّمَا يُرِيدُ
الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ
يَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ۝﴾

(المائدہ: ۹۰-۹۱)

”اے ایمان والو! شراب اور جوا اور تھان وغیرہ اور پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم فلاح یاب ہو شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کر دے اور اللہ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سوا ب بھی تم باز آ جاؤ۔“

اور اللہ تعالیٰ نے باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھانے کے گناہ کے متعلق کئی آیات نازل فرمائی ہیں۔

﴿..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((من قال لصاحبه: تعال اقامرك فليتصدق.))

(بخاری: ۴۸۶۰، مسلم: ۱۶۴۷)

”جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیے۔“

تو جب مجرد (جوئے کی) بات ہی گناہ ہے اور کفارے کے طور پر صدقہ واجب کر دیتی ہے تو بالفعل اس کے کرنے کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ اور یہ باطل طریقے سے مال کے کھانے میں بھی داخل ہے۔

حدود حرم میں معصیت کا ارتکاب ❖

﴿.....﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً مِنَ الْعَاكِفِ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِالْحَادِ بِظُلْمٍ نُدِقُهُ مِنْ عَذَابِ الْيَمِّ﴾

(الحج: ۲۵)

”اور اس مسجد حرام سے (روکنے لگے) جسے ہم نے تمام لوگوں کے لیے مساوی کر دیا ہے وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے ہوں، جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔“

(۲) حضرت عبید بن عمیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ

- الوداع کے موقع پر فرمایا ”خبردار! اللہ کے ولی (دوست) نمازی ہیں، جو نماز قائم کرتے ہیں، رمضان کے روزے رکھتے ہیں، اجر و ثواب کی نیت رکھتے ہوئے اپنے مال کی زکاہ ادا کرتے ہیں اور ان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ پھر ایک آدمی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! یہ کبیرہ گناہ کیا ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ نو ہیں: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق کسی مومن کو قتل کرنا اور لڑائی کے دن فرار اختیار کرنا، یتیم کا مال (ناحق) کھانا، سود کھانا، پاکدامنہ عورت پر تہمت لگانا والدین کی نافرمانی کرنا اور بیت الحرام (کی حرمت) کو حلال سمجھ لینا جو کہ تمہارا قبلہ ہے، جو آدمی بھی فوت ہو اس نے ان کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا ہو اور وہ نماز قائم کرتا ہو، زکاہ ادا کرتا ہو۔ تو وہ (جنت میں) نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایسے گھر میں ہوگا جس کے دروازے سونے کے کواڑ والے ہوں گے۔“

﴿.....: اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((ان اعْتَصَى النَّاسَ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ فِي الْحَرَمِ، او قتل غیر

قاتلہ، او قتل بذحول الجاهلیة .)) (احمد: ۱۸۷/۲)

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ پر لوگوں میں سب سے زیادہ قابل نفرت شخص وہ ہے جس نے

حرم میں قتل کیا یا اسے قتل کیا جو اس سے لڑنے والا نہیں یا جاہلیت کی دشمن کی وجہ

سے قتل کیا۔“



﴿﴾ اکیلے نماز پڑھنے کے لیے جمعہ چھوڑ دینا ﴿﴾

۱:..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ سے پیچھے رہنے والی قوم کے لیے فرمایا:

((لقد همت ان أمر رجلا يصلى بالناس ، ثم احرق على

رجال يتخلفون عن الجمعة بيوتهم .)) (مسلم: ۶۵۲)

”بے شک میں نے ارادہ کیا ہے کہ ایک آدمی کو حکم دو وہ لوگوں کو نماز پڑھائے

پھر میں ان آدمیوں پر ان کے گھروں کو جلا ڈالوں جو جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں۔“

۲:..... اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگ جمعہ چھوڑنے سے ضرور باز آ جائیں گے یا اللہ تعالیٰ

ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔“

۳:..... حضرت ابو جعد ضمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من ترك ثلاث جمع ، تهاونا ، طبع الله على قلبه .))

(ابوداؤد: ۱۰۵۲، نسائی: ۸۸/۳)

”جس نے سستی کرتے ہوئے تین جمعے چھوڑ دیے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا

دیں گے۔“

۴:..... حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہر بالغ پر جمعہ کے

لیے جانا واجب ہے۔“



﴿﴾ مسلمانوں کی جاسوسی کرنا اور ان کے راز افشاں کرنا ﴿﴾

.....: اس مسئلہ میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے کیے ہوئے جرم (اہل مکہ کو حملہ کی اطلاع) کی وجہ سے انہیں قتل کرنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے قتل سے اس لیے منع کر دیا کیونکہ وہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

اگر ایسے شخص کی جاسوسی اسلام اور اہل اسلام کی کمزوری، مسلمانوں کے قتل، عورتوں اور مردوں کے قید ہونے، لوٹ مار شروع ہو جانے یا اس طرح کے کسی بھی کام پر مرتب ہو تو یہ ایسا شخص ہے جو زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتا ہے، اور اس نے کھیتی نسل کو ہلاک کر ڈالا، اور اس کا قتل متعین ہو گیا، اس پر عذاب ثابت ہو گیا، ہم اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

ہر جاسوس ضروری طور پر جان لے کہ جب چغلی خوری کبیرہ گناہ ہے تو جاسوس کی چغلی خوری اس سے کہیں زیادہ (گناہ کے اعتبار سے) بڑی ہے۔



﴿ وہ تمام گناہ جن کے متعلق کبیرہ ہونے کا احتمال ہے ﴾

۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ .))

(بخاری: ۱۳، مسلم: ۴۵)

”تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے

بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔“

۲..... اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی اس وقت تک نہیں مومن نہیں ہو سکتا جب

تک میں اس کی طرف اس کی بیوی اس کی اولاد اس کی جان اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“

۳..... اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ اس کی

خواہشات میری لائی ہوئی تعلیمات کے تابع ہو جائیں۔“

۴..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَاقِهِ .))

(بخاری: ۶۰۱۶)

”اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔“

۵..... اور آپ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے جو برائی دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر

اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان کے ساتھ (روکے) اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل

سے ہی برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔

۶..... اور صحیح مسلم کی حدیث میں ظالموں کے متعلق ہے کہ:

((فمن جاهدہم بیدہ فهو مؤمن ، ومن جاهدہم بلسانہ فهو مؤمن ، ومن جاهدہم بقلبه فهو مؤمن ، ليس وراء ذلك من الايمان حبة خردل .)) (مسلم: ۵۰)

”جس نے ان سے اپنے ہاتھ کے ساتھ جہاد کیا وہ مؤمن ہے۔ جس نے ان سے اپنی زبان کے ساتھ جہاد کیا وہ مؤمن ہے اور جس نے ان سے اپنے دل کے ساتھ جہاد کیا وہ بھی مؤمن ہے: اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔“

اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ جس نے اپنے دل سے گناہوں کو برانہ سمجھا اور نہ ہی وہ ان کا زوال چاہتا ہے تو وہ ایمان سے تہی دامن ہے۔ اور دل کا جہاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ طلب کرنا کہ وہ باطل اور اہل باطل تو مٹا ڈالے یا ان کی اصلاح کر دے۔“

◆..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جن کے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے بھی پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے لہ گناہ سے بچ گیا اور جس نے برا کہا وہ بھی بچ گیا لیکن جو راضی ہوا اور اس کی پیروی کی (وہ تباہ ہوا) لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم ان (امراء) سے لڑیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم رکھیں۔“

◆..... نبی کریم ﷺ دو قبروں کے قریب سے گزرے جن میں عذاب دیا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا:

((انہما لیعذبان ، وما یعذبان فی کبیر ، بلی . انہ کبیر . اما احدہما: فکان لا یستترہ وفی لفظ: لا یستتر من بولہ . وأما الآخر: فکان یمشی بالنمیمۃ .)) (بخاری: ۲۱۸، مسلم: ۲۹۲)

”ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں انہیں عذاب دیا جا رہا۔ ہاں بلکہ وہ بڑا یہی ہے ان میں سے ایک اپنے پیشاب کی

چھینٹوں سے اجتناب نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔“

۹..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جس نے ناحق کسی جھگڑے پر تعاون کیا وہ اللہ کی ناراضگی میں ہے حتیٰ کہ وہ (اس جھگڑے سے) نکل آئے۔“

۱۰..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((المکر والخديعة في النار .)) (ابن حبان: ۵۶۷)

”مکر و فریب آگ میں (لے جانے والے کام) ہیں۔“

۱۱..... اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت کی ہے۔“ یہ حدیث آپ ﷺ سے دو جید سندوں کے ساتھ مروی ہے۔

۱۲..... اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی آدمی کی بیوی یا اس کے مملوک (غلام یا لونڈی) کو بگاڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔“

۱۳..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((الحياء والعى شعبتان من الايمان ، والبذاء والجفاء شعبتان

من النفاق .)) (ترمذی: ۲۰۲۷، احمد: ۲۶۹/۵)

” (کلام میں) عاجزی اور حیا ایمان کے دو شعبے ہیں بد زبانی اور زیادتی نفاق کے دو شعبے ہیں۔“

۱۴..... اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے

والا) ہے اور بد زبانی بد اخلاق سے ہے اور بد اخلاقی آگ میں (لے جانے والی) ہے“

۱۵..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((من مات ، وليس عليه إمام جماعة ، فإن موته موة

جاهلية .)) (ابن ابی عاصم: ۱۰۵۷)

”جو شخص فوت ہو گیا اور اس پر جماعت کا امام نہ ہو (یعنی وہ جماعت سے خارج

ہو) تو یقیناً اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔“

۱۲..... حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان (سے خیانت) کے عوض ایک لقمہ بھی کھایا اللہ تعالیٰ اسے اس کے عوض قیامت کے دن آگ کا ایک لقمہ کھلائیں گے جو شخص کسی مسلمان (سے خیانت) کے عوض سنانے کی جگہ کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ریاکاری اور سنانے کے مقام پر کھڑا کریں گے۔ اور جس نے کسی مسلمان (سے خیانت) کے عوض کوئی کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائیں گے۔“

۱۳..... حضرت ابو خراش سلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((من هجر أخاه ستة، فهو كسفك دمه.))

(ابوداؤد: ۴۹۱۵، الحاکم: ۱۶۳/۴)

”جس نے اپنے بھائی کو (ناراض ہو کر) ایک سال چھوڑے رکھا تو یہ اس کا خون بہانے کی مانند ہے۔“

۱۴..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کی شفاعت اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے سامنے حائل ہوگئی یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی اس کے حکم میں مخالفت کی۔“

۱۵..... اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلاشبہ آدمی اللہ کی ناراضگی کا کوئی کلمہ بولتا ہے اور اس کی پرواہ نہیں کرتا (لیکن) اسی کی وجہ سے جہنم میں گر جاتا ہے۔“

۱۶..... اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک آدمی رضائے الہی کا کوئی کلمہ بولتا ہے اسے اس کے (اس حد تک) پہنچے کا گمان نہیں ہوتا جہاں وہ پہنچ چکا ہے اللہ تعالیٰ اسی کے بدے اس کے لیے قیامت کے دن تک اپنی رضامندی لکھ دیتے ہیں اور بے شک آدمی اللہ کی ناراضگی کا کوئی کلمہ بولتا ہے اور اسے اس کے (اس حد تک) پہنچنے کا گمان نہیں ہوتا جہاں وہ پہنچ چکا ہے“

اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لیے اپنی ملاقات کے دن تک اپنی ناراضگی لکھ دیتے ہیں۔“

۲۱..... حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((آية المنافق ثلاث: إذا حدث كذب، وإذا وعد أخلف،

وإذا أئتمن خان.)) (بخاری: ۳۳، مسلم: ۵۹)

”منافق کے لیے مت کہو اے سید (سردار)! کیونکہ اگر اس کو تم نے سردار کہا تو

اپنے پروردگار کو ناراض کیا۔“

۲۲..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو

جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے اور اسے امانت دی جاتی ہے تو

خیانت کرتا ہے۔“

جھوٹ اور خیانت (کے متعلق بیان پیچھے) گزر چکا ہے اور یہاں ذکر کرنے کا مقصد

وعدے کی خلاف ورزی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

۲۳..... ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے مال

دے گا تو ہم ضرور صدقہ و خیرات کریں گے اور پکی طرح نیکو کاروں بخیلی کرنے لگے اور مال

مٹول کر کے منہ موڑ لیا۔ پس اس کی سزا میں اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا اللہ سے

ملنے کے دنوں تک کیونکہ انہوں نے اللہ سے کیے ہوئے وعدے کا خلاف کیا اور کیونکہ جھوٹ

بولتے رہے۔“

۲۴..... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

((من لم يأخذ من شاربہ فلیس منا.)) (ترمذی: ۲۷۶۱)

”جس نے اپنی مونچھیں نہ تراشیں وہ ہم میں سے نہیں۔“

۲۵..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”مجوسیوں کی مخالفت

کرو اور داڑھیوں کو وافر کرو اور مونچھیں کاٹو۔“

حضرت حسن بصریؒ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: بلاشبہ میں نے ارادہ کیا ہے

کہ ان شہروں کی طرف کچھ آدمی بھیجوں وہ ہر اس شخص کو دیکھیں جس نے حج نہیں کیا اور وہ صاحب استطاعت ہے پھر بھی حج نہیں کیا تو وہ ان پر جزیہ مقرر کر دیں (کیونکہ) وہ مسلمان نہیں ہیں، وہ مسلمان نہیں ہیں۔“

❖..... حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ”جس نے والدہ اور اس کی اولاد کے درمیان جدائی ڈال دی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے محبوب لوگوں کے درمیان جدائی دیں گے۔“

❖..... اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من فر من میراث وارثه، قطع الله میراثه من الجنة.))

(ابن ماجہ: ۲۷۰۳)

”جس نے اپنے وارث کی میراث سے فرار اختیار کیا اللہ تعالیٰ جنت سے اس کی میراث کاٹ دیں گے۔“ اس کی سند میں مقال ہے۔

❖..... اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلاشبہ آدمی ساٹھ سال اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے کام کرتا رہتا ہے پھر اسے موت آتی ہے تو وصیت میں نقصان پہنچا دیتا ہے تو اس کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔“ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی (وصیت میں) اوروں کا نقصان نہ کیا گیا ہو مقرر کیا ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ دانا اور بردبار ہے۔“

❖..... حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر (سوار) خطبہ دیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو حق دے دیا ہے لہذا وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔“

❖..... اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بلاشبہ اللہ فحش کلام اور بد زبان سے نفرت کرتے ہیں۔“

❖..... اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں مرتبے کے لحاظ سے

قیامت کے دن سب سے بدترین وہ شخص ہوگا جو اپنی بیوی کی طرف پہنچتا ہے اور وہ اس کی

طرف پہنچتی ہے (یعنی باہم مباشرت کرتے ہیں) پھر وہ اس کا راز افشاں کر دیتا ہے۔“

♦..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ملعون من أتى امرأة في دبرها.))

(أحمد: ۴۴۴/۲، أبو داؤد: ۲۱۶۲)

”جس نے اپنی بیوی کی پشت میں ہم بستری کی وہ ملعون ہے۔“

♦..... اور ایک روایت کے یہ لفظ ہیں ”اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں

جس نے اپنی بیوی کی پشت میں جماع کیا۔“

♦..... اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے حائضہ عورت سے یا اپنی بیوی سے اس کی

پشت میں جماع کیا یا کسی کا ہن کے پاس آیا اور اس کی (کہی ہوئی بات کی) تصدیق کی تو

یقیناً اس نے کفر کیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بری مما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم .))

(أبو داؤد: ۳۹۰۴، ترمذی: ۱۳۵)

”وہ ان تعلیمات و احکام سے بری ہو گیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیے گئے ہیں۔“

♦..... اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص تمہاری اجازت کے بغیر (جبکہ تم گھر کے

اندر ہو) جھانک کر دیکھے اور تم اسے کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر

کوئی گناہ نہیں ہے۔“

♦..... اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنہم ، فقد حل لہم ان یفقروا

عینہ .)) (مسلم: ۲۱۵۸)

”جس نے کسی قوم کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکا تو ان کے لیے

جائز ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔“

♦..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”(دین میں)

غلوکاری ❶ سے بچو کیونکہ جو تم سے پہلے تھے وہ غلوکاری کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے۔“
❷..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا
أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ
السَّبِيلِ ۝﴾ (المائدہ: ۷۷)

”آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو اور زیادتی نہ کرو
اور ان لوگوں کی نفسانی خواہشات کی پیروی کرو جو پہلے سے بہک چکے ہیں اور
بہتوں کو بہکا چکے ہیں اور سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں۔“

اور امام ابن حزمؒ نے دین میں غلوکاری کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔

❸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جس کے لیے اللہ کی
قسم کھائی جائے اسے چاہئے کہ وہ راضی ہو جائے اور جو راضی نہ ہو وہ اللہ سے کسی چیز میں
نہیں۔ (یعنی اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں)“

❹..... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لا يدخل الجنة خب، ولا منان، ولا بخيل .))

(ترمذی: ۱۹۶۳)

”نہ تو دغا باز جنت میں داخل ہوگا“ نہ احسان جتلانے والا اور نہ ہی بخیل۔“

❺..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((كفى بالمرء إثماً أن يضيع من يقوت .))

”آدمی کو اس قدر گناہ ہی کافی ہے کہ جس کی خوراک کا ذمہ دار ہے اسے ضائع
کردے۔“

❶ غلوکاری کا مطلب یہ ہے کہ ناحق حد سے تجاوز کرنا یعنی جس کی تعظیم کا حکم دیا گیا ہے اس سے مبالغہ آرائی کرنا۔
مثلاً کسی نبی کو منصب نبوت سے اٹھا کر مقام الوہیت پر فائز کر دینا۔

۴۲:..... اور آپ ﷺ نے فرمایا ”آدمی کو اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات (آگے) بیان کر دے۔“

۴۳:..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”جو (خود بھی) بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو (بھی) بخل کی تعلیم دیتے ہیں، سنو! جو بھی منہ پھیرے اللہ بے نیاز اور لائق حمد و ثناء ہے۔“

۴۴:..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (آل عمران: ۱۸۰)

”عنقریب قیامت کے دن انہیں اسی چیز کا طوق پہنایا جائے گا جس کے ساتھ انہوں نے بخل کیا۔“

۴۵:..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”خبردار! تم وہ لوگ ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلائے جاتے ہو، تو تم میں سے بعض بخیلی کرنے لگتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے وہ تو دراصل اپنی جان سے بخیلی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم فقیر (اور محتاج) ہو۔“

۴۶:..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اور جس نے بخیلی کی اور بے پرواہی برتی اور نیک بات کی تکذیب کی۔ تو ہم بھی اس کی تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دیں گے اور اس کا مال اسے (اوندھا) کرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا۔“

۴۷:..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿مَا آغْنِي عَنِّي مَالِي﴾ (الحاقہ: ۲۸)

”(قیامت کے دن مالدار جہنمی کہے گا) آج میرے مال نے مجھے (کچھ) فائدہ نہیں دیا۔“

۴۸:..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”(اصحاب اعراف جہنمیوں سے کہیں گے) تمہاری جماعت اور تمہارا اپنے آپ کو بڑا سمجھنا تمہارے کچھ کام نہ آیا۔“

۴۹:..... اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اور جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہوا۔“

◆..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اتقوا الظلم، فإن الظلم ظلمات يوم القيامة، واتقوا الشح، فإن الشح اهلك من كان قبلكم حملهم على ان سفكوا دماءهم، واستحلوا محارمهم.)) (مسلم: ۲۵۷۸)

”ظلم سے بچ جاؤ کیونکہ بلاشبہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہیں، اور بخیلی سے بچ جاؤ کیونکہ یقیناً بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا اور انہیں اس چیز پر ابھارا کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں اور اپنی حرام اشیاء کو حلال سمجھ لیں۔“

◆..... اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”بھلا بخل سے بڑھ کر اور کیا عیب ہو سکتا ہے۔“

◆..... اور (ایک) حدیث میں ہے کہ: ”تین چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں۔ ایسی اطاعت جس کی اطاعت کی جائے، ایسی خواہش جس کی اتباع کی جائے اور ہر رائے والے کا اپنی رائے پر مغرور ہونا۔“

◆..... نبی کریم ﷺ نے (مجلس کے) حلقہ کے وسط میں (آ کر) بیٹھنے والے پر لعنت کی ہے۔“

◆..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ سوکھی لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔“

◆..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لو يعلم المار بین یدی المصلیٰ ماذا علیہ؟ لکان أن یقف أربعین خیرا له.)) (بخاری: ۵۱۰، مسلم: ۵۰۷)

”اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جان لے کہ اس پر کیا گناہ ہے تو اس کو (نمازی کے آگے سے گزرنے کے مقابلے میں) چالیس (برس) تک وہاں کھڑا رہنا زیادہ پسند ہو۔“

◆..... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إذا صلى احدكم إلى ما يستره من الناس ، فأراد أحد أن يجتاز بين يديه ، فليدفع في نحره ، فإن أبى فليقاتله ، فإنما هو شيطان .)) (بخاری : ۵۰۹ ، مسلم : ۵۰۵)

”جب تم میں سے کوئی سترہ قائم کر کے نماز پڑھنے لگے اور کوئی آدمی اس کے سامنے (یعنی سترہ اور نمازی کے درمیانی فاصلہ) سے گزرنے لگے تو (نمازی کو چاہئے کہ) وہ اسے اپنے سامنے سے روکنے کی کوشش کرے اگر وہ (گزرنے والا پھر بھی) باز نہ آئے تو اس سے لڑائی کرے کیونکہ شیطان ہے۔“

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں: ”اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے لڑائی کرے

کیونکہ اس کے ساتھ اس کا ساتھی (یعنی شیطان) ہے۔“

◆..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ تم ایمان لے آؤ اور تم ایمان والے نہیں بن سکتے حتیٰ کہ ایک دوسرے سے محبت کرو، کیا میں تمہاری ایسی چیز پر رہنمائی نہ کرو کہ اگر تم اسے کرنے لگو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ تو آپس میں سلام پھیلاؤ۔“



وَمِنْ أَنْ يَنْطِقَ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

جواہر الحدیث

مجموعہ احادیث مع تشریحات
مجموعہ احادیث مع تشریحات

کامل سیت ۶ جلد

ترتیب تالیف

مولانا ظفر اقبال صاحب زید مجدہم
استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور

ادارہ امیات
لاہور - کراچی
پاکستان

رحمت الم نبی اکرم حضرت محمد ﷺ

کے اقوال و افعال اور تعلیمات کی ضرورت
اس دور میں پہلے سے بڑھ کر بے ضرورتی ہے
کہ ہر فرد اور ہر گھرانے کے مطالعے میں
احادیث نبوی کا ایک ایسا جامع مجموعہ ہو
جو روزمرہ زندگی کے ہر شعبے میں ہدایت کی
روشنی فراہم کر سکتا ہو جو اہل حدیث فرد اور
مسلمت کی روزمرہ زندگی سے متعلق احادیث
پر مشتمل ایسا مجموعہ احادیث ہے جو شرف بر گھرانے
ہر لائبریری، علماء اور طلباء کی اہم ضرورت ہے

ایک بیش قیمت عربی کتاب کا سلیس اور رواں اردو ترجمہ

کبیرہ گناہ اور ان کا انجام

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی

امام ذہبی کی کتاب "مختصر الکبائر" کا پہلی بار سلیس، خوبصورت اور رواں اردو ترجمہ

الاحیاء لامیاتیہ
لاہور-کراچی
پاکستان